قال الامام الاعظم ابو حنیفة نعمان بن ثابت اترکوا قولی بخبر الرسول صلعم

بحمد اللہ تعالیٰ وتبارک

طبع الکتاب للامام المحدث الطحاوی رحمة اللہ علیہ صحاح المجلد ومن
علی ہذا الکتاب المستطاب الہمام الحبر ابو جعفر الحنفی رحمہ اللہ جامع معانی الاخبار الاعلیٰ الاول

جلد دوم

شرح معانی الآثار مترجمہ اردو

۱۹۱۳ع

المعروف بالطحاوی

حسب ارشاد من ہو الشیخ محمد جلال الدین الکتب سلمہما اللہ
علی اشاعتہ اللذین الشیخ الٰہی بخش جلال الدین تاجر اللاہور تعالیٰ الی یوم النشور

صححہ المولوی الحکیم محمد عبد الرشید عبد العزیز اللاہوری

وقد طبع فی المطبع الاسلامیة اللاہوریة باہتمام ادارۃ الملک محمد قمر الدین

فہرست ابواب وفصول طحاوی شرح معانی الآثار بزبان اردو جلد ثانی

بقلم ابو السعید محمد عبد الرحمن محبوب الرقم عاد نگرھی

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الزكوة

یہ کتاب زکوۃ کے بیان مین ہے

باب الصدقة على بني هاشم

باب بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہونے کے بیان مین ہے

حدثنا ابراهيم بن ابي داود قال ثنا سعيد بن سليمن الواسطي قال ثنا شريك عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس رض قال قدمت عير المدينة فاشترى منها النبي صلى الله عليه وسلم متاعا فباعه بربح اواق فضة فتصدق بها على ارامل بني عبد المطلب ثم قال لا اعود ان اشتري بعدها شيئا ابدا وليس ثمنه عندي **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان الوسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا کہ مدینہ مین ایک قافلہ آیا اور اوس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سامان خریدا اور پھر کئی اوقیہ چاندی کی نفع پر فروخت کیا اور اوس کا نفع بنی ہاشم کی بیواؤن پر صدقہ کیا اور فرمایا کہ اب مین کبھی کوئی چیز نہین خریدونگا جبتک کہ میرے پاس اوس کی قیمت موجود نہ ہو (اواقی اوقیہ کی جمع ہے قدیم زمانہ مین چالیس درہم کا ہوتا تھا) **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث واباحوا الصدقة على بني هاشم **وخالفهم** في ذلك اخرون فقالوا لا يجوز الصدقة من الزكوات والتطوع وغير ذلك على بني هاشم وهم كالاغنياء فما حرم على الاغنياء من الصدقة فهي على بني هاشم حرام فقراءكانوا او اغنياء وكل ما يحل للاغنياء من غير بني هاشم فهو حلال لبني هاشم فقرائهم واغنيائهم وليس على اهل هذه المقالة عندنا حجة في الحديث الاول لانه يجوز ان يكون ما تصدق به النبي صلى الله عليه وسلم من ذلك على ارامل بني عبد المطلب لم يجعله من جهة الصدقة التي تحرم على بني هاشم في قول من يحرمها عليهم ولكن

جَعَلَهَا مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحِلُّ لَهُمْ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَغْنِيَاءَ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ يَتَصَدَّقُ الرَّجُلُ عَلَى أَحَدِهِمْ بِدَارِهِ أَوْ بِعَبْدِهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا وَلَا يُحَرِّمُهُ عَلَيْهِ مَالُهُ فَكَانَ مَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ مَالُهُ مِنَ الصَّدَقَاتِ هُوَ الزَّكَوَاتُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالصَّدَقَاتُ الَّتِي يُتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَأَمَّا الصَّدَقَاتُ الَّتِي يُرَادُ بِهَا طَرِيقُ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَتْ صَدَقَاتٍ فَلَا فَكَذٰلِكَ بَنُو هَاشِمٍ حُرِّمَ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنَ الصَّدَقَاتِ مِثْلُ مَا حُرِّمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يُحَرَّمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَا يُحَرَّمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ بِقَرَابَتِهِمْ **فَلِهٰذَا** جَعَلْنَا مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرَامِلِهِمْ مِنْ جِهَةِ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَ ذٰلِكَ صَدَقَةً وَهٰذَا الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ عَلَيْهِ

أَنْ يُحْمَلَ تَأْوِيلُ ذٰلِكَ		**بيان المسئلة**		الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ عَلَيْهِ

امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے اوبنی ہاشم پر صدقہ جائز رکہا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بنی ہاشم پر صدقہ زکوۃ وتطوع جائز نہین بلکہ وہ اغنیا کے حکم مین ہین کہ جو چیز صدقات وزکوۃ سے اغنیار پر حرام ہے وہ اون پر بہی حرام ہے اور جو اغنیار کے لئے جائز ہے وہ اون پر بہی جائز ہے اور اوس حکم مین فقرا و اغنیار بنی ہاشم دونوں برابر ہین اور وہ جو قائلین قول اول نے حدیث پیش کی ہے ہماری نزدیک حجت نہین ہوسکتی اس لیئے جائز ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ جو بنی ہاشم کی بیوا ؤن پر صدقہ کیا تہا بحیثیت اوس صدقہ کے نہین کیا تہا جو بنی ہاشم پر حرام تہا بلکہ بحیثیت اوس صدقہ کے جو اون پر حلال تہا کیونکہ ہم اغنیار بنی ہاشم کو دیکہتے ہین کہ ایک دوسرے پر اپنا گہر یا ... غلام وغیرہ جائداد ہبہ کر دیتے ہین اور یہہ موہوب لہ کے لئے جائز و حلال ہوتا ہے اور اوس کا مالدار ہونا اس ہبہ کو اس پر حرام نہین کرتا ہاں مالدار ہونے کے سبب سے جو صدقات اغنیار پر حرام ہین وہ صدقات صدقۂ زکوۃ صدقات کفارات اور وہ صدقات ہین جو خاص تقرب الی اللہ کے لئے دیئے جاتے ہین اور وہ صدقات جو ہبہ اور عطیہ کے لئے دیئے جاتے ہین وہ اغنیا پر حرام نہین اگرچہ صدقات کے نام سے موسوم ہون پس اسیطرح بنی ہاشم پر بہی بوجہ قرابت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم وہ صدقات حرام ہین جو صدقات بوجہ مالدار ہونیکے عام اغنیار پر حرام ہین وہ بنی ہاشم پر بہی حرام ہین اس لئے ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اوس صدقہ کو جو آپنے بنی ہاشم کی بیوا ؤں پر کیا تہا ہبہ اور عطیہ طور پر محمول کیا اگرچہ وہ صدقہ کے نام سے موسوم ہوا اور اسی معنے پر اوس حدیث کو بہی محمول کرنا ہی چاہیئے۔ **لِأَنَّهُ** قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ وَحَمَّادٌ ابْنَا زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثِ أَشْيَاءَ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ **ترجمہ** کیونکہ اس باب مین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید کے دونوں بیٹوں سعید اور حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو جہضم موسی بن سالم سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رض سے کہا ہم ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپنے بیان فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین تین باتون کے ساتہہ مخصوص کیا ہے اسباغ وضوء کے ساتہہ صدقہ نہ کہانے کے ساتہہ اور ہم گدہوں کو گہوڑیوں کے اوپر نہ چہوڑین

س۵۲

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

س۵۳

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین ابو جہضم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّا بْنُ رَجَاءٍ عَنْ اَبِیْ جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر الحوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مرجا بن رجا نے وہ روایت کرتے ہین ابو جہضم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَّهُمْ اَلَّا يَاْكُلُوا الصَّدَقَةَ فَلَيْسَ يَخْلُوا الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ فَيَكُوْنُ مَا اَبَاحَ لَهُمْ فِيْهِ غَيْرَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الثَّانِیْ وَيَكُوْنُ مَعْنٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَوْ يَكُوْنُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ يُبِيْحُ مَا مَنَعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الثَّانِیْ فَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الثَّانِیْ نَاسِخًا لَهٗ لِاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيْهِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ مَخْصُوْصُوْنَ بِهٖ دُوْنَ النَّاسِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ فِیْ وَقْتِهٖ ذٰلِكَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح کہتا ہے کہ دیکھو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس حدیث مین بیان کرتے ہین کہ بنی ہاشم کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کہانے سے مستثنی کیا کہ وہ صدقہ نہ کہائین پس ضرور ہے کہ حدیث اول کے وہی معنے ہون جو ہم نے بیان کئے پس جو صدقات پہلی حدیث سے مباح ہوگئے وہ اور ہین اور اس حدیث مین جو حرام ہوگئے وہ اور ہین کیونکہ ہر ایک حدیث کے معنے الگ الگ ہین جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا اور اگر دونوں اپنے اپنے معنے پر محمول کیا جائے کہ پہلی حدیث سے بنی ہاشم پر صدقات حلال تہے اور دوسری حدیث سے منع ہوگئے تو یہ دوسری حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بعد خبر دیتے ہین کہ بنی ہاشم صدقہ کہانے سے خاص منع کئے گئے ہین اور یہ بدون نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ باسعادت کے ممکن نہین بلکہ ضرور ہے کہ آپ کے زمانہ باسعادت مین بنی ہاشم کو صدقات سے منع کیا گیا تہا فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِیْ اِبَاحَةِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ بِصَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ حِيْنَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِیَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِیْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِیْ ذٰلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اب اگر کوئی شخص بنی ہاشم پر صدقہ حلال ہونے پر اس حدیث سے احتجاج کرے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اون سے بیان کیا کہ فاطمہ بنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رض کے پاس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی میراث مانگنے کیلئے

آدمی بہیجا اوس مال سے جو اللہ تعالےٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو قسم فیٔ سے عطا فرمایا تہا اور یہہ وس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ صدقہ مانگ رہی تہیں جو مدینہ اور فدک مین بقیہ خمس خیبر سے موجود تہا ابو بکر صدیق نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم (معاشر انبیاء) میراث نہین چہوڑتے بلکہ جو کچہہ چہوڑ جائین وہ صدقہ ہے اور آل محمد اس بیت المال سے کہائیں گے رسو واللہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ مین ذرا بہی تغیر تبدل نہین کرونگا اور جس طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تہے اوسیطرح خرچ کرون گا ×

حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابی داود قالا ثنا عبد اللہ بن صالح ح وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قالا ثنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داود نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن مہدی قال ثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری قال اخبرنی مالک بن اوس بن الحدثان النضری قال ارسل الی عمر بن الخطاب رض فقال انہ قد حضر المدینۃ اہل ابیات من قومک وقد امرنا لہم برضخ فاقسمہ فیہم فبینا انا کذلک اذ جاءہ یرفا فقال ہذا عثمان وعبد الرحمن وسعد والزبیر ولا ادری اذکر طلحۃ ام لا یستاذنون علیک فقال ایذن لہم قال ثم مکثنا ساعۃ فقال ہذا العباس وعلی رض یستاذنان علیک فقال ایذن لہما فلما دخل العباس قال یا امیر المومنین اقض بینی وبین ہذا الرجل وہما حینئذ فیما افاء اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم من اموال بنی النضیر فقال القوم اقض بینہما یا امیر المومنین وارح کل واحد منہما من صاحبہ فقال عمر رض انشدکم اللہ الذی باذنہ تقوم السموات والارض اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قالوا قد قال ذلک ثم قال لہما مثل ذلک فقالا نعم قال فانی ساخبرکم عن ہذا الفیٔ ان اللہ عز وجل خص نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیٔ لم یعطہ غیرہ فقال ما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب فکانت ہذہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ ثم واللہ ما احتازہا دونکم ولا استاثر بہا علیکم ولقد قسمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینکم وبثہا فیکم حتی بقی منہا ہذا المال فکان ینفق منہ علی اہلہ رزق سنۃ ثم یجمع ما بقی منہ فجعلہ مال اللہ عز وجل فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ بعدہ اعمل فیہا بما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمل ثم ذکر الحدیث **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے کہا خبر دی مجہکو مالک بن اوس بن الحدثان النضری نے کہا میری طرف حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ نے آدمی بہیجا کہ تمہاری قوم کے بہت سے لوگ آئے ہین اور ہم نے اونہین کچہہ تقسیم کرنے کے لئے کہا ہے اور ہین اوسے تقسیم کرتا ہون اس اثنا مین آپ کے غلام یرفا نے اگر کہا کہ عثمان عبد الرحمن رض سعد رض اور زبیر رض آگئے ہین اور راوی بیان کرتے ہین کہ اوب مجہے یاد نہین مالک بن اوس نے سعد رض کا بہی ذکر کیا یا نہین اور آپکے پاس انکی اجازت چاہتے

فرمایا آنے دو چنانچہ جب حضرت عباس رضہ آپ کے پاس آئے تو فرمایا اے امیر المومنین میرے اور ان کے (حضرت علی رضہ کے)
درمیان فیصلہ کر دیجیے اور یہہ دونوں اس وقت اوس مال فی مین جہگڑ رہے تہے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی
النضیر سے ملا تہا لوگون نے بہی کہا اے امیر المومنین آپ ان کے درمیان فیصلہ کر کے جہگڑا طے کر دیجیے حضرت عمر فاروق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مین آپ لوگون سے اوس خدا پاک کی قسم دلا کر پوچہتا ہون جس کی ذات سے یہہ آسمان و زمین قائم
ہین کیا آپ لوگون کو معلوم ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم وارث نہین کیے جاتے جو کچہہ ہم چہوڑ جائین
صدقہ ہے لوگون نے کہا ہان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پہر آپ نے ان اصحاب سے بہی پوچہا تو انہون
نے بہی کہا ہان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پہر آپ نے کہا اچہا اب مین آپ لوگون کو اس فی کے مال سے
خبر دیتا ہون یہہ وہ فی ہے جس کے ساتہہ اللہ تعالےٰ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا تہا ایسی چیز کے ساتہہ کہ کسی اور
کا اوس مین حصہ نہین کیا چنانچہ فرمایا ہے مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الآیہ غرض یہہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خاص
تہا سو واللہ آپ نے نہ اوسے تمہارے لیے جمع کیا اور نہ اوسے صرف اپنے نفس پر خرچ کیا اور بلا شبہ تم لوگون پر اسکو تقسیم اور خرچ کیا حتی کہ
اوسی مین کا یہہ مال بچا ہوا ہے کیونکہ پہر آپ اس مین سے اپنے گہر کے لوگون کے لئے سال بہر کی خوراک نکال لیتے اور ما بقی جمع کرتے جاتے
تہے کیونکہ وہ اللہ کا مال ہے پہر جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو ابو بکر صدیق رضہ نے فرمایا کہ آپ کے بعد مین
آپ کا خلیفہ ہوا ہون سو اوسے جس طرح آپ اس مال کو خرچ کیا کرتے تہے اسیطرح مین بہی اوسے خرچ کرونگا (اضحا اس حصہ
کو کہتے ہین جو قلیل اور غیر معین مقدار ہو) پہر پوری حدیث بیان کی۔

٥٨ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ وَلَمْ یَثْبُتْ اَنَّ طَلْحَۃَ کَانَ فِی الْقَوْمِ وَ لَمْ یَقُلْ وَ بَثَّہَا فِیْکُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب
سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور بیان کیا کہ اون لوگون کے درمیان طلحہ رضہ بہی تہے
اور یہہ نہین بیان کیا کہ اس فی مین سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے درمیان ہی تقسیم کیا

٥٩ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَ اِبْرَاہِیْمُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَ قَالَ فَکَانَ یُنْفِقُ مِنْہَا عَلٰی اَہْلِہٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور امیہ نے دونون نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے پہر اون کی اسناد
سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور بیان کیا کہ اسی مین سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اہل عیال پر خرچ
کرتے تہے

٦٠ حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِہَابٍ عَنْ سُفْیَانَ وَ وَرْقَاءَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا تَقْسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ اَہْلِیْ وَ مُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَہُوَ صَدَقَۃٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب نے وہ روایت کرتے ہین سفیان اور ورقا سے وہ ابو الزناد سے
وہ عبد الرحمن الاعرج سے روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ورثہ
میرے ترکہ سے دینار بہی تقسیم نہ کرین میرے اہل و عیال کے نفقہ اور میرے عاملون کے وظیفہ کے بعد جو کچہہ بچے وہ صدقہ ہے

قالوا ففی حدیث ابی ھریرة ھذا ما یدل علی انھا کانت صدقات فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ بعد مؤنة عاملی وعاملہ لا یکون الا وھو حی **قالوا** ففی ھذہ الاثار ما قد دل علی ان الصدقة لبنی ھاشم حلال لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ وفیھم فاطمة بنتہ قد کانوا یاکلون من ھذہ الصدقة فی حیوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدل ذلک علی اباحة سائر الصدقات لھم فالحجة علیھم فی ذلک ان تلک الصدقة کصدقات الاوقاف وقد رأینا ذلک یحل للاغنیاء **الا تری** ان رجلا لو وقف دارہ علی رجل غنی ان ذلک جائز ولا یمنعہ ذلک غناہ وحکم ذلک خلاف حکم سائر الصدقات من الزکوات والکفارات وما یتقرب بہ الی اللہ عز وجل فکذلک من کان من بنی ھاشم ذلک لھم حلال وحکمہ خلاف حکم سائر الصدقات التی قد ذکرنا **ثم** قد جاءت بعد ھذہ الاثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترة بتحریم الصدقة علی بنی ھاشم **ترجمہ** پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ حدیث ابی ہریرہ دلالت رکھتی ہے کہ یہہ ترکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات ہی صدقہ تہا کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ میرے عاملون کے وظیفون کے بعد جو کچہہ بچے وہ سب صدقہ ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے عامل آپکی حین حیات ہی تہے غرض ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی ہاشم کے لئے صدقہ حلال ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال اور انہین مین حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا ہی تہین یہہ سب اس صدقہ مین سے کہایا کرتے تہے تو اسکا جواب دیا جائیگا کہ یہہ صدقہ اوقاف وعطیات کے قسم سے تہا اور ہم دیکہتے ہین کہ اوقاف وعطیات اغنیار کے لئے حلال ہین مثلاً کوئی شخص کسی مالدار شخص کو مکان ہبہ کردے تو یہہ اوس کے لئے جائز ہے اور موہوب لہ کا مالدار ہونا اوسے ہبہ کرنے سے مانع نہیں ہوسکتا پس اس کا حکم صدقات زکوة وکفارات اور صدقات تطوعات کے ماسوا ہے پس اسیطرح صدقات ہبہ وعطیات بنی ہاشم کے لئے بہی جائز ہیں جس طرح اور اغنیار کے لئے اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر آثار ثابت ہے کہ صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے **فمما** جاء فی ذلک ما حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب ابن جریر قال ثنا شعبة عن یزید بن ابی مریم عن ابی الجوزاء السعدی قال قلت للحسن بن علی ما تحفظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکر انی اخذت تمرة من تمر الصدقة فجعلتھا فی فی فاخرجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلعابھا فالقاھا فی التمر قال رجل یا رسول اللہ ما کان علیک فی ھذہ التمرة لھذا الصبی قال انا آل محمد لا یحل لنا الصدقة **ترجمہ** ازانجملہ کئی ایک آثار یہہ ہین حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی مریم سے وہ ابوالجوزاء السعدی سے کہا مین نے حضرت امام حسن سے دریافت کیا کہ آپ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث یاد رکہتے ہین فرمایا مجہے یاد ہے کہ مین نے ایک دفعہ صدقہ کی کہجورون میں سے ایک کہجور اوٹہا کر منہ مین رکہہ لی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ویسی نکالکر کہجورون مین ڈالدی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حرج تہا اگر یہ بچہ ایک کہجور کہالیتا تو فرمایا ہم آل محمد ہین ہمارے لئے صدقہ حلال نہین **حدثنا** ابوبکرة وابن مرزوق قالا ثنا ابو عاصم عن ثابت بن عمارة عن ربیعة بن شیبان قال قلت للحسن فذکر نحوہ الا انہ قال فی آخرہ ولا لاحد من اھلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ثابت بن عمارہ سے وہ ربیعہ بن شیبان سے کہا مین نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ سے دریافت کہا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور آخر مین بیان کیا کہ اور نہ آپ کے اہل وعیال مین سے کسی کے لئے صدقہ حلال ہے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا محمد بن کثیر قال ثنا سفیان الثوری عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس رض قال استعمل ارقم بن ارقم الزہری علی الصدقات فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال یا ابا رافع ان الصدقة حرام علی محمد وعلی آل محمد وان مولی القوم من انفسہم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلی سے وہ حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ارقم بن ارقم زہری کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقات پر عامل بنایا اسنے ابورافع کو ساتھہ لیجانا چاہا پھر...... ابورافع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور آپ سے دریافت کیا آپنے فرمایا محمد اور آل محمد پر صدقہ حرام ہے اور مولے (غلام) قوم کا قوم سے ہوتا ہی

حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال ثنا جویریة بن اسماء عن مالک عن الزہری ان عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب حدثہ ان عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث حدثہ قال اجتمع ربیعة بن الحارث والعباس ابن عبد المطلب فقالا لو بعثنا ہذین الغلامین لی وللفضل بن العباس علی الصدقة فادیا ما یؤدی الناس واصابا ما یصیب الناس قال فبینما ہما فی ذلک جاء علی بن ابی طالب رض فوقف علیہما فذکرا لہ ذلک فقال علی رض لا تفعلا فواللہ ما ہو بفاعل فقال ربیعة بن الحارث ما یمنعک من ہذا الا نفاسة علینا فواللہ لقد نلت صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما نفسناہ علیک فقال علی رض انا ابو حسن ارسلاہما فانطلقا واضطجع فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر سبقناہ الی الحجرة فقمنا عندہا حتی جاء فاخذ باذاننا وقال اخرجا ما تصرران ثم دخل ودخلنا علیہ وہو یومئذ عند زینب بنت جحش فتواکلنا الکلام ثم تکلم احدنا قال یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح وقد جئناک لتؤمرنا علی بعض الصدقات فنؤدی الیک کما یؤدون ونصیب کما یصیبون فسکت حتی اردنا ان نکلمہ وجعلت زینب تلمع الینا من وراء الحجاب ان لا تکلماہ فقال ان الصدقة لا تنبغی لآل محمد انما ہی اوساخ الناس ادعوا لی محمیة وکان علی الخمس ونوفل بن الحارث بن عبد المطلب فجاءاہ فقال لمحمیة انکح ہذا الغلام ابنتک للفضل بن العباس رض فانکحہ وقال لنوفل بن الحارث انکح ہذا الغلام ابنتک فانکحنی وقال لمحمیة اصدق عنہما من الخمس کذا وکذا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسما نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ بن اسما نے وہ روایت کرتے ہیں مالک سے وہ زہری سے اون سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عبد اللہ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب نے اون سے عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث نے کہا ربیعہ بن حارث رض اور عباس بن عبد المطلب رض ایک جگہ جمع ہوئے اور دونون نے صلاح کی ہم اپنے ان دونون لڑکون مجھ اور فضل بن عباس کو صدقات زکوٰۃ پر مقرر کرا دین اپنی خدمت کا پورا حق ادا کرین گے اور جس طرح اور لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین یہہ بھی اوٹھائیں کے عبد المطلب بن

ربیعہ بیان کرتے ہین کہ دونون اسی صلاح و مشورہ مین تہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ آگئے اور کہڑے ہوگئے ان دونون نے آپ سے بہی اس کا ذکر کیا آپ نے کہا ہرگز مت بہیجنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم انہین مقرر نکرین گے ربیعہ بن حارث نے کہا آپ ہم پر حسد کرتے ہین حالانکہ آپ تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد بنگئے اور ہمین ذرا ہی آپ کے ساتہ حسد نہین حضرت علی رضہ نے فرمایا مین ابوالحسن ہون (مجہے حسد سے کیا سروکار) اچہا تم انہین بہیجکر دیکہلو غرض وہ دونون لڑکے چلے گئے اور آپ لیٹ گئے جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو وہ دونون لڑکے بیان کرتے ہین کہ ہم آگے بڑہکر آپ کے حجرہ کے دروازے پر کہڑے ہوگئے یہانتک کہ آپ آئے اور ہم دونوں کے کان پکڑ کر فرمایا کہ تم اپنے دل مین جو خام خیالی کہتے ہو بیان کرو پہر آپ حجرہ مین سے تشریف لے گئے تو ہم بہی حجرہ مین گئے اور اس روز آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس تہے پہر ہم آپس مین گفتگو کرنے لگے آخر کار ہم مین سے ایک نے عرض کیا یارسول اللہ حضور لوگون سے بڑہکر نیک اور ملنسار ہین اور ہم لوگ بالغ ہوگئے ہیں لہٰذا ہم چاہتے ہین کہ آپ ہمین صدقات پر مقرر فرمائین تاکہ ہم یہہ خدمت انجام دیکر جس طرح اور لوگ فائدہ اوٹہاتے ہین ہم بہی فائدہ اوٹہائین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سنکر خاموش ہوگئے اور حضرت زینب رضہ نے ہمین پردے مین سے اشارہ کیا کہ ہم خاموش رہین اسکے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ آل محمد کو نہین کہانا چاہیئے کیونکہ صدقہ لوگون کا میل ہے تم میرے پاس محمیہ اور نوفل بن الحارث بن عبد المطلب کو بلالاؤ محمیہ اس وقت خمس پر مقرر تہے غرض جب یہہ دونون شخص آئے آپ نے محمیہ سے آپنے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی کا اس لڑکے یعنی فضل بن عباس سے نکاح کردو۔۔۔

چنانچہ اونہون نے نکاح کردیا اور نوفل بن الحارث سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا اس لڑکے سے نکاح کردو اور نوفل بن حارث بیان کرتے ہین کہ چنانچہ انہونے اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتہ کردیا اس کے بعد محمیہ سے آپنے فرمایا کہ اور ان دونون کا مہر اتنا اتنا خمس مین سے دیدو **فان** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَصْدَقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ وَحُكْمُهُ حُكْمُ الصَّدَقَاتِ **قِيلَ لَهُ** قَدْ يَجُوزُ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى الَّذِي فِي الْخُمُسِ وَذٰلِكَ خَارِجٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ الْمُحَرَّمَةِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُ اِنَّمَا حُرِّمَ عَلَيْهِمَا اَوْسَاخُ النَّاسِ وَالْخُمُسُ لَيْسَ كَذٰلِكَ **ترجمہ** اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ آپنے خمس مین سے ان دونون کا مہر مقرر کیا تو اس کا حکم صدقات کا ہی ہوگا تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ جائز ہے کہ یہہ آپ نے خمس مین سے ذوی القربیٰ کے حصہ مین سے دیا ہو جو صدقات محرمہ بنی ہاشم کے ماسوی ہی کیونکہ بنی ہاشم پر تو لوگون کی میل ہی حرام کیگئی ہے اور خمس ایسا نہین (وہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے حصہ تہا جو حلال تہا) **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ سَلْمَانَ رض قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَرَدَّهَا وَاَتَيْتُهُ بِهَدِيَّةٍ فَقَبِلَهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبید المکتب سے وہ ابو الطفیل سے وہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین صدقہ لایا تو آپ نے واپس کردیا اور ہدیہ لایا تو آپ نے قبول کرلیا۔ **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا ذَكَرَ فِيهِ اَنَّهُ كَانَ عَبْدًا قَالَ فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جَمَعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءَ فَدَخَلْتُ

عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ لَيْسَ بِيَدِكَ شَيْءٌ وَإِنَّ مَعَكَ أَصْحَابًا لَكَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ حَاجَةٍ وَ
وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ وَضَعْتُهُ لِلصَّدَقَةِ فَلَمَّا ذُكِرَ لِي مَكَانُكُمْ رَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهِ ثُمَّ وَضَعْتُهُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَأَمْسَكَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ جَمَعْتُ شَيْئًا فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ
وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَحْبَبْتُ أَنْ أُكْرِمَكَ بِهِ كَرَامَةً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ فَأَكَلَ أَصْحَابُهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن عمرو بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے وہ ابن عباس رضی
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سلمان الفارسی رض نے پھر حدیث طویل ذکر کے بیان کیا کہ جسوقت
کہ مین غلام تھا تو ایکدن شام کو جو کچھ میرے پاس موجود تھا مین نے جمع کیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
آیا آپ اس وقت قبا مین تھے اور کئی ایک اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے مین عرض کیا مجھے معلوم ہوا ہی کہ آپکے پاس اسوقت
کچھ موجود نہین پھر آپکے ساتھ آپ کے اصحاب بھی مین اور وہ بھی حاجتمند ہین اسوقت میرے پاس جو کچھ موجود تھا وہ
مین نے صدقہ کرنیکے لئے رکھ چھوڑا تھا اس لئے مین نے یہ آپکی خدمت مین لایا ہون کیونکہ آپ اسکے زیادہ مستحق ہین غرض وہ
مینے آپ کے سامنے رکھدیا آپنے فرمایا اسے تو تم ہی کہاؤ یا رکھ چھوڑو پھر جب آپ مدینہ مین واپس آئے تو پھر مین نے کچھ اور جمع
کیا اور آپ کی خدمت مین لیکر آیا اور عرض کیا کہ مین نے دیکھا کہ آپ صدقہ نہین کھاتے تو مین نے چاہا کہ مین ہدیۃً کچھ آپ کی
خدمت مین لیکر آؤن لہذا یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے تو پھر وہ آپنے اور آپکے اصحاب نے تناول کیا **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ ١٧
وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيْبَ
مِنْهَا فَقَالَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ آلَ
مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونون
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ ابن ابی رافع
مولیٰ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے والد ابو رافع سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک
شخص کو صدقات پر مقرر کرکے بھیجا تو اوس شخص نے ابو رافع سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تمہارا بھی کچھ فائدہ ہو
انہون نے کہا مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیلون چنانچہ آپکی خدمت مین آکر انہون نے اوس کا ذکر کیا
آپنے فرمایا کہ آل محمد کو صدقہ جائز نہین اور قوم کا غلام آزاد قوم میں سے ہوتا ہے **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ١٨
وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ رض فَقَالَتْ إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ هُرْمُزُ أَوْ كَيْسَانُ
أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَانِي فَجِئْتُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِيْنَا أَنْ
نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقاء بن عمر نے وہ روایت کرتے ہین عطاء بن السائب سے
کہا مین ام کلثوم بنت علی رض کی خدمت آیا تو اونہون نے بیان کیا ہمارے ایک مولی (غلام آزاد) نے جس کا نام ہرمز یا کیسان
تھا (شک راوی ہے) مجھے خبر دی کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا تو آپنے اوسے بلاکر فرمایا کہ اے

ابو فلان ہم آل محمد ہین ہمیں صدقہ سے منع کیا گیا ہے اور ہوئی قوم کی قوم ہین سے ہوتا ہے سو تم کبھی صدقہ نہ کہانا ۱۹ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَاَدْخَلَهَا فِي فِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخٍ كَخٍ اَلْقِهَا اَلْقِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی سے علی بن الجعد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین محمد زیاد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ مین سے ایک کہجور اوٹھا کر منہ مین رکھلی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہون ہون اسی منہ سے نکالدو نکالدو تمہین معلوم نہین کہ ہم صدقہ نہین کہاتے ۲۰ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِالشَّيْءِ سَاَلَ اَهَدِيَّةٌ هُوَ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَيْهِ وَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بہز بن حکیم نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے کہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر ہدیہ ہوتا تو لے لیتے اور صدقہ ہوتا تو اپنے اصحاب سے فرماتے تم اسے کہاؤ ۲۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر نے وہ روایت کرتے ہین بہز بن حکیم سے وہ اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا سنا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ دودہ اور نسل والی اونٹنیون مین فی چالیس ایک بنت لبون ہے (وہ اونٹنی جو تیسرے سال مین لگے) سو جو کوئی ثواب کی نیت سے بخوشی دیدے تو اوس کیلیے اس کا اجر ہے اور جو بخوشی ندے سو ہم اوس سے لے لین گے اور نصف اونٹ اور کیونکہ یہہ حق واجب حقوق اللہ مین سے ہے اوس مین سے ہم مین سے کسی کو کچہہ حلال نہین ۲۲ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ فِي الطَّرِيْقِ بِالتَّمْرَةِ فَمَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم راستہ سے گذرتے اور کوئی کہجور پڑی ہوتی تو آپ صرف اس خوف سے اوسے نہ اوٹہاتے کہ کہین صدقہ کی نہ ہو ۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
منصور نے وہ روایت کرتے ہین انس رضہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کہجور پڑی ہوئی دیکھی تو فرمایا کہ
٢٤ اگر مجھے اس صدقہ کا خوف نہ ہوتا تو مین اسے کہا لیتا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِیرُ ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا مُعَرَّفُ بْنُ وَاصِلِ السَّعْدِیُّ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ رض فِیْ سَنَةِ تِسْعِیْنَ قَالَ
ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ فِیْ حَدِیْثِهٖ ابْنَةُ طَلْقٍ تَقُوْلُ ثَنَا رُشَیْدُ بْنُ مَالِکٍ اَبُوْ عُمَیْرٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ
بِطَبَقٍ عَلَیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اَصَدَقَةٌ اَمْ هَدِیَّةٌ قَالَ بَلْ صَدَقَةٌ فَوَضَعَهٗ بَیْنَ یَدَیِ الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ یَتَعَفَّرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَخَذَ
الصَّبِیُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ فَاَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَهٗ وَجَعَلَ یُتَرَفَّقُ بِهٖ فَاَخْرَجَهَا فَقَذَفَهَا ثُمَّ
قَالَ اِنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن
مروان الضریر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے معرف بن واصل السعدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے سنہ ہجری
مین اور ابن ابی داؤد نے اپنی حدیث مین کہا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے بنت طلق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رشید
بن مالک ابو عمیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تہے آپکے سامنے کہجون کا طباق
لایا گیا آپنے پوچہا صدقہ ہے یا ہدیہ کہا نہین بلکہ صدقہ ہے آپ نے یہہ طباق لوگون کے سامنے رکہدیا حضرت امام حسن بہی یہین ہٹی
سے کہیلتے پہرتے تہے اونہون نے آکر ایک کہجور منہ مین رکہلی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا کر منہ مین اونگلی ڈالی
٢٥ اور کہجور نکالکر پہینک دی اور فرمایا ہم آل محمد ہین صدقہ نہین کہاتے حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ
حَکِیْمٍ الْاَوْدِیُّ قَالَ اَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْتَ الصَّدَقَةِ فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِیْهِ وَقَالَ اِنَّا اَهْلُ بَیْتٍ لَا یَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ اَوْ
لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکیم الاودی نے
کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عیسےٰ سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلے سے وہ اپنے والد سے کہا
مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بیت الصدقہ مین داخل ہوا حضرت امام حسن رضہ نے ایک کہجور اوٹہا کر منہ مین رکہلی
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہجور منہ سے نکالدی اور فرمایا ہم اہل بیت ہین ہمین صدقہ حلال نہین یا فرمایا صدقہ
٢٦ کہانا حلال نہین (شک راوی ہے) حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا شَرِیْکٌ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ
غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اَهْلُ بَیْتٍ لَا یَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ یَشُکَّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے پہر اون کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور بلا شک کے
٢٧ بیان کیا کہ آپنے فرمایا ہم اہل بیت ہین ہمین صدقہ حلال نہین حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ
الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی
اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰکُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے کہا خبر دی ہمکو
معمر نے وہ روایت کرتے ہین ہمام بن منبہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مین جب اپنے گھر لوٹ جاتا ہون اور گھر مین اپنے فرش پر کوئی کھجور پڑی پاتا ہون تو صرف اس خوف سے اسے نہین کھاتا
کہ کہین صدقہ کی نہ ہو اسلئے مین اسے ڈالدیتا ہون **حدثنا** احمد بن عبد المؤمن الخراسانی قال ثنا علی بن الحسن ٥٢٨
بن شقیق قال ثنا الحسین بن واقد قال ثنا عبد اللہ بن بریدۃ قال سمعت ابی یقول جاء سلمان الفارسی الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ بمائدۃ علیہا رطب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا
یا سلمان قال صدقۃ علیک وعلی اصحابک قال ارفعھا فانا لا ناکل الصدقۃ فرفعھا فجاءہ من الغد بمثلہ
فوضعہ بین یدیہ فقال ما ھذا یا سلمان قال ھدیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ انبسطوا
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد المؤمن خراسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الحسن بن شقیق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن واقد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بریدہ .. نے کہا سنا مین نے
اپنے والد سے بیان کرتے تہے کہ سلمان فارسی رض جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لیگئے ایک خوان
تازی کھجورون کا لائے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان یہہ کیا ہے عرض کیا یارسول اللہ یہہ صدقہ ہے
آپکے اور آپکے صحاب کیلئے فرمایا سلمان اسے لیجاؤ کیونکہ ہم صدقہ نہین کہاتے سلمان اسے اوٹہا لیگئے پہر صبح کو دوسرا
خوان لیکر آئے اور آپ کے سامنے رکہہ دیا فرمایا سلمان یہہ کیا ہے عرض کیا یارسول اللہ ہدیہ ہے آپ نے اپنے اصحاب سے
فرمایا لو کشادہ ہو جاؤ **قال** ابو جعفر فھذہ الآثار کلھا قد جاءت بتحریم الصدقۃ علی بنی ھاشم ولا نعلم شیئا
نسخھا ولا عارضھا الا ما قد ذکرناہ فی ھذا الباب مما لیس فیہ دلیل علی مخالفیھا **فان** قال قائل تلک
الصدقۃ انما ھی الزکوۃ خاصۃ فاما ما سوی ذلک من سائر الصدقات فلا بأس بہ **قیل** لہ فی ھذہ
الآثار ما قد دفع ما ذھبت الیہ وذلک ان فی حدیث بھز بن حکیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
اتی بالشیء سأل اھدیۃ ام صدقۃ فان قالوا صدقۃ قال لاصحابہ کلوا واستغنی بقول المسئول انہ صدقۃ
عن ان یسألہ صدقۃ من زکوۃ ام غیر ذلک **فدل** ذلک علی ان حکم سائر الصدقات فی ذلک سواء
وفی حدیث سلمان رض فقال فجئت فقال اھدیۃ ام صدقۃ فقلت بل صدقۃ لانہ بلغنی انکم قوم فقراء
فامتنع من اکلھا لذلک وانما کان سلمان رض یومئذ عبدا ممن لا یجب علیہ زکوۃ **فدل** ذلک علی ان
کل الصدقات من التطوع وغیرہ قد کان محرما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی سائر بنی ھاشم
والنظر ایضا یدل علی استواء حکم الفرائض والتطوع فی ذلک وذلک انا رأینا غیر بنی ھاشم من الاغنیاء
والفقراء فی الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم علیہ اخذ صدقۃ مفروضۃ حرم علیہ اخذ
صدقۃ غیر مفروضۃ فلما حرم علی بنی ھاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم علیھم اخذ الصدقات
غیر المفروضات فھذا ھو النظر فی ھذا الباب وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی وقد اختلف
عن ابی حنیفۃ رض فی ذلک فروی عنہ انہ قال لا بأس بالصدقات کلھا علی بنی ھاشم وذھب فی ذلک عندنا
الی ان الصدقات انما کانت حرمت علیھم من اجل ما جعل لھم فی الخمس من سھم ذوی القربی فلما انقطع ذلک
عنھم ورجع الی غیرھم بموت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حل لھم بذلک ما قد کان محرما علیھم من اجل
ما قد کان احل لھم **وقد** حدثنی سلیمن بن شعیب عن ابیہ عن محمد عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ رح

فِي ذٰلِكَ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ رح فَبِهٰذَا نَأْخُذُ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ أَفَتَكْرَهُهَا عَلَى مَوَالِيهِمْ **قُلْتُ** نَعَمْ لِحَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ
الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رح فِي كِتَابِ الْإِمْلَاءِ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا خَالَفَهُ
فِي ذٰلِكَ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ أَفَتَكْرَهُهُ لِلْهَاشِمِيِّ أَنْ يَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ **قُلْتُ** لَا **فَإِنْ** قَالَ وَلِمَ وَفِي حَدِيثِ رَبِيعَةَ
ابْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ذَكَرْتَ مَنْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمَا مِنْ ذٰلِكَ **قُلْتُ**
مَا فِيهِ مَنْعٌ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمَا سَأَلُوهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ لِيَسُدَّ بِذٰلِكَ فَقْرَهُمْ فَسَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقْرَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِمَنْعِهِمَا أَنْ يُوَكِّلَهُمَا عَلَى الْعَمَلِ عَلَى أَوْسَاخِ النَّاسِ
لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ لِاجْتِعَالِهِمْ مِنْهُ عُمَالَتَهُمْ عَلَيْهِ **وَقَدْ** وَجَدْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی
فرماتے ہین کہ یہہ تمام آثار بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہونیکے متعلق وارد ہوئی ہین اور ہمین کوئی حدیث نہین معلوم ہوئی جو ان
کی ناسخ یا ان سے معارض واقع ہوئی ہو اور جو حدیث شروع باب مین مذکور ہے اوس مین بھی ان آثار کے خلاف کوئی دلیل
نہین۔ اب اگر کوئی یہہ کہے اچھا جو صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے وہ خاص صدقہ زکوۃ ہے تو ماسوائے صدقہ زکوۃ باقی صدقات
تطوع بنی ہاشم پر حلال ہون گے تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ صرف صدقہ زکوۃ نہین بلکہ صدقات نافلہ بھی بنی ہاشم پر
حرام ہین چنانچہ حدیث بہز بن حکیم مین ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جو چیز لائی جاتی تو آپ دریافت
کر لیتے کہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب کو فرماتے کہ اوسے کہاؤ پھر صدقہ کے بعد آپ یہہ
نہین پوچھتے تھے کہ یہہ صدقہ زکوۃ ہے یا صدقہ تطوع تو آپ کا اس امر کو دریافت نہ کرنا دلالت رکھتا ہے کہ اس حکم مین صدقات
زکوۃ اور صدقات نافلہ دونون مساوی ہین اس کے علاوہ حدیث سلمان مین ہے کہ وہ آپ کی خدمت مین کھجور
کا خوان لیکر آئے اور آپنے پوچھا ہدیہ ہے یا صدقہ تو اونہون نے کہا کہ نہین بلکہ صدقہ ہے تو آپ اوس کے کہانے سے روک
گئے اور سلمان اس وقت غلام تھے لہذا اون پر زکوۃ فرض ہی نہ تھی پس لامحالہ اون کا صدقہ صدقہ تطوع تھا پس ثابت
ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام بنی ہاشم پر صدقہ زکوۃ اور صدقہ تطوع دونون حرام تھے اور نظر و قیاس
بھی اس کا مقتضی ہے کہ اس حکم مین صدقہ فرض اور صدقہ تطوع دونون برابر ہون چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ بنی ہاشم کے
ماسوا دیگر اغنیا و فقرا کی بابت بھی ان دونون کا حکم مساوی ہے چنانچہ جس طرح مالدار پر صدقہ زکوۃ لینا حرام ہے
اسیطرح صدقات نافلہ بھی اسیطرح بنی ہاشم پر جب صدقہ زکوۃ حرام ہے تو صدقہ تطوعات بھی حرام ہونا چاہئے یہہ حکم
ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے بجز اس کے
کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس کے خلاف بھی روایت کیا گیا ہے کہ بنی ہاشم پر صدقہ جائز ہونے مین کوئی حرج نہین اور
اس کی وجہ وہ یہہ بیان فرماتے ہین کہ بنی ہاشم پر اس لئے حرام کیا گیا تھا کہ اونہین خمس مین سے بطور حقوق ذوالقربیٰ
کے دیا جاتا تھا اب خمس تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بنی ہاشم کو لینا بند ہو گیا اور دوسرے لوگون
کو ملنے لگا اس لئے جو چیز بنی ہاشم پر خمس کے سبب سے حرام کی گئی تھی خمس بند ہونیکے بعد وہ اون پر حلال ہو گئی لیکن
چونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے امام ابو یوسف رحمہ اور امام محمد رحمہ کے قول کے موافق بھی روایت کیا گیا ہے چنانچہ حدیث
بیان کی مجھ سے سلیمان بن شعیب نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ امام محمد سے وہ امام ابو یوسف رح سے وہ امام ابو
حنیفہ سے ابو یوسف کے قول کے موافق لہذا ہم اسی قول کو اخذ کرتے ہین اب اگر کوئی یہہ کہے کہ کیا تم بنی ہاشم کے آزاد غلامون

پر صدقہ مکروہ کہتے ہو تو ہم کہینگے ہان جیساکہ حدیث ابی رافع مین مذکور ہے اور ایسا ہی امام ابو یوسف رح نے کتاب الاملا مین بیان کیا ہے اور مجہے معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے (اصحاب احناف) مین سے کسی نے اوس کے خلاف کیا ہو اب اگر کوئی یہہ سوال کرے کہ کیا بنی ہاشم کو صدقات پر مقرر کرنا ہی مکروہ ہے تو مین کہونگا ہان اگر اس کی وجہہ دریافت کرے اور کہے کہ حدیث ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس مین ہے کہ ان دونون کو صدقات پر مقرر نہین کیا تو مین اس کے جواب مین کہونگا کہ اس سے بنی ہاشم کو صدقات پر مقرر کرنے کا عدم جواز نہین ثابت ہوتا کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کی حاجت روائی دوسرے طریق سے کردی اور یہی اون کی غرض تہی اور وہ حاصل ہوئی اور یہہ بہی جائز ہے کہ آپ نے اونہین صدقات پر مقرر کرنے سے اس لئے نہ باز رکہا ہو کہ صدقات پر مقرر کرنا اون کے لئے جائز نہ تہا جیساکہ یہہ حدیث اس معنے پر دلالت رکہتی ہے **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال ثنا سفیان عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن ابی رزین عن علی رض قال قلت للعباس سل النبی صلے اللہ علیہ وسلم یستعملک علی الصدقات فسألہ فقال ما کنت لاستعملک علی غسالۃ ذنوب الناس **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین موسی بن ابی عائشہ سے وہ عبد اللہ بن ابی رزین سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین نے حضرت عباس رض سے کہا کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ سے کہین کہ وہ آپ کو صدقات پر عامل کردین چنانچہ آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا مین آپ لوگون کے گناہون کے غسالہ (دہوون) پر مقرر نہین کرتا **افلا تری** انہ انما کرہ لہ الاستعمال علی غسالۃ ذنوب الناس لا لانہ حرم ذلک علیہ لحرمۃ الاجتعال منہ علیہ **وقد** کان ابو یوسف رح یکرہ لبنی ہاشم ان یعملوا علی الصدقۃ اذا کانت جعالتہم منہا قال لان الصدقۃ تخرج من مال المتصدق الی الاصناف التی سماہا اللہ تعالے فیملک المصدق بعضہا وہی لا تحل لہ **واحتج** فی ذلک ایضا بحدیث ابی رافع حین سألہ المخزومی ان یخرج معہ لیصیب منہا ومحال ان یصیب منہا شیئا الا بعمالتہ علیہا واجتعالہ منہا **وخالف** ابا یوسف فی ذلک آخرون فقالوا لا باس ان یجتعل منہا الہاشمی لانہ انما یجتعل علی عملہ وذلک قد یحل للاغنیاء فلما کان ہذا لا یحرم علی الاغنیاء الذین یحرم علیہم غناہم الصدقۃ کان کذلک ایضا فی النظر لا یحرم ذلک علی بنی ہاشم الذین یحرم علیہم نسبہم اخذ الصدقۃ **وقد** روی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیما تصدق بہ علی بریرۃ انہ اکل منہ وقال ہو علیہا صدقۃ ولنا ہدیۃ **ترجمہ** تو اب دیکہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے محض کراہت کے باعث حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو صدقات پر مقرر نہین کیا نہ اس سبب سے کہ اس صیغہ کی تنخواہ واجرت ہی آپ کے لئے حرام تہی امام ابو یوسف رح ہی بنی ہاشم کے لئے مد زکوۃ کی ملازمت ناپسند کرتے تہے اوس صورت مین کہ تنخواہ ہی اس مد سے دی جائے کیونکہ صدقہ زکوۃ اونہیں لوگون پر صرف کیا جاسکتا ہے جن کا اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ذکر کیا ہے پہر جسکو صدقہ دیا گیا وہ اسکا مالک ہوگا حالانکہ وہ اسکو حلال

علاوہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ابو رافع کی اوس حدیث سے ہی استدلال کیا ہے جسمین اونہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بنی مخزوم کے عامل کے ساتہہ جانیکی اجازت مانگی تہی اور آپ نے اونہین اوس کے ساتہہ جانے

۵۲۹

سے منع کیا تہا کیونکہ یہہ ناممکن تہا کہ یہہ اوس کے ساتہہ جاکر بدون مد صدقہ کا کوئی کام کئے اور اوس کی اجرت لئے بغیر کوئی فائدہ اوٹہا سکتے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ سے اس مسئلہ مین باقی اہل علم نے خلاف کیا ہے کیونکہ باقی اہل علم فرماتے ہین کہ ہاشمی کو صدقات پر مقرر کرنے مین کوئی حرج نہین کیونکہ جب اغنیا کے لئے صدقات پر مقرر رہونا جائز ہے حالانکہ خود صدقہ اون کے اوپر حرام ہے تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ بنی ہاشم کے لئے بہی صدقات پر مقرر رہونا جائز ہو اگرچہ نفس صدقہ اون کے اوپر بہی حرام ہے جس طرح اغنیا پر اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ بریرہ[ل] رض پر کچہہ صدقہ کیا گیا تہا اور اونہون نے اوس مین سے بطور ہدیہ کچہہ آپکے گہر بہیجا تہا تو آپ نے اوسے تناول کیا اور فرمایا اوس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ

۵۳۰ **حدثنا** بذلک فهد قال ثنا محمد بن سعید الاصبهانی قال انا شریک عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم وفی البیت رجل شاة معلقة فقال ما هذه فقلت تصدق به علی بریرة فاهدته لنا فقال هو علیها صدقة وهو لنا هدیة ثم امر بها فشویت **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید الاصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور گہر مین بکری کا ایک لٹکا ہوتہا پوچہا یہہ کیا ہے (یعنے کہا نسے آیا ہے) مین نے کہا بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تہا اوس نے ہمین بہیجا ہے فرمایا اوس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ پہر آپ نے اوسے بہنوایا

۵۳۱ **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا اخبره عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن القاسم بن محمد عن عائشة رض قالت دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم والبرمة تفور بلحم وادم من ادم البیت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الم ار برمة فیها لحم قالوا بلی یا رسول الله ولکن ذاک لحم تصدق به علی بریرة وانت لا تاکل الصدقة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو صدقة علیها وهو لنا هدیة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ربیعہ بن عبد الرحمن سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم گہر مین داخل ہوئے اور ہانڈی گوشت کی ثوروے سے کدہر بدر کر رہی تہی فرمایا کیا مین ہانڈی مین گوشت نہین دیکہتا ہم نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ لیکن یہہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رض کو صدقہ مین دیا گیا ہے (اور اوس نے ہمارے ہان بہیجا ہے) اور آپ صدقہ کہاتے نہین ہین فرمایا اوس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے

۵۳۲ **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن مسلمة قال ثنا سلیمن بن بلال عن ربیعة فذکر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے وہ روایت کرتے ہین ربیعہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳۳ **حدثنا** علی قال ثنا عفان قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن عکرمة عن ابن عباس قال تصدق علی بریرة بصدقة فاهدت منها لعائشة رض فذکر ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال هو لنا هدیة ولها صدقة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہین

[ل] بریرہ بروزن کریمہ نام ایک لونڈی کا ہے جسکو حضرت عائشہ رض نے آزاد کر دیا تہا ۱۲ منہ احمد علی

عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ بریرہ رضہ کو کچھ صدقہ دیا گیا اور اوس نے حضرت عائشہ رضہ کو ہدیہ بھیجا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہمارے لئے ہدیہ ہے اور اس کے لئے صدقہ

۵۳۴ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلٰی مَوْلَاةٍ لِیْ بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عَشَاءٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَوْلَاةٌ لِیْ فُلَانَةُ تُصُدِّقَ عَلَیْهَا بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَاَهْدَتْهُ لِیْ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا فَهَاتِیْهِ فَاَكَلَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عبید بن السباق سے وہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا میری آزاد لونڈی کو گوشت صدقہ میں دیا گیا اس کے بعد شام کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ناشتہ کے لئے ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میری ایک آزاد لونڈی کو گوشت کا ٹکڑا صدقہ میں دیا گیا ہے اوس نے میرے لئے بھیجا ہے اور آپ صدقہ کہاتے نہیں ہیں فرمایا بلاشبہ وہ اپنے موقعہ پر پہنچا ہی (یعنے وہ ہدیہ ہی) سو جو کچھ تمہارے پاس ہے مجھے دو چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ تناول کیا۔

۵۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَیْرِیَةَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے کہا خبر دی مجھکو عبید ابن السباق نے وہ روایت کرتے ہیں جویریہ رضہ سے مثل حدیث سابق کے

۵۳۶ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَةَ رضہ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا شَیْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اِلَیْنَا نُسَیْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ بَعَثْتَ اِلَیْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد الحذاء نے وہ روایت کرتے ہیں حفصہ بنت سیرین سے وہ ام عطیہ سے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے کہا نہیں بجز اسکے کہ نسیبہ (یعنے ام عطیہ) نے اوس بکری کا گوشت بھیجا ہے جو حضور نے اسکو بھیجی تہی اپ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ اپنے موقعہ پر پہنچ گیا ہے۔

۵۳۷ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْ مَعْنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَمًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَاَرْسَلَ اِلٰی زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّةِ بِشَاةٍ مِنْهَا فَاَهْدَتْ زَیْنَبُ مِنْ لَحْمِهَا لَنَا فَدَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ تُطْعِمُوْنَا قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَلْمَ اَرَ لَحْمًا اِنْقَاءً اُدْخِلَ عَلَیْكُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ اَرْسَلْتَ بِهَا اِلٰی زَیْنَبَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نَسْئَلَكَ

مَا لَا تَاكُلُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَدْرَكْتُهُ لَاَكَلْتُ مِنْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوالاسود سے وہ ابومعن یزید بن یسار سے وہ یعقوب بن عبداللہ بن الاشج سے وہ عبداللہ بن وہب سے وہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم صدقہ کی بکریٴن تقسیم کررہی تہے انہیں مین سے ایک بکری آپ نے زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بہیجی ونہون نے اوس مین سے کچہہ گوشت ہمین بہیجا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچہہ کہانے کے لئے ہے ہم نے کہا واللہ کچہہ نہین فرمایا کیا مین نے ابہی دیکہا نہ تہا کہ تمہارے پاس گوشت آیا تہا ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ اوس بکری کا گوشت تہا جو آپ نے زینب کو صدقہ مین سے بہیجی تہی اور آپ صدقہ کہاتے نہین ہین اس لئے ہم نے پسند نہین کیا کہ جو چیز آپ نہین کہاتے اوسے ہم لے لین آپ نے فرمایا اگر مین اوسپر قابو پاتا تو کہا لیتا ہے بینا۔ فَلَمَّا كَانَ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ جَائِزًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْلُهُ لِاَنَّهُ اِنَّمَا مَلَكَهُ بِالْهَدِيَّةِ جَازَ اَيْضًا لِلْهَاشِمِيِّ اَنْ يَجْتَعِلَ مِنَ الصَّدَقَةِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا يَمْلِكُهُ بِعَمَلِهِ لَا بِالصَّدَقَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ اَصَحُّ مِمَّا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ رح فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ پس جب بریرہ رضی اللہ تعالے عنہا نے صدقہ مین سے آپ کو ہدیہ بہیجا اور آپ کے لئے اوس کا تناول کرنا جائز ہوا کیونکہ آپ اوس کے مالک ہدیہ کے طور پر ہوئے تہے تو اسیطرح ہاشمی کے لئے بہی جائز ہوا کہ مدالہد قارت کی تنخواہ وغیرہ اس کیلئے حلال ہو کیونکہ تنخواہ وغیرہ کا جو وہ مالک ہوگا تو بطریق اجرت و معاوضہ ہی کے مالک ہوگا نہ بطریق صدقہ کے یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے اور یہہ اوس مسلک سے اصح واقوی ہے جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالے گئے ہین۔

بَابُ ذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْفَقِيْرِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ اَمْ لَا

تندرست و سلامت (مگر) فقیر شخص کے لئے صدقہ جائز ہے یا نہین۔

ط حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ رَيْحَانَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ اَعْرَابِيًّا صَدُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجہکو سعد بن ابراہیم نے کہا سُنا مین نے ریحان بن یزید سے جو ایک اعرابی دراست گو شخص تہے کہا عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ غنی اور تندرست و توانا کے لئے صدقہ حلال نہین حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ

۲ط قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سعد سے وہ بنی عامر مین کے ایک شخص سے وہ عبداللہ بن عمرو سے کہ آپ یہہ فرمایا کرتے تہے حَدَّثَنَا

۳ط ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی

ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن ابراہیم سے وہ ریحان بن یزید سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۴ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ سِمَاكٍ اَبِیْ زُمَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار الیمامی نے وہ روایت کرتے ہیں سماک ابو زمیل سے وہ ایک شخص سے بنی ہلال میں سے کہا سنی میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۵۵ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حصین سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۶ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر بن عیاش سے وہ ابو حصین سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس کی

۵۷ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِذِی الْمِرَّةِ السَّوِیِّ وَجَعَلُوْهُ فِيْهَا كَالْغَنِیِّ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ فَقِيْرٍ مِنْ قَوِیٍّ وَزَمِنٍ فَالصَّدَقَةُ لَهٗ حَلَالٌ وَذَهَبُوْا فِیْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ اِلٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ اَیْ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ كَمَا تَحِلُّ لِلْفَقِيْرِ الزَّمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى غَيْرِهَا فَيَاْخُذُهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَعَلَى الْحَاجَةِ مِنْ جَمِيْعِ الْجِهَاتِ مِنْهُ اِلَيْهَا فَلَيْسَ مِثْلَ ذُو الْمِرَّةِ السَّوِیِّ الْقَادِرُ عَلَى اكْتِسَابِ غَيْرِهَا فِیْ حِلِّهَا لَهٗ لِاَنَّ الزَّمِنَ الْفَقِيْرَ يَحِلُّ لَهٗ مِنْ قِبَلِ الزَّمَانَةِ وَمِنْ قِبَلِ عَدَمِ قُدْرَتِهٖ عَلٰى غَيْرِهَا وَذُو الْمِرَّةِ السَّوِیِّ اِنَّمَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ خَاصَّةً وَاِنْ كَانَا جَمِيْعًا قَدْ يَحِلُّ لَهُمَا اَخْذُهَا فَاِنَّ الْاَفْضَلَ لِذِی الْمِرَّةِ السَّوِیِّ تَرْكُهَا وَالْاَكْلُ مِنَ الْاِكْتِسَابِ بِعَمَلِهٖ وَقَدْ يَغْلُطُ الشَّیْءُ مِنْ هٰذَا فَيُقَالُ لَا يَحِلُّ اَوْ لَا يَكُوْنُ كَذَا عَلٰى اَنَّهٗ غَيْرُ مُتَكَامِلِ الْاَسْبَابِ الَّتِیْ بِهَا يَحِلُّ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى قَدْ يَحِلُّ بِمَا دُوْنَ تَكَامُلِ تِلْكَ الْاَسْبَابِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ وَلَا بِالَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لَا يَسْاَلُ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ يَسْاَلُ خَارِجًا مِنْ اَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ وَاَحْكَامِهَا حَتّٰى لَا يَحِلَّ لَهٗ اَخْذُ الصَّدَقَةِ

وَحَتّٰی لَا یُجْزِیْ عَمَّنْ اَعْطَاہُ مِنْهَا شَیْئًا مَا اَعْطَاہُ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّهٗ لَیْسَ بِمِسْكِیْنٍ مُتَكَامِلٍ اَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ اَیْ اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ جَمِیْعِ الْاَسْبَابِ الَّتِیْ بِهَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ وَاِنْ كَانَ قَدْ تَحِلُّ لَهٗ بِبَعْضِ تِلْكَ الْاَسْبَابِ

بیان المسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیاہے کہ تندرست و توانا کیلئے صدقہ جائز نہیں کیونکہ وہ بمنزلہ غنی کے ہے اور احتجاج انہیں آثار سے کرتاہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیاہے اور فرمایاہے کہ ایک فقیر تندرست و توانا کمزور کے لئے صدقہ حلال ہے اور مذکورہ بالا آثار کی اونہون نے یہہ تاویل کی ہے کہ یہہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تندرست و توانا کیلئے صدقہ جائز نہین تو اس کے یہہ معنے ہین کہ من جمیع الوجہ اوس کے لئے صدقہ جائز نہین ہے جیساکہ فقیر معذور کے لئے من جمیع الوجوہ صدقہ جائز و حلال ہے جو صدقہ کے ماسوا پر قدرت نہین رکھتا اس لئے وہ اپنی ضرورتون اور حوائج کے وقت ہمہ وجوہ ہر ایک لحاظ سے صدقہ لے سکتاہے پس تندرست و توانا فقیر معذور کے مثل نہین کیونکہ تندرست و توانا اکتساب پر قدرت رکھتاہے لہذا تندرست و توانا کے لئے محض فقیری اور تنگدستی کے سبب سے صدقہ جائز ہے اور فقیر معذور پر بوجہ معذوری اور اکتساب پر قدرت نرکھنے کے سبب سے صدقہ حلال ہے اب اگرچہ صدقہ دونون کے لئے جائز ہے لیکن تندرست و توانا کے لئے افضل یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو صدقہ نہ لے کیونکہ اکتساب پر قدرت رکھتاہے پس اس لحاظ سے تشدد کے طور پر کہا گیا کہ اس کے لئے صدقہ حلال نہیں اس لئے کہ بجمیع وجوہ یہ صدقہ کا مستحق نہین چنانچہ پھیری والے فقیرون کی بابت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہے کہ مسکین وہ شخص نہین جو گھر گھر پھرے اور جسے ایکدو کھجورین یا دو لقمہ مل جائین بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا اور اس لئے لوگ نہین جانتے کہ یہہ مسکین ہے تاکہ اوسے صدقہ دین تو اب اس کے یہہ معنے نہیں کہ وہ اسباب مسکنت اور اوس کے احکام سے بالکل علیحدہ ہے کہ اوس کے لئے صدقہ حلال ہے نہین جتے کہ اوسے صدقہ دینے سے صدقہ ادا ہی نہین ہوتا بلکہ اوس کے یہی معنے ہین کہ بجمیع وجوہ یہہ مسکین نہین پس اسیطرح آپ کے اس قول کے بھی یہی معنے ہین کہ تندرست و توانا کیلئے صدقہ حلال نہین یعنے ہمہ وجوہ اس کے لئے صدقہ حلال نہین ہان بعض وجوہ سے اور وہ مفلسی اور تنگدستی ہے اوس کے لئے صدقہ حلال ہے وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی لِمَذْهَبِهِمْ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِیْ اَنَّهُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاہُ مِنْهَا فَرَفَعَ الْبَصَرَ وَخَفَضَهٗ فَرَآ جَلْدَیْنِ قَوِیَّیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِیْهَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُكْتَسِبٍ ترجمہ قائلین قول اول اس حدیث سے ہی استدلال کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ عبید اللہ بن عدی الخیار سے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے دو شخصون نے میری ہی قوم مین سے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور آپ صدقہ تقسیم کر رہے تہے اون دونون نے بہی آپ سے سوال کیا آپ نے نگاہ اوٹہاکر انہین دیکہا کہ قوی اور تندرست ہین فرمایا اگر تم چاہو تو تمہین اس مین سے کچھہ دیدون مگر بات یہہ ہے کہ مالدار اور قوی و تندرست کا اس مین کچھہ حق نہین حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ

۵۸

۵۹

الحارث واللیث بن سعد عن ہشام بن عروۃ فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن الحارث اور لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے
ہین ہشام بن عروہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا الحجاج
بن المنہال قال ثنا حماد بن سلمۃ وہمام عن ہشام فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ اور ہمام نے وہ روایت
ہین ہشام سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قالوا** فقد قال لہما لا حق فیہا لقوی
مکتسب فدل ذلک علی ان القوی المکتسب لا حظ لہ فی الصدقۃ ولا تجزئ من اعطاہ منہا شیئا
فاحتج للآخرین علیہم فی ذلک ان قولہ ان شئتما فعلت ولا حق فیہا لغنی ای ان غناکما یخفی
علی فان کنتما غنیین فلا حق لکما فیہا وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغناکما فمباح الی اعطاؤکما و
حرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما تعلمان من حقیقۃ امورکما فی الغنی خلاف ما اری من ظاہرکما
الذی استدللت بہ علی فقرکما **فہذا** معنی قولہ ان شئتما فعلت ولا حق فیہا لغنی واما قولہ ولا لقوی
مکتسب فذلک علی انہ لا حق فیہا للقوی المکتسب من جمیع الجہات التی یجب الحق فیہا فعاد معنی
ذلک الی معنی ما ذکرنا من قولہ ولا لذی مرۃ قوی وقد یقال فلان عالم حقا اذا تکاملت فیہ الاسباب
التی بہا یکون الرجل عالما ولا یقال ہو عالم حقا اذا کان دون ذلک وان کان عالما فکذلک لا یقال فقیر حقا
الا لمن تکاملت فیہ الاسباب التی یکون بہا الفقیر فقیرا وان کان فقیرا ولہذا قال لہما ولا حق لکما فیہا لقوی مکتسب
ای ولا حق لہ فیہا حتی یکون بہ من اہلہا حقا وہو قوی مکتسب ولولا انہ یجوز للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاؤہ
للقوی المکتسب اذا کان فقیرا لما قال لہما ان شئتما فعلت **وہذا** اولی ما حملت علیہ ہذہ الآثار لانہا ان
حملت علی ما حملہا علیہ اہل المقالۃ الاولی ضادت سواہا مما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تندرست و
توانا شخص کا اس مین کچھہ نہین پس یہہ دلالت رکہتا ہے کہ تندرست و توانا کا صدقات مین کچھہ حق نہین اور اگر اسے
دیدیا جاتا تو صدقہ ادا نہین ہوگا اس کا جواب قائلین قول دوم اسی حدیث سے دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اس حدیث مین ان دونون شخصون سے یہہ ہی تو فرمایا کہ اگر تم چاہو تو مین تمہین اس مین سے کچھہ دیدون
جس کے معنے یہہ ہین کہ مالدار اور قوی و تندرست کا اس مین کچھہ حق نہین اور تمہارے مالدار یا فقیر ہونے کا مجہے علم نہین
اگر تم غنی ہو تو تمہارا اس مین کوئی حق نہین ہان تم چاہو تو تمہین کچھہ دیدون یعنے مجمہ پر تو تمہین دینا مباح ہے لیکن
تم پر وہ حرام ہوگا اگر درحقیقت تم غنی ہو گو مجہے تمہارے ظاہر حال سے تمہارا فقر معلوم ہوتا ہے اب رہے آپ کے اس قول
کے معنے کہ تندرست و توانا کا اس مین کچھہ حق نہین سو اس کے معنے ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ ہمہ وجوہ اس مین اوس کا کچھہ
حق نہین کیونکہ وہ اکتساب پر قدرت رکہتا ہے پس بعض وجوہ سے وہ مستحق ہے اور بعض وجوہ سے نہین جیسا کہ عالم کا اطلاق
درحقیقت اوسی شخص پر ہوتا ہے جو علم کے جمیع مراتب حاصل کر چکا ہو اگرچہ بعض لوگون پر ہو جو کہ بعض مراتب حاصل کیا
بہی عالم کا اطلاق کیا جاتا ہے تاہم اوسے عالم کامل نہین کہا جاتا اسیطرح درحقیقت فقیر وہ شخص ہے جو جمیع اسباب فقر کا

ہمامع ہوا نہیہ اوس شخص پر بہی فقیر کا اطلاق کیا جاتا ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اس لئے آپ نے ان دونوں سے فرمایا
کہ تندرست و توانا کا اوس میں کچھ حق نہیں یعنے جیسا کہ حق ہونا چاہیئے آپ کے لئے تندرست و توانا کو دینا جائز تہا مگر
جبکہ وہ فقیر ہوتا اس لئے آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ اس میں سے دیدوں اس معنے پر آثار کو محمول کرنا
اولے انسب ہے تاکہ باقی آثار جو ماسوی ان کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بیان کئے گئے ہیں ان سے
سلله متضاد و متخالف واقع نہ ہوں **فمن** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَزَلْتُ دَارَ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ بِالْمَدِيْنَةِ فَضَمَّنِيْ وَاِيَّاهُ الْمَجْلِسُ فَقَالَ
اَصْبَحُوْا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبُوْا عَلٰى بَطْنِهٖ حَجَرًا مِنَ الْجُوْعِ فَقَالَتْ لَهُ اِمْرَاَتُهُ اَوْ اُمَّهُ لَوْ اَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَاَلْتَهُ فَقَدْ اَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ وَاَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اَطْلُبَ فَطَلَبْتُ
فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا فَاسْتَبَقْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ
سَاَلَنَا اِمَّا اَنْ نَبْذُلَ لَهُ وَاِمَّا اَنْ نُوَاسِيَهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَنَّا اَوِ اسْتَغْنٰى اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّنْ سَاَلَنَا قَالَ فَرَجَعْتُ فَمَا
سَاَلْتُ اَحَدًا بَعْدُ فَمَا زَالَ اللّٰهُ يَرْزُقُنَا حَتّٰى مَا اَعْلَمُ بَيْتًا فِي الْمَدِيْنَةِ اَكْثَرَ سُوَالًا مِنَّا **ترجمہ** از انجملہ ایک آثار یہہ
ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر الزہری نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے وہ ہلال بن حصین سے کہا میں مدینہ طیبہ میں ابو سعید خدری رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کے گہر اوترا جب میں اور وہ ایک جگہ بیٹھے تو اونہوں نے بیان کیا کہ ایکدفعہ وہ اسقدر تنگدست ہوگئے کہ
بہوک کے سبب سے وہ اور ان کے گہر کے لوگ شکم سے پتہر باندہے ہوئے تہے لہذا اون کی بیوی یا اون کی والدہ نے کہا
کہ اگر تم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کچھ مانگو تو آپ ضرور تمہیں کچھ دینگے کیونکہ فلان فلان شخص آپ
کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے اونہیں دیا میں نے کہا واللہ میں ایسا نکرونگا جبتک کہ میں ادہر ادہر کچھ
نہ ڈہونڈلوں لیکن مجھے کچھ نہیں ملا آخر کو میں آپ کی خدمت میں آیا اور آپ خطبہ کے درمیان فرما رہے تہے کہ جو استغنا
کرے اللہ اوسے غنی کریگا جو عفت اختیار کرے اللہ تعالےٰ اوسے عفیف کردیگا اور جو ہم سے سوال کرے سو ہم دینگے
اور اس کے ساتہہ سلوک کرینگے اور جو استعفاف کرے (یعنے سوال نہ کرے) استغنا کرے وہ ہمیں زیادہ پسندیدہ ہے
اس شخص کی نسبت جو ہم سے سوال کرے ابو سعید خدری رضہ فرماتے ہیں کہ جب میں آپ کے پاس واپس ہوا۔۔۔۔
تو پہر میں نے کبہی کسی سے سوال نہیں کیا اور ہمیں اللہ تعالےٰ نے اتنی روزی دی کہ میں نہیں جانتا کہ زیادہ سوال کرنے والے
سلله ہمارے گہر کی نسبت اور کسی کے گہر آتے ہوں **حدثنا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ
قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَعْوَزْنَا مَرَّةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ
اللّٰهُ وَمَنْ سَاَلَنَا اَعْطَيْنَاهُ قَالَ قُلْتُ فَلَاَسْتَعِفَّ فَيُعِفَّنِيَ اللّٰهُ وَلَاَسْتَغْنِيَ فَيُغْنِيَنِيَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اِلَّا اَيَّامٌ
حَتّٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ زَبِيْبًا فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَسَمَ شَعِيْرًا فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ
سَالَتْ عَلَيْنَا الدُّنْيَا فَغَرَّقَتْنَا اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن

ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ہلال بن مرہ سے وہ ابو سعید خدری رض سے فرمایا ایک دفعہ ہم سخت تنگدست ہوگے لہذا مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپسے ذکر کیا آپنے فرمایا جو استعفاف کرے (یعنے سوال نکرے اور اللہ تعالے سے عفت کا طالب ہو) تو اللہ تعالے اوسے عفیف کر دیگا اور جو استغنا کرے (یعنے سوال نہ کرکے خود کو غنی ظاہر کرے) تو اللہ اوسے غنی کر دیگا (بذریعہ مال کے یا بذریعہ قناعت کے) اور جو ہم سے سوال کرے سو ہم اوسے دین گے ابو سعید خدری رض فرماتے ہین نے کہا کہ مین تو استعفاف کرونگا تا کہ اللہ تعالے مجھے عفیف کردے اور استغنا کرون گا تا کہ اللہ تعالے مجھے غنی کر دے سو واللہ چند روز ہی گذرے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کشمش تقسیم کئے تو اوس مین سے ہمین بھی بھیجے بعدازان جو تقسیم کئے تو اوس مین سے بھی ہمارے پاس بھیجے اس کے بعد ہم پر دنیا (کی رو) بہ نکلی اور اوس نے ہمکو (اپنے مین) غرق کر دیا (یعنے کثرت سے دنیا ہمپر ٹوٹ پڑی بجز اس کے جسے اللہ تعالے نے چاہا دنیا سے بچالیا **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا محمد بن منھال قال ثنا یزید قال ثنا ھشام عن قتادۃ عن ھلال بن حصین اخی بنی مرۃ بن عباد عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال ابن ابی داود ھذا ھو الصحیح **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ہلال بن حصین برادر بنی مرہ بن عباد سے وہ ابو سعید خدری رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔ ابن ابی داود بیان کرتے ہین کہ یہہ حدیث اس باب مین اصح ہے۔ **قال** ابو جعفر فھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سألنا اعطیناہ ویخاطب بذلک اصحابہ واکثرھم صحیح لا زمانۃ بہ الا انہ فقیر فلم یمنعھم منہ لما لصحتھم فقد دل ذلک علی ما ذکرنا وفضل من استعف ولم یسأل علی من سأل فلم یسأل ابو سعید لذلک ولو سألہ لاعطاہ اذ قد کان بذل ذلک لہ ولامثالہ من اصحابہ **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا من غیر ھذا الوجہ ما یدل علی ما ذکرنا **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے کہ اور جو ہم سے سوال کرے سو ہم اوسے دین گے اور آپکے اکثر اصحاب صحیح و تندرست تھے اور معذور نتھے البتہ اکثر تنگدست ضرور تھے غرض ان کی صحت اور تندرستی اونہین محروم کرنے کا سبب نہوئی لہذا یہہ امر ہمارے مذکورہ بالا تاویل اور اوس شخص کی فضیلت پر دلالت رکھتا ہے جو استعفاف کرے اور سوال نہ کرے اس لئے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال نہین کیا اور اگر وہ سوال کرتے تو آپ اونہین دیتے چنانچہ بلا سوال کئے بھی آپ نے اون پر اور دیگر اصحاب پر خرچ کیا ہے چنانچہ کئی ایک سندون سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے جو ہمارے مذکورہ بالا بیان پر دلالت کرتا ہے۔

حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن زیاد بن نعیم انہ سمع زیاد بن الحارث الصدائی یقول امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومی فقلت یا رسول اللہ اعطنی من صدقاتھم ففعل وکتب لی بذلک کتابا فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ اعطنی من الصدقات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیھا ھو من السماء فجزاھا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک منھا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن نعیم سے اونہون نے سنا زیاد بن الحارث الصدائی سے وہ بیان کرتے تہے کہ مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کا سردار مقرر کیا مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے ان کے صدقات مین سے کچھ دیا کیجئے چنانچہ آپ نے مجھے نامہ لکھدیا بعد ازان ایک اور شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے بہی صدقات مین سے کچھ دیجئے فرمایا اللہ تعالے صدقات کے معاملہ مین کسی نبی یا غیر نبی کے حکم سے راضی نہین ہوا یہانتک کہ اسنے آسمان سے حکم نازل کیا اور صدقات کو آٹھ قسمون کے درمیان تقسیم فرمایا اگر تم اون آٹھ قسمون سے ہو تو مین تمہین دیسکتا ہون ۔ قال ابو جعفر فهذا الصدائی قد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم على قومه وقد كان ان يكون امره وبه زمانة ثم قد سأله من صدقة قومه وهي زكاتهم فاعطاه منها ولم يمنعه منه لصحة بدنه ثم سأله الرجل الآخر بعد ذلك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت من الاجزاء الذين جزأ الله عز وجل الصدقة فيهم اعطيتك منها فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك حكم الصدقات الى ما ردها الله عز وجل اليه بقوله انما الصدقات للفقراء والمساكين الآية فكل من وقع عليه اسم صنف من تلك الاصناف فهو من اهل الصدقة الذين جعلها الله عز وجل لهم في كتابه ورسوله في سنته زمنا كان او صحيحا وكان اولى الاشياء بنا في الآثار التي رويناها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفصل الاول من قوله لا تحل الصدقة لذي مرة سوي ما حملناها عليه لئلا يخرج معناها من الآية المحكمة التي ذكرناها ولا من هذه الاحاديث الاخر التي روينا ويكون معنى ذلك كله معنى واحدا يصدق بعضه بعضا ثم قد روى قبيصة بن المخارق عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد دل على ذلك ايضا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے زیاد بن الحارث الصدائی کو اون کی قوم پر سردار مقرر کیا اور ناممکن ہے کہ آپ نے اونہین سردار مقرر کیا ہو اور وہ کوئی معذور شخص ہون پہر اونہون نے اپنی قوم کے صدقات مین سے مانگا تو آپ نے اونہین دیا اور وہ صدقات اسی زکوۃ سے تہے غرض صحت وتندرستی کے سبب سے آپ نے اونہین صدقات سے منع نہین کیا اوسکے بعد ایک اور شخص نے آپ سے صدقہ مانگا تو آپنے اوس سے فرمایا کہ اگر تم اون لوگون مین سے ہو جن کے درمیان اللہ تعالے نے صدقات تقسیم فرمائے ہین تو مین تمہین اس مین سے دیسکتا ہون پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم صدقات کو اسی آیت کیطرف معطوف کیا جس مین اللہ تعالے نے احکام صدقات بیان فرمائے ہین اور وہ یہہ آیت ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الآیہ پس ان آٹھون قسمون سے ہر ایک قسم جن جن لوگون پر صادق آئے وہ سب مستحق صدقہ ہین جن کا حق اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اور اوسکے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت مین مقرر کیا خواہ یہ لوگ معذور ہون یا صحیح وتندرست بہر کیف جو تاویل ہم نے اگلے آثار کی بیان کی وہ اولے وانسب ہے تاکہ اون آثار کے معنے مذکورہ بالا آیہ صدقات کے برخلاف واقع نہون اور نہ اون آثار سے ہی مختلف ہون جو ابہی ہم نے ذکر کیئے بلکہ ان سب کے معنے واحد اور ایک دوسرے کے موید ومتصدق واقع ہون ان آثار کے علاوہ قبیصہ بن مخارق نے جو حدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ بہی ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے حدثنا یونس قال ثنا سفيان عن هرون بن رئاب عن كنانة بن نعيم عن قبيصة بن المخارق انه تحمل بحمالة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فيها فقال نخرجها عنك من ابل الصدقة

اَوْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتّٰى تَكَلَّمَ ثَلٰثَةٌ مِنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِهٖ اَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكَ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهُوَ سُحْتٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ہارون بن رئاب سے وہ کنانہ بن نعیم سے وہ قبیصہ بن المخارق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اپنی قوم کے ضمان (تاوان) کے متعلق دریافت کیا جو انہین اپنی قوم کیطرف سے ادا کرنا تھا آپ نے فرمایا تم لے صدقات کے اونٹون مین سے ادا کرو (راوی کو شک ہے کہ آپ نے اہل الصدقہ فرمایا یا نعم الصدقہ معنے دونون کے ایک ہین) پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا حرام کیا گیا ہے مگر تین شخصون کئے لئے ایک وہ شخص جس کے ذمہ ضمان ہو اوس کے لئے سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ وہ ضمان ادا کردے پھر سوال نکرے دوسرا وہ شخص ہے جو کسی مصیبت مین آجائے پھر جب اوسے مصیبت سے نجات ملے تو پھر سوال کرنے سے باز رہے تیسرا وہ شخص جسے کوی ضرورت درپیش ہو تو اسی قوم مین سے تین سمجھدار شخص اوس کے معاملہ مین حمایت کرین کہ بیشک اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے - پھر جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو پھر یہہ بھی سوال کرنے سے رُک رہے اس کے ماسوا سوال کرنا حرام خوری ہے (حمالہ ضمان کو کہتے ہین جو قوم کیطرف سے دیت رقرضہ یا جھگڑے فساد کی صورت مین بطور صلح کے ادا کیا جائے) **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ہارون بن رئاب سے وہ کنانہ بن نعیم العدوی سے وہ قبیصہ بن مخارق رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ رَجُلٌ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ عَنْ قَوْمِهٖ اَرَادَ بِهَا الْاِصْلَاحَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ہارون بن رئاب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ ایک وہ شخص ہے جس کے ذمہ اوس کی قوم کیطرف سے ضمان ادا کرنا ہو اور جو اوس کے ذریعہ دو قومون کے درمیان صلح کرنا چاہے **فَاَبَاحَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ لِذِی الْحَاجَةِ اَنْ يَسْأَلَ لِحَاجَتِهٖ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحْرُمُ بِالصِّحَّةِ اِذَا اَرَادَ بِهَا الَّذِیْ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَيْهِ سَدَّ فَقْرِهٖ وَاِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ يُرِيْدُ بِهَا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ التَّكَثُّرِ وَنَحْوِهٖ وَمَنْ يُرِيْدُ بِهَا ذٰلِكَ فَهُوَ مِمَّنْ يَطْلُبُهَا لِسِوَی الْمَعَانِی الثَّلٰثَةِ الَّتِیْ ذَكَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فَهُوَ عَلَيْهِ سُحْتٌ **وَقَدْ** رَوٰی سَمُرَةُ اَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** پس ان حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل حاجت کے لئے سوال کرنا مباح کیا یہانتک کہ وہ اپنی حاجت برابری کرے پس یہ حدیث

٥١٦

٥١٧

یہی دلالت کرتی ہے کہ صحت وتندرستی صدقات سے مانع نہین ہے مگر وہین تک کہ صحیح وتندرست اپنی فقر وتنگدستی کا انسداد کرنا چاہے اور اگر اوس کی نیت مال جمع کرنے کی ہو تو اوس کے لیے سوال کرنا حرام ہے کیونکہ جو شخص مال جمع کرنے کے لیے سوال کرتا ہے وہ مذکورہ بالا تینون صورتون سے خارج ہے جن کا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قبیصہ بن مخارق مین ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے ماسوای اس کے سوال کرنا حرام خوری ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے

۱۸ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ اَبْقَى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ يَسْاَلَ فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن عمیر سے وہ زید بن عقبہ سے کہا سنا مین نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سوال کرنا اپنا منہ نوچنا ہی سو جو چاہی اپنا منہ نوچ لے (یعنے لوگ سائل کو برا بہلا کہتے ہین) اور جو چاہے اپنے منہ کی رونق باقی رکہے البتہ اگر کوئی سوال کرے تو بادشاہ سے سوال کرے (جو بیت المال کا مالک ہوتا کہ وہ بیت المال سے اگر اس کا حق پہنچتا ہو تو اوسے دیدے) یا یہ کہ کسی اپنی اشد سے اشد ضرورت کے لئے سوال کرے

۱۹ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۲۰ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن عمیر سے وہ زید بن عقبہ سے وہ سمرہ بن جندب رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل سے حدیث سابق کے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ اَبَاحَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَسْاَلَةَ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ فِيْهِ فَدَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ مَا اُبِيْحَتْ فِيْهِ الْمَسْاَلَةُ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ وَزَادَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَيْهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا وَفِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الْمَسْاَلَةِ بِالْحَاجَةِ خَاصَّةً لَا بِالزَّمَانَةِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ اس حدیث مین بہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک اشد سے اشد ضرورت کے لئے سوال کرنا مباح فرمایا ہے حدیث قبیصہ بن مخارق مین ہے البتہ اس حدیث سے خصوصیت کے ساتہہ ہر ایک اوس اشد سے اشد ضرورت کے لیے ہی سوال کرنا جائز ہے جو بدون سوال کیے پوری نہین ہو سکتے اور اس مین معذوری وغیرہ کی کوئی قید نہین وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى مَا قَدْ

۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثٍ لِذِيْ غُرْمٍ مُوْجِعٍ اَوْ دَمٍ مُفْظِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ نے کہا ہی اس باب مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے قریب قریب روایت کیا ہے

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے خضر بن عجلان نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر الحنفی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ ایک انصاری شخص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سوال کیا آپ نے فرمایا سوال کرنا جائز نہیں مگر تین امور کے لئے کسی سخت قرض یا تاوان کے سبب سے جس کا ادا کرنا دشوار ہو یا دیت کے سبب سے جس کا ادا کرنا بھاری ہو یا ذلت فقر کے سبب سے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكُلُّ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ سَمُرَةَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ یہہ تمام وہ امور ہیں جن میں انسان سوال کرنے پر مجبور ہوتا ہے لہذا اس حدیث کا مآل بھی حدیث سمرہ بن جندب کیطرف ہے

٥٢٢ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ يَكُوْنَ لَهٗ جَارٌ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَيُهْدِيَ لَهٗ اَوْ يَدْعُوَهٗ ترجمہ ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس باب میں یہہ روایت کیا گیا ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواسحق نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ عمران البارقی سے وہ عطیہ بن سعید سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی کے لئے صدقہ جائز نہیں مگر یہہ کہ وہ راہ خدا میں ہو یا مسافر ہو یا اوس کے کسی ہمسایہ کو صدقہ دیا جائے اور وہ اوس میں سے اسکو ہدیہ بھیجے یا اس کی دعوت کرے

٥٢٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن الجارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی لیلےٰ نے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے فَاَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنَ السَّبِيْلِ فَقَدْ جَمَعَ ذٰلِكَ الصَّحِيْحَ وَغَيْرَ الصَّحِيْحِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ كَانَتْ مَعَهُ الزَّمَانَةُ اَوْ لَمْ تَكُنْ ترجمہ اس حدیث میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے غنی کے لئے صدقہ مباح کیا جبکہ وہ راہ خدا میں ہو یا مسافر ہو پس اس حدیث میں بھی تندرست اور معذور کا کچھہ ذکر نہیں بلکہ دونوں کو شامل ہے پس معلوم ہوا کہ صدقہ فقیری اور تنگدستی کے سبب سے حلال ہے خواہ فقیر تندرست ہو یا معذور

٥٢٤ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ رِدَاءَهٗ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ فَاِنَّهٗ خُمُوْشٌ فِيْ وَجْهِهٖ وَرَضْفٌ يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ اِنْ قَلِيْلٌ فَقَلِيْلٌ وَاِنْ كَثِيْرٌ فَكَثِيْرٌ ترجمہ اور وہب بن خنبش رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلےٰ بن منصور نے کہا خبر دی مجھکو یحییٰ

بن سعید نے کہا خبر دی مجھکو مجالد نے وہ روایت کرتے ہین شعبی سے وہ وہب بن خنبش سے کہا کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم عرفات مین کہڑے ہوئے تہے ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکی چادر مانگی آپ نے اوسی اپنی
چادر دیدی جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا سوال کرنا جائز نہین مگر ذلت فقیری کے سبب سے یا تاوان گران کے سبب سے جسکا
ادا کرنا بہاری ہو اور جو لوگون سے مال جمع کرنے کے لیئے مانگے تو وہ قیامت کے دن اوس کے منہ پر کہرو چ ہوکر
ظاہر ہوگا اور جو روٹی یہہ کہلائے وہ آتش دوزخ کی روٹی ہے تہوڑے کا بدلہ تہوڑا اور زیادہ کا زیادہ ہوگا فَاَخْبَرَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْمَسْاَلَۃَ تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَالْغُرْمِ فَدَلَّ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی اِنَّہَا
تَحِلُّ بِھٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ خَاصَّۃً وَلَا یَخْتَلِفُ فِیْ ذٰلِکَ حَالُ الزَّمِنِ وَلَا غَیْرِہٖ ترجمہ اس حدیث مین رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سختی فقیری اور قرضداری کے سبب سے سوال کرنا جائز ہے اس حدیث مین ہی تندرست
و معذور دونون شامل ہین کیونکہ سوال جائز ہونے کے جو اسباب اس حدیث مین مذکور ہین وہ فقیری اور قرضداری
۲۵ کی مصیبت ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ حُبْشِیِّ
بْنِ جُنَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَاَلَ مِنْ غَیْرِ فَقْرٍ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الْجَمْرَ ترجمہ اور
بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مخول بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحٰق سے وہ حبشی بن جنادہ رضہ سے کہا مین نے رسول مقبول صلے اللہ
۲۶ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بغیر فقر کے لوگون سے سوال کرے وہ انگارے کہاتا ہے حَدَّثَنَا فَھْدٌ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان
کی فَھٰذَا حُبْشِیٌّ قَدْ حَکٰی ھٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَافَقَ مَا حَکٰی مِنْ ذٰلِکَ مَا حَکَاہُ الْاٰخَرُوْنَ مِنْ اَنَّ
الْمَسْاَلَۃَ اِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ اَیْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ مُتَوَاتِرَۃً ×
ترجمہ حبشی بن جنادہ بہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہین کہ فقیری اور تنگدستی کے بغیر سوال کرنا جائز
نہین ہی اور ون نے بہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس کے موافق اور آثار بہی رسول مقبول
۲۷ صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر روایت کئے گئے ہین حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا جَمِیْعًا عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ النَّخَعِیِّ عَنْ
اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْاَلُ عَبْدٌ مَسْاَلَۃً وَلَہٗ مَا یُغْنِیْہِ اِلَّا جَاءَتْ
شَیْنًا اَوْ کُدُوْحًا اَوْ خُدُوْشًا فِیْ وَجْہِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ذَا غِنَاہُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا اَوْ حِسَابُھَا
مِنَ الذَّھَبِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے ح اور حدیث
بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے دونون روایت کرتے ہین سفیان سے وہ
حکیم بن جبیر سے وہ محمد بن عبد الرحمن بن یزید النخعی سے وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس بمقدار کافی خرچ موجود ہو تو وہ
قیامت کے دن اوس کے منہ پر عیب یا کہر خچین ہوکر ظاہر ہوگا (شک راوی ہے) عرض کیا گیا یا رسول اللہ مقدار

۵۲۸
کافی سے کتنا خرچ مراد ہے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ کُدُوْحًا فِیْ وَجْهِهٖ وَلَمْ یَشُکَّ وَزَادَ فَقِیْلَ لِسُفْیَانَ لَوْ کَانَتْ عَنْ غَیْرِ حَکِیْمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زُبَیْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد البغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوہشام الرفاعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے بغیر شک کے کدوحًا کا لفظ کہا ہے (کدح کی جمع ہے جسکے معنے منہ کے زخم کے ہین) اور یہہ زیادہ بیان کیا ہے کہ سفیان رہ سے کہا گیا کہ اگر یہہ حدیث غیر حکیم سے مروی ہوتی تو اونہون نے بیان کیا کہ حدیث بیان کی ہم سے زبید نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے مثل حدیث سابق کے

۵۲۹
حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ ابْنُ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ السَّلُوْلِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِیَّةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی فَاِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًی قَالَ اَنْ یَّعْلَمَ اَنَّ عِنْدَ اَهْلِهٖ مَا یُغَدِّیْهِمْ اَوْ مَا یُعَشِّیْهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سوید نے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن یزید سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ربیعہ بن یزید نے وہ روایت کرتے ہین ابوکبشہ السلولی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سہل بن الحنظلیہ نے کہا سنا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص غنا کے سہارے پر سوال کرکے مال جمع کرے وہ دوزخ کی آگ کہاتا ہے مین نے عرض کیا یارسول اللہ غنا کی پشت (یعنے اوس کا سہارا) کیا ہے فرمایا اوس کے گہر مین اسقدر موجود ہو جو اوسکے اور اس کے اہل کے لئے شام یا صبح تک کافی ہے اور اوسے اس کا علم ہی ہو

۵۳۰
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ مَا یُغْنِیْهِ جَاءَتْ شَیْنًا فِیْ وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر الحوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ معدان بن ابی طلحہ سے وہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس اسقدر موجود ہو جو اس کے لئے کافی ہے تو وہ قیامت کے دن اس کے منہ پر عیب ہوکر ظاہر ہوگا

۵۳۱
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ قِیْمَةُ اُوْقِیَّةٍ فَقَدْ اَلْحَفَ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الرجال نے وہ روایت کرتے ہین عمارہ بن غزیہ سے وہ عبدالرحمن بن ابی سعید الخدری سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) کی قیمت موجود ہو اوس نے مانگنے مین بڑی سبقت کی۔ (الحاف کہتے ہین

۳۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا هُوَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن صالح الازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضیل نے وہ روایت کرتے ہین عمارہ بن قعقاع سے وہ ابوزرعہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگون سے مال جمع کرنے کے لئے مانگے وہ انگارے جمع کرتا ہے سو چاہے کم جمع کرے یا زیادہ

۳۳ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ اَنَا وَاَهْلِیْ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِیْ اَهْلِیْ اِذْهَبْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْاَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَاْكُلُهُ وَجَعَلُوْا يَذْكُرُوْنَ حَاجَتَهُمْ فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْاَلُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِيْكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُوْلُ لَعَمْرِیْ اِنَّكَ لَتُفَضِّلُ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَیَّ اَنْ لَا اَجِدَ مَا اُعْطِيْهِ مَنْ سَاَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا قَالَ الْاَسَدِیُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ اُوْقِيَّةٍ قَالَ وَالْاُوْقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِشَعِيْرٍ وَزَبِيْبٍ وَزَبَدٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتّٰى اَغْنَانَا اللّٰهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک شخص سے بنی اسد مین سے کہا (اوس وقت کا ذکر ہے) جبکہ معہ اہل وعیال کے مین بقیع الغرقد مین رہتا تہا (بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے ایک قبرستان کا نام ہے) میرے گہر والون نے مجھسے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاؤ اور کچھ کہانے کے لئے لیکر آؤ غرض جب میرے اہل وعیال بہوک پیاس کا شکوہ کرنے لگے تو مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا تو مین نے دیکہا کہ ایک شخص آپ سے سوال کر رہا ہے اور آپ فرما رہے ہین کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہین ہے کہ مین تمہین دیدون یہہ شخص کچھ غصے سا ہوا اور یہہ کہکر چلا گیا کہ آپ جسے چاہتے ہین بڑہا دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ یہہ شخص مجھپر اسلئے غصہ ہوتا ہے کہ اس وقت میرے پاس کچھ دینے کو نہین ہے سو جو کوئی تم مین سے سوال کرے اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اوس کی قیمت ہو تو اوس نے سوال کرنے مین بڑی عاجزی کی یہی اسدی شخص بیان کرتے ہین کہ مین نے کہا کہ ہمارے پاس تو ایک اونٹنی ہے او بلا شبہہ ایک اوقیہ سے کہین بہتر ہے (یعنے جب ہمارے پاس ایک اونٹنی موجود ہے تو ہمین سوال نہین کرنا چاہیئے) اور (بیان کیا کہ) ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تہا غرض مین لوٹ آیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال نہین کیا بعد ازان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جو زبیب اور مکہن لایا گیا تو آپ نے اوس مین سے ہمین بہی حصہ دیا اور پہر اللہ تعالےٰ نے ہمین غنی کر دیا

۳۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِیْ ثَلٰثٌ فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِی الَّتِیْ تَلِيْهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاسْتَعْفِفْ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ فَاِنْ اُمْتُ اُلْعَابٍ وَمَنْ اَلْدَاكَ صَغِيْرًا فَلْمُرْ عَلَيْكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مومل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم الہجری سے وہ ابوالاحوص سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاتھ تین ہیں اونچا ہاتھ اللہ تعالے کا ہے اور دینے والے کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ سے ملا ہوا ہے اور لینے والے کا ہاتھ قیامت تک نیچا ہے سو جہاں تک تم سے ہو سکے مانگنے سے پرہیز کرو اور اپنے نفس سے عاجز نہ آجاؤ اور قوت لایموت پر ملامت نہ کیے جاؤ اور جب اللہ تعالے تمہیں مال و دولت دے تو چاہیے کہ اوس کے آثار تم پر ظاہر ہوں یعنے تمہاری ظاہری حالت پوشاک و خوراک کی ایسی ہو کہ لوگ دیکھکر مالدار سمجھیں نہ فقیر۔ **قَالَ** اَبُوْجَعْفَرٍ فَكَانَتِ الْمَسْأَلَةُ الَّتِيْ اَبَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا هِيَ لِلْفَقْرِ لَا غَيْرُهُ وَكَانَ تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا يُوْجِبُ اَنَّ مَنْ قَصَدَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ هُوَ غَيْرُ مَنِ اسْتَثْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ بِقَوْلِهٖ اِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُرِيْدُ بِمَسْأَلَتِهٖ اَنْ يُّكْثِرَ مَالَهُ وَيَسْتَغْنِيَ مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح کہتا ہے کہ ان تمام آثار میں جو سوال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مباح کیا ہے وہ اس فقیری اور تنگدستی کے سبب سے ہے پس ان آثار کی تصیح مقتضی ہے کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تندرست و توانا کے لئے صدقہ حلال نہیں سو اوس سے وہ تندرست و توانا مراد ہے جو حدیث وہب بن خنبش کے مفہوم سے الگ ہے یعنے جو تندرست و توانا فقیر و تنگدست یا قرضدار نہ ہو اور مال جمع کرنے کے لئے سوال کرتا ہو تاکہ یہہ سب آثار متفق ہو جائیں اور ان کے درمیان تضاد و تخالف نہ رہے اور جس معنے پر ہم نے اگلے آثار کو محمول کیا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے **فَاِنْ** سَأَلَ سَائِلٌ عَنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ الْمَرْوِيِّ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْوٍ مِنْ هٰذَا وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ عُمَالَةً كَرِهْتَهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَاَعْبُدًا وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَرَدْتُ الَّذِيْ اَرَدْتَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ **ترجمہ** اب اگر کوئی پوچھے کہ جب فقیر تندرست و توانا کو بھی صدقہ دینا جائز ہے تو پھر اس حدیث کے کیا معنے ہیں جو اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی گئی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے کہا حدیث بیان کی ہم سے سائب بن یزید نے اونہیں خبر دی حویطب بن عبد العُزّی نے اونہیں خبر دی عبداللہ بن السعدی نے کہ وہ حضرت عمر فاروق کی خلافت کے زمانہ میں آپکے پاس آئے حضرت عمر فاروق رض نے ان سے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں پہونچی کہ تم لوگوں کے حاکم بنتے ہو پھر جب وہ تمہیں اس کا معاوضہ دیا جاتا ہی تو تم اوسی ناپسند کرتے ہو اس نے کہا واقعی میں اوسے پسند نہیں کرتا آپ نے پوچھا آخر تمہاری اس سے نیت کیا ہے اس نے کہا

۳۵

مین گھوڑون اور غلامون کی تجارت کرتا ہون اس لئے مین چاہتا ہون کہ میرا . . معاوضہ مسلمانون پر صدقہ ہو آپ نے کہا ایسا مت کر کیونکہ جو کچھ تم چاہتے ہو مین نے بہی اس کا ارادہ کیا تہا۔ بسا اوقات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دیتے تو مین کہتا تہا کہ مجھ سے زیادہ جو حاجتمند ہو اوسے آپ دیجیے چنانچہ ایکدفعہ آپ مجھے دینے لگے مین نے یہی کہا کہ جو کوئی مجھ سے زیادہ حاجتمند ہو اوسے دیجئے آپ نے فرمایا کہ جب تم خود اسکے منتظر نہین رہتے اور نہ سوال کرتے ہو تو جو کچھ مال تمہین مل جائے اوسے لے لو اور جو نہ ملے اور اوس کے پیچھے جی نہ لگاؤ۔ **قال** ففی ہذا الحدیث تحریم المسألۃ ایضاً **قیل** لہ لیس ہذا علی اموال الصدقات انما ہذا علی الاموال التی یقسمہا الامام علی الناس فیقسمہا علی اغنیائہم وفقرائہم کما فرض عمر لاصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین دون الدواوین فعرض للاغنیاء منہم وللفقراء فکانت تلک الاموال یعطاہا الناس لا من جہۃ الفقر ولکن لحقوقہم فیہا فکرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعمر حین اعطاہ منہا قولہ اعطہ من ہو افقر الیہ منی ای انی لما اعطک ذلک لانک فقیر انما اعطیتک ذلک لمعنی آخر غیر الفقر ثم قال لہ خذہ فتمولہ فدل ذلک ایضاً انہ لیس من اموال الصدقات لان الفقیر لا ینبغی لہ ان یاخذ من الصدقات ما یتخذہ مالا کان ذلک عن مسألۃ منہ او عن غیر مسألۃ ثم قال فما جاءک من ہذا المال الذی ہذہ الحکمۃ وانت غیر مشرف ای تاخذہ بغیر اشراف والاشراف ان ترید بہ ما قد نہیت عنہ **وقد** یحتمل قولہ ولا مشرف ای ولا تاخذ من اموال المسلمین اکثر مما یجب لک فیہا فیکون ذلک شرفاً فیہا او لا سائل ای ولا سائل منہا ما لا یجب لک فہذا اوجہ ہذا الباب عندنا واللہ اعلم فاما ما جاء فی اموال الصدقات فقد اتینا بمعانی ذلک فیما تقدم ذکرہ من ہذا الباب **ترجمہ** اور وہ کہسکتا ہے کہ (شروع باب کی حدیثون کی طرح) اس حدیث مین بہی سوال کرنے کی ممانعت ہے تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ یہہ حدیث صدقات کے بارے مین وارد نہین ہوئی بلکہ اوس مال کے متعلق وارد ہوئی ہے جسے امام (امیر المومنین) اغنیا اور فقرا دونون پر تقسیم کرے مگر نہ بلحاظ فقر کے بلکہ بلحاظ اون کے حقوق کے جیسا کہ جب حضرت عمر فاروق رضنے وظائف کی فہرستین مرتب کرائین تو تمام اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وظائف مقرر کئے ان وظائف مین اغنیا اور فقرا سب شریک تہے پس یہہ وظائف بجہت اون کے حقوق کے دیئے جاتے تہے نہ بجہت فقر کے اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رض کو یہہ مال اصرار کے ساتہہ دیا اور اون کا مذکورۂ بالا جواب پسند نہین کیا یعنے مین تم کو یہہ مال بجہت فقر کے نہین دیتا بلکہ اور لحاظ سے (یعنے بطور عطیہ) دیتا ہون لہذا اسے لے لو اور اس سے تمول حاصل کرو پس آپکا یہہ قول کہ اس سے تمول حاصل کرو خود دلالت رکہتا ہے کہ یہہ مال صدقات سے نہ تہا کیونکہ صدقات کے مال سے فقیر کے لئے جائز نہین کہ وہ صدقہ لیکر اوس سے تمول حاصل کرے خواہ سوال کرے خواہ بغیر سوال کے پہر اس کے بعد آپنے یہہ بہی فرمایا کہ اس مال سے جو کچھ تمہین اس طرح ملے کہ تمہاری اوس پر نیت نہ لگی ہو تو اوسے لیلو اور (اشراف) مال پر نیت لگانا یہہ ہے کہ مال ناجائز طریق سے ہی حاصل کرو (اشراف) مال پر نیت لگانیکے یہہ معنے بہی ہو سکتے ہین کہ مسلمانون سے اپنے حق واجب سے زائد مال وصول نکرو (اس معنے کا مآل بہی معنے اول کیطرف ہے) اور بغیر سوال کے مال کے یہہ معنے ہین کہ جس مال مین تمہارا حق نہین اگر بغیر سوال کے اوس مین سے تمہین کچھ ملے تو اوسے لیلو بہرکیف یہہ حدیث ہمارے نزدیک غیر صدقات مین وارد ہوئی ہے اور

جو حدیثیں صدقات کی بابت وارد ہوئی ہین اون کے متعلق ہم اوپر بحث کرچکے ہین ہذا واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ يَجُوزُ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا أَمْ لَا

کیا عورت کے لئے اپنے مال کی زکوۃ مین سے شوہر کو دینا جائز ہے یا نہین

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَأَيْتَامٍ فِي حِجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ سَلْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حِجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْتُ سَلْ لَنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا قَالَتْ فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ نَعَمْ يَكُونُ لَهَا أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے وہ روایت کرتے ہین عمر بن حفص بن غیاث سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے کہا حدیث بیان مجھ سے شقیق نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن الحارث سے وہ زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ سے اعمش بیان کرتے ہین کہ مین نے یہہ حدیث ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بیان کی تو اونہون نے بہی مجھہ سے یہی لفظ بلفظ حدیث بیان کی اس سند سے کہ انہون نے روایت کی ابوعبیدہ سے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن الحارث سے وہ زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہا مین مسجد مین تہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہم عورتون کو دیکھا تو فرمایا صدقہ دیا کرو خواہ اپنے زیورون مین سے دو چنانچہ یہہ زینب حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ پر اور خود اون کے زیر پرورش جو تیامی تہے اون پر کچھہ خرچ کیا کرتی تہین لہذا اونہون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ یہہ جو مین تم پر اور اون یتیمون پر جو میری تربیت مین ہین صدقہ کرتی ہون ادا ہوتا ہے یا نہین تو اونہون نے کہا تم خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلو چنانچہ مین رسول مقبول صلے اللہ وسلم کی خدمت مین آئی تو آپ کے دروازے پر ایک انصاری عورت بہی یہی مسئلہ پوچہنے کے لئے کہڑی ہوئی تہی اتنے مین بلال رضہ نکلے مین نے اون سے کہا تم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ہماری طرف سے یہہ دریافت کرلو کہ مین جو صدقہ اپنے شوہر اور اپنی زیر پرورش یتیمون پر کرتی ہون وہ ہم سے ادا ہو جاتا ہے یا نہین اور خود ہمارا ذکر نہ کرنا چنانچہ بلال رضہ گئے اور دریافت کیا آپ نے پوچہا کہ دونون عورتین کون ہین کہا زینب رضہ فرمایا کون سی زینب کہا عبداللہ بن مسعود رضہ کی بیوی فرمایا ہان صدقہ ادا ہو جاتا ہے بلکہ اوس کے لئے دو اجر ہین اجر قرابت اور اجر صدقہ۔ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ جَائِزٌ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ مِنْهُمْ

اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رحمہ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تُعْطِیَ زَوْجَہَا مِنْ زَکٰوۃِ مَالِہَا کَمَا لَا یَجُوْزُ لَہٗ اَنْ یُّعْطِیَہَا مِنْ زَکٰوۃِ مَالِہٖ **وَکَانَ** مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْ حَدِیْثِ زَیْنَبَ الَّذِی احْتَجُّوْا بِہٖ عَلَیْھِمْ اَنَّ تِلْکَ الصَّدَقَۃَ الَّتِیْ حَضَّ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ اِنَّمَا کَانَتْ مِنْ غَیْرِ الزَّکٰوۃِ

بیان المسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ عورت کے لیے اپنے مال کی زکوۃ مین سے اپنے شوہر کو دینا جائز ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے چنانچہ امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح اسیطرف گئے ہین اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے انہین مین امام ابوحنیفہ رح بھی ہین اور فرمایا ہے کہ عورت کے لئے اپنے شوہر کو مال کی زکوۃ دینا جائز نہین جیساکہ شوہر کیلیے اپنے مال کی زکوۃ اپنی بیوی کو دینا جائز نہیں ہے اور مذکورہ بالا حدیث کا جواب یہہ دیا ہے کہ زینب رض زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود جو کہہ ان پر صدقہ کرتی تہین وہ مال زکوۃ سے نہ تہا۔ **وَقَدْ** بَیَّنَ ذٰلِکَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَائِطَۃَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰہِ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَکَانَتِ امْرَاَۃً صَنْعَاءَ وَلَیْسَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض مَالٌ فَکَانَتْ تُنْفِقُ عَلَیْہِ وَعَلٰی وَلَدِہٖ مِنْھَا فَقَالَتْ لَقَدْ شَغَلْتَنِیْ وَاللّٰہِ اَنْتَ وَوَلَدُکَ عَنِ الصَّدَقَۃِ فَمَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَتَصَدَّقَ مَعَکُمْ بِشَیْءٍ فَقَالَ مَا اُحِبُّ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَکِ فِیْ ذٰلِکَ اَجْرٌ اَنْ تَفْعَلِیْ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ وَھُوَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ ذَاتُ صَنْعَۃٍ اَبِیْعُ مِنْھَا وَلَیْسَ لِوَلَدِیْ وَلَا لِزَوْجِیْ شَیْءٌ فَشَغَلُوْنِیْ فَلَا اَتَصَدَّقُ فَھَلْ لِیْ فِیْھِمْ اَجْرٌ فَقَالَ لَکِ فِیْ ذٰلِکَ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ **ترجمہ** جیساکہ اس حدیث سے ظاہر ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ رائطہ بنت عبداللہ زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے اور یہہ ایک صاحب ہنر بی بی تہین اور عبداللہ بن مسعود رض کے پاس کچھ مال نہ تہا اس لئے ان کی بیوی ان پر اور اون کے لڑکے پر جو انہین بیوی کے شکم سے تہا اوسی اپنی آمدنی مین سے ان پر خرچ کرتی تہیں اور کہا کرتی تہین کہ تم نے اور تمہارے لڑکے نے میرا ہاتہہ اس قدر تنگدست کیا ہے کہ مین تمہارے سبب سے کسی کو کچھ صدقہ نہین دیسکتی حضرت عبداللہ بن مسعود رض نے کہا کہ اگر تمہیں اس میں اجر و ثواب ہو تو مین نہیں چاہتا کہ تم مجھہ پر خرچ کرو چنانچہ ان کی بیوی نے اور خود حضرت عبداللہ بن مسعود رض نے بہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا چنانچہ انکی بیوی نے کہا یا رسول اللہ مجھے کچھ ہاتہہ کا کام آتا ہے اور میرے شوہر اور میرے لڑکے کے پاس کچھ نہیں اسلئے میں ان کے سبب سے کچھ صدقہ نہین کر سکتی تو کیا ان پر خرچ کرنے مین میرے لئے کچھ اجر ہے فرمایا ہاں تمہارے لئے ان پر خرچ کرنے مین اجر ہے سو تو تم ان پر خرچ کئے جاو۔ **فَفِیْ** ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ تِلْکَ الصَّدَقَۃَ مِمَّا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ زَکٰوۃٌ وَرَائِطَۃُ ھٰذِہٖ ھِیَ زَیْنَبُ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا نَعْلَمُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ کَانَتْ لَہُ امْرَاَۃٌ غَیْرُھَا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **وَالدَّلِیْلُ** عَلٰی اَنَّ تِلْکَ الصَّدَقَۃَ کَانَتْ تَطَوُّعًا کَمَا ذَکَرْنَا قَوْلُھَا کُنْتُ امْرَاَۃً صَنْعَاءَ اَصْنَعُ بِیَدِیْ فَاَبِیْعُ مِنْ ذٰلِکَ فَاُنْفِقُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ فَکَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ جَوَابًا لِسُؤَالِھَا ھٰذَا وَفِیْ حَدِیْثِ رَائِطَۃَ ھٰذَا اَنَّھَا تُنْفِقُ مِنْ ذٰلِکَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ وَعَلٰی وَلَدِہٖ مِنْھَا **وَقَدْ** اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تُنْفِقَ عَلٰی وَلَدِھَا مِنْ زَکٰوۃِ مَالِھَا فَلَمَّا کَانَ مَا اَنْفَقَتْ عَلٰی وَلَدِھَا لَیْسَ مِنَ الزَّکٰوۃِ فَکَذٰلِکَ مَا اَنْفَقَتْ عَلٰی زَوْجِھَا لَیْسَ ھُوَ اَیْضًا مِنْ زَکٰوۃٍ **وَقَدْ** رُوِیَ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ اَنَّ تِلْکَ الصَّدَقَۃَ الَّتِیْ اَبَاحَ لَھَا

اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَاھُمَا عَلٰی زَوْجِھَا کَانَتْ مِنْ غَیْرِ الزَّکٰوۃِ ترجمہ پس اس حدیث مین صاف مذکور ہے کہ یہہ صدقہ صدقۂ زکوۃ نہ تہا اور رابطہ حضرت عبداللہ مسعود رض کی ہی ایک بیوی تہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک ہمین نہین معلوم کہ ان کے ماسوی حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی کوئی اور بیوی ہی تہیں یا نہین بہرکیف حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی کا یہہ قول کہ مجہے کچھ دستکاری آتی ہے جسے مین فروخت کرکے ان پر خرچ کرتی ہون خصوصیت کے ساتہہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا صدقہ صدقۂ نفلی) تہا نہ صدقۂ زکوۃ پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسی سوال کا جواب دیا کہ مجہے ان پر خرچ کرنے مین اجر وثواب ہے پس آپنے فرمایا کہ ہان تمہین ان پر خرچ کرنے مین اجر وثواب ہے سو تم ان پر خرچ کئے جاؤ اس جواب سے یہہ لازم نہین آتا کہ صدقہ زکوۃ بہی شوہر کے لئے جائز ہے اس کے علاوہ اس حدیث مین رابطہ رض کا یہہ قول بہی ہے کہ اس دستکاری میں سے میں اپنے لڑکے پر بہی خرچ کرتی ہون حالانکہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ عورت کے لیے اپنے لڑکے کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے پس اس مسئلہ کے مطابق نظر وقیاس چاہتا ہے کہ عورت کے لیے شوہر کو بھی زکوۃ دینا جائز نہ ہو اسکے علاوہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث روایت کی ہے وہ ہی دلالت کرتی ہے کہ جو صدقہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رض کیلئے ان کی بیوی کے مال سے مباح کیا تہا وہ صدقہ تطوع تہا نہ صدقہ زکوۃ۔

۵۳ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ يَوْمًا فَاَتَى عَلَى النِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عُقُوْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ بِعُقُوْلِ ذَوِي الْاَلْبَابِ مِنْكُنَّ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَقَرَّبْنَ اِلَى اللّٰهِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَكَانَ فِي النِّسَاءِ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَانْقَلَبَتْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَاَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَتْ حُلِيًّا لَهَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض اَيْنَ تَذْهَبِيْنَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ فَقَالَتْ اَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ لَا يَجْعَلَنِيْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ هَلُمِّيْ بِذٰلِكِ وَيْلَكِ تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ وَعَلٰى وَلَدِيْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اَذْهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ تَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَيْنَبُ تَسْتَاْذِنُ فَقَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ قَالُوْا امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً فَرَجَعْتُ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَخَذْتُ حُلِيِّيْ اَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَيْكَ رَجَاءَ اَنْ لَا يَجْعَلَنِيَ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ وَعَلٰى بَنِيَّ فَاِنَّا لَهٗ مَوْضِعٌ فَقُلْتُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيْهِ وَعَلٰى بَنِيْهِ فَاِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن ابی کثیر الانصاری نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن نبیہ الکعبی سے وہ مقبری سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم (ایکدفعہ) نماز فجر سے واپس ہوتے ہوئے عورتون کیطرف آئے جو مسجد ہی مین تہین فرمایا اے عورتو مین نے ناقصات العقل والدین (یعنے عورتون) سے بڑہکر اہل دانش کی عقل کہونے والا نہین دیکہا اور مین نے دیکہا ہے کہ تمہین عورتین قیامت کے دن دوزخ مین زیادہ ہو گی سو جہان تک تم سے ہو سکے تقرب الی اللہ حاصل کرتی رہو انہین عورتون مین عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی بہی تہین جب یہہ اپنے گہر واپس گئیں عبداللہ بن مسعود رض کو اس امر کی خبر کی جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے انہون نے سنا تہا پہر انہون نے اپنا ایک زیور اوٹہایا عبداللہ بن مسعود رض نے پوچہا اسے کہان لیجاؤ گی کہا اس سے مین اللہ و رسول کا

تقرب حاصل کروں گی تاکہ اللہ تعالےٰ مجھے اہل نار سے نکرے عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا اسے ادھر لاؤ اسے مجھ پر اور میرے لڑکے پر صدقہ کردو کہا واللہ نہیں جبتک اسے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تک نہ لیجاؤں چنانچہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئیں اور آپکے پاس آنیکی اجازت مانگی لوگوں نے کہا یا رسول یہہ زینب ہیں فرمایا کون سی زینب کہا عبداللہ بن مسعود رضؓ کی بیوی غرض یہہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے صبح آپکا مقولہ سنا جب مین گھر واپس گئی تو ابن مسعود رضؓ سے اس کا ذکر کیا پھر مین نے اپنا زیور اوٹھایا اور ادسے لیکر آئی ہون کہ اللہ و رسول سے تقرب حاصل کروں تاکہ اللہ تعالےٰ مجھے اہل نار سے نکرے ابن مسعود رضؓ نے کہا کہ تم یہہ زیور مجھ پر اور میرے لڑکے پر صدقہ کردو کہ ہم اوسکے اہل ہین مین نے کہا ہرگز نہیں جبتک کہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لیلوں فرمایا ہاں تم اپنا یہہ زیور اونپر اور انکے لڑکوں پر صدقہ کردو کیونکہ وہ اسکے اہل ہین **حدثنا** الحسین بن الحکم الجیزی قال ثنا عاصم بن علی قال ثنا اسمٰعیل بن جعفر قال اخبرنی ابن ابی عمرو عن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ رضؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن الحکم الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا خبردی مجھکو ابن ابی عمرو نے وہ روایت کرتے ہین ابو سعید المقبری سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قال** ابو جعفر فبین ابو ھریرۃ رضؓ فی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اراد بقولہ تصدقن الصدقۃ التطوع التی تکفر الذنوب وفی حدیثہ قال فجاءت بحلی لہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ خذ ھذا اتقرب بہ الی اللہ عز وجل والی رسولہ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقی بہ علی عبد اللہ وعلی بنیہ فانھم لہ موضع فکان ذلک علی الصدقۃ بکل الحلی وذلک من تطوع لا من الزکوۃ لان الزکوۃ لا توجب الصدقۃ بکل المال وانما توجب الصدقۃ بجزء منہ **فھذا** ایضا دلیل علی فساد تاویل ابی یوسف رہ ومن ذھب الی قولہ للحدیث الاول **فقد** بطل بما ذکرنا ان یکون فی حدیثہ تبیین ما یدل ان المرأۃ تعطی زوجھا من زکوۃ مالھا اذا کان فقیرا وانما نلتمس حکم ذلک بعد من طریق النظر وشواھد الاصول فاعتبرنا ذلک فوجدنا المرأۃ باتفاقھم لا یعطیھا زوجھا من زکوۃ مالہ وان کانت فقیرۃ ولم تکن فی ذلک کغیرھا لانا رأینا الاخت یعطیھا اخوھا من زکوتہ اذا کانت فقیرۃ وان کان علی اخیھا ان ینفق علیھا ولم تخرج بذلک من حکم من یعطی من الزکوۃ فثبت بذلک ان الذی یمنع الزوج من اعطاء زوجتہ من زکوۃ مالہ لیس ھو وجوب النفقۃ لھا علیہ ولکنہ السبب الذی بینہ وبینھا فصار ذلک کالنسب الذی بینہ وبین والدیہ فی منع ذلک ایاہ من اعطائھما من زکوۃ **فلما** ثبت بما ذکرنا ان سبب المرأۃ الذی منع زوجھا ان یعطیھا من زکوۃ مالہ وان کانت فقیرۃ ھو کالسبب الذی بینہ وبین والدیہ الذی یمنعہ من اعطائھما من زکاتہ وان کانا فقیرین ورأینا الوالدین لا یعطیانہ ایضا من زکاتھما اذا کان فقیرا فکان الذی بینہ وبین والدیہ من النسب یمنعہ من اعطائھما من الزکوۃ ویمنعھما من اعطائہ من الزکوۃ فکذلک السبب الذی بین الزوج والمرأۃ لما کان یمنعہ من اعطائھا من الزکوۃ کان ایضا یمنعھا من اعطائہ من الزکوۃ **وقد** رأینا ھذا السبب بین الزوج والمرأۃ یمنع من قبول شھادۃ کل واحد منھما لصاحبہ فجعلا فی ذلک کذوی الرحم المحرم الذی لا یجوز شھادۃ کل واحد منھما لصاحبہ ورأینا ایضا کل واحد منھما لا یرجع فیما وھب لصاحبہ فی قول من یجیز الرجوع فی الھبۃ فیما بین الغریبین فلما کان الزوجان فیما ذکرنا قد جعلا

٤٧

لِذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فِيْمَا مُنِعَ فِيْهِ مِنْ قَبُوْلِ الشَّهَادَةِ وَمِنَ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ كَانَا فِي النَّظَرِ اَيْضًا فِي اِعْطَاءِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ مِنَ الزَّكٰوةِ كَذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تعالیٰ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس حدیث سے بہی یہی معلوم ہوا کہ یہہ صدقہ تطوع تہا جو کفارہ ذنوب ہے کیونکہ اس حدیث مین مذکور ہے کہ زینب حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی اپنا زیور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لیکر آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ یہہ مین اللہ و رسول سے تقرب حاصل کرنے کے لیئے لیکر آئی ہون تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رض اور اسکے لڑکوں پر اسے صدقہ کردو کیونکہ وہ اسکے اہل ہین پس انہون نے یہہ کل زیور صدقہ کر دیا اور ظاہر ہے کہ زکوۃ مین کل مال صدقہ نہین کیا جاتا بلکہ کل مال مین سے ایک حصہ معین ہے پس معلوم ہوا کہ وہ جو قائلین قول اول ہے اور انہین مین امام ابو یوسف بہی ہین حدیث زینب کو زکوۃ پر محمول کیا ہے باطل ہے کیونکہ یہہ حدیث اس امر پر دلیل نہین ہوسکتی کہ عورت کیلئے اپنے فقیر شوہر کو زکوۃ دینا جائز ہے لہذا ہم اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس شواہد مقررہ معلوم کرتے ہین تو اب ہم دیکہتے ہین کہ اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ مرد کیلئے اپنی بیوی کو زکوۃ دینا جائز نہین اگرچہ وہ فقیر و تنگدست ہو لیکن کوئی کہسکتا ہی کہ شائد اس کا سبب یہہ ہوگا کہ خاوند پر اوس بیوی کا نان نفقہ فرض ہے تو ہم کہتے ہین حالانکہ ہم دیکہتے ہین کہ بہائی پر حق ہے کہ وہ اپنی بہن کو نان نفقہ دے باوجود اسکے اگر بہن فقیر و تنگدست ہو تو بہائی اپنی زکوۃ مین سے اوسے دیسکتا ہے پس جب باوجود نان و نفقہ کا حق ہونیکے بہن اس حکم سے خارج نہین کہ اوسے زکوۃ دی جائے اور بیوی اس حکم سے خارج ہوئی تو معلوم ہوا کہ اس کا سبب وجوب نان نفقہ نہین ہے بلکہ سبب مانع خاص قرابت ہی جو زن و شوہر کے درمیان قائم ہی جسطرح نسبا ماں باپ اور اولاد کے درمیان ایک دوسرے کو زکوۃ دینی کا مانع ہے پس ثابت ہوا کہ مرد کے لیئے اپنی بیوی کو زکوۃ دینے کا سبب مانع (نان نفقہ نہین) بلکہ خاص قرابت ہے جیسا کہ بیٹے اور والدین کے درمیان قرابت نسبیہ ایکدوسریکو زکوۃ دینی کی مانع ہی اگرچہ وہ فقیر و تنگدست ہوں پس اسیطرح زن و شوہر کے درمیان بہی نظر و قیاس چاہتا ہے کہ دونوں مین سے ہر ایک کی لئے ایکدوسری کو زکوۃ دینا منع ہو جسطرح بیٹے اور والدین مین سے ہر ایک کیلئے ایکدوسرے کو زکوۃ دینا منع ہے اسکے علاوہ شہادت کی معاملہ مین بہی ہم دیکہتے ہین کہ دونون کا حکم واحد ہی کیونکہ زن و شوہر مین سے کسی کی شہادت ایکدوسری کیلئے مقبول نہیں پس اس حکم مین زن و شوہر ذوی الارحام المحرمہ کی حکم مین کئے گئے ہین جن مین سے ہر ایک کی شہادت ایکدوسری کیلئے مقبول نہین اسیطرح ہبہ کی مسئلہ مین بہی ہم زن و شوہر کا یکسان حکم پاتے ہین یعنے ان مین سے جو کوئی ایکدوسریکو کچھ ہبہ کری تو پہر اوس سے رجوع کرسکتا نہیں ہے ان لوگون کے مسلک کے مطابق کہا گیا جو قریبی رشتوں مین ہبہ سے رجوع کرنا جائز کہتے ہین بہر کیف جب مذکورہ بالا دونوں مسائل شہادت و ہبہ کے معاملہ مین زن و شوہر ذوالارحام المحرمہ کی حکم مین کئے گئے اور ان دونوں کا حکم واحد کیا گیا پس اسیطرح زکوۃ کے معاملہ مین بہی نظر و قیاس چاہتا ہے کہ دونون کا حکم واحد ہو یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے

بَابُ الْخَيْلِ السَّائِمَةِ هَلْ فِيْهَا صَدَقَةٌ اَمْ لَا

باہر چرنے والے جو گہوڑا گہوڑی پالے جاتے ہین ان کی زکوۃ دینی واجب ہے یا نہین۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ هِيَ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ

فاما الذی ہی لہ ستر فالرجل یتخذہا تکرما وتجملا ولا ینسے حق ظہورہا وبطونہا فی عسرہا ویسرہا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن المختار نے وہ روایت کرتے ہین سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے گہوڑون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گہوڑا رکہنے والے تین قسم کے ہین ایک وہ شخص کہ گہوڑا رکہنا اوس کے لئے اجر کا سبب ہوتا ہے دوسرا وہ شخص کہ گہوڑا رکہنا اوس کیلئے ستر ہوتا ہے تیسرا وہ شخص کہ گہوڑا رکہنا اوس پر بار ہوتا ہے اوجس شخص کے لئے گہوڑا رکہنا ستر (یعنے اوس کے حال کا ساتر) ہوتا ہے سو یہ وہ شخص ہے جو گہوڑا عزت اور آبرو کیلئے رکہتا ہے فراخ دستی وتنگدستی دونون حال مین اوس کی پیٹہ اور پیٹ کا حق نہین بہولتا

۵۲ حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن زید بن اسلم عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ رض عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ غیر انہ قال ولم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا فی ظہورہا فقط ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ ابوصالح السمان سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اس روایت مین ہے کہ اور اون کی پشتون اور گردنون مین جو حق اللہ ہے اوسے نہین بہولتا۔

۵۳ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال حدثنی ھشام بن سعد عن زید بن اسلم فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ہشام بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے پہر اون کی سناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔

قال ابو جعفر فذھب قوم الی وجوب الصدقۃ فی الخیل اذا کانت ذکورا واناثا وکان صاحبہا یلتمس نسلہا واحتجوا فی ایجابہم الزکوۃ فیہا بقول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولم ینس حق اللہ فیہا قالوا ففی ھذا دلیل ان للہ فیہا حقا وھو کحقہ فی سائر الاموال التی یجب فیہا الزکوۃ واحتجوا فی ذلک بما روی عن عمر بن الخطاب رض

بیان المسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ گہوڑون کی زکوۃ دینا واجب ہے گہوڑی ہون یا گہوڑ بائین مگر جبکہ یہ ترقی نسل کیلئے پالے جائین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور اون گردنون اور پیٹون مین جو حق اللہ ہے اوسے نہ بہولے اس سے معلوم ہوا کہ اون مین حق اللہ بہی ہے جس طرح اور اموال مین اور وہ زکوۃ ہے اس کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک حدیث روایت کی گئی ہے اوس سے بہی اونہوں نے احتجاج کیا ہے اور وہ یہ حدیث ہے

۵۴ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال ثنا جویریۃ عن مالک عن الزہری ان السائب بن یزید اخبرہ قال رایت ابی یقوم الخیل ویدفع صدقتہا الی عمر بن الخطاب رض ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسما نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ نے وہ روایت کرتے ہین مالک سے وہ زہری سے اونہین خبر دی سائب بن یزید نے کہا مین نے اپنے والد کو دیکہا کہ وہ گہوڑون کی قیمت مقرر کرکے اون کی زکوۃ نکال کرتے تہے اور حضرت عمر فاروق رض کے پاس بہیجدیا کرتے تہے

۵۵ حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا حماد بن سلمۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان عمر رض کان یاخذ من الفرس عشرۃ ومن البرذون خمسۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ

روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ گھوڑون کی زکوۃ مین فی گھوڑا دس درہم اور فی برذون (فارسی یا ترکی گھوڑا) پانچ درہم لیا کرتے تہے حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر اور حجاج بن المنہال نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی هٰذَا الْقَوْلِ اَیْضًا اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَزُفَرُ رح وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْیُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رح فَقَالُوْا لَا صَدَقَۃَ فِی الْخَیْلِ السَّائِمَۃِ اَلْبَتَّۃَ وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ لِقَوْلِهِمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ الْحَقُّ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ اور امام زفرؒ بہی اسیطرف گئے ہین اور باقی اہل علم نے اور انہین امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ بہی ہین ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ باہر چرنیوالے گھوڑون مین زکوۃ واجب نہین اور پہلی حدیث کا جواب دیا ہی کہ یہہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین فرمایا کہ اور حق اللہ کو نہ بہولے سو ممکن ہی کہ حق سے اس جگہ حق ماسوی زکوۃ مراد ہو فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَرِیْکُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکٰوۃِ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَۃَ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ ترجمہ چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہی کہ اموال مین ماسوی زکوۃ بہی حق اللہ ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوحمزہ سے وہ عامر سے وہ فاطمہ بنت قیس سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مال مین ماسوی زکوۃ بہی حق ہی پہر آپ نے یہہ آیت تلاوت کی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ الْاٰیَۃَ فَلَمَّا رَاَیْنَا الْمَالَ قَدْ جُعِلَ فِیْهِ حَقٌّ سِوَی الزَّکٰوۃِ احْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ الَّذِیْ ذَکَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَیْلِ هُوَ ذٰلِکَ الْحَقُّ اَیْضًا وَوَجْهٌ اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ الْاِبِلَ السَّائِمَۃَ اَیْضًا فَقَالَ فِیْهَا حَقٌّ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ الْحَقِّ مَا هُوَ فَقَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَۃُ دَلْوِهَا وَمَنِیْحَۃُ سَمِیْنِهَا ترجمہ پس جب ہم دیکہتے ہین کہ مال مین ماسوی زکوۃ بہی حق اللہ ہے تو پس محتمل ہی کہ گہوڑون کے درمیان جو حق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہی حق ہو ماسوی اس کے اس امر پر ایک اور دلیل بہی ہی وہ یہہ کہ حدیث ابی ہریرہ گہرمین بندہے ہوئے گہوڑون کے متعلق وارد ہوئی ہی نہ باہر چرنے والے گہوڑوں مین تیسری دلیل یہہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے باہر چرنیوالے اونٹون کے متعلق فرمایا ہی کہ ان مین حق ہے عرض کیا گیا کیا حق فرمایا کہ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُذَیْفَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی جو اوپر بیان کیا گیا فَلَمَّا کَانَ فِی الْاِبِلِ اَیْضًا فِیْهَا حَقٌّ غَیْرُ الزَّکٰوۃِ احْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ الْخَیْلُ وَاَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِمَّا رَوَیْنَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَا حُجَّۃَ لَهُمْ فِیْهِ اَیْضًا عِنْدَنَا لِاَنَّ عُمَرَ لَمْ یَاْخُذْ ذٰلِکَ مِنْهُمْ عَلٰی اَنَّهٗ وَاجِبٌ عَلَیْهِمْ وَقَدْ بَیَّنَ السَّبَبَ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ اَخَذَ ذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض حَارِثَۃُ بْنُ مُضَرِّبٍ ترجمہ پس جب اونٹوں مین بہی ماسوی زکوۃ کے حق ہی تو محتمل ہوا کہ یہی حق گہوڑون میں بہی ہو اور وہ جو حدیث عمر فاروق سے قائلین قول اول نے استدلال کیا ہی اس حدیث مین بہی اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ نسل کی گہوڑون مین زکوۃ واجب ہے

ف وَجْهٌ اُخْرٰی اَنَّ الزَّکٰوۃَ فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اِنَّمَا هُوَ فِی الْخَیْلِ الْمُرْتَبِطَۃِ لَا فِی الْخَیْلِ السَّائِمَۃِ

ف اسکے نر کا جست کرانا اور اسکے ڈول عاریتاً دینا اور شیردار موٹی اونٹنی کو (فقیر کو) دینا کہ دودہ پیکر واپس کرے

کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے نے وجوب کے طور پر گھوڑوں کی زکوۃ وصول نہیں کی چنانچہ حارثہ بن مضرب نے اس امر کو بیان کردیا ہے

۵۹ **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن القسم المعروف بسحيم الحراني قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن حارثة بن مضرب قال حججت مع عمر بن الخطاب رض فاتاه اشراف من اشراف اهل الشام فقالوا يا امير المؤمنين انا قد اصبنا دواب و اموالا فخذ من اموالنا صدقة تطهرنا بها وتكون لنا زكوة فقال هذا شئ لم يفعله اللذان كانا قبلي ولكن انتظر وحتى اسأل المسلمين فسأل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم علي بن ابي طالب فقالوا احسن وعلي رض ساكت لم يتكلم معهم فقال مالك يا ابا الحسن لا تتكلم قال قد اشاروا عليك ولا بأس بما قالوا ان لم يكن امرا واجبا ولا جزية راتبة يؤخذون بها قال فاخذ من كل عبد عشرة ومن كل فرس عشرة ومن كل هجين ثمانية ومن كل برذون او بغل خمسة دراهم في السنة ورزقهم كل شهر للفرس عشرة دراهم والهجين ثمانية والبغل خمسة خمسة والمملوك جريبين كل شهر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن القاسم المعروف بسحیم الحرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہین حارثہ بن مضرب سے کہا مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ حج کرنے گیا تو ملک شام کے کئی ایک شرفا آپکی خدمت مین آئی اور عرض کیا ای امیر المومنین ہمین بہت سے جانور اور اموال ملے ہین سو آپ ہم سے اون کی زکوۃ لے لیا کیجیے آپ نے فرمایا یہ وہ کام ہی جو مجھ سی پہلے اون دونون یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض نے نہین کیا سو تم ٹھہر جاؤ مین مسلمانون سی مشورہ لیکر اس کا جواب دونگا غرض آپنے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے انہین مین حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ بھی تھے دریافت کیا تو اونہوں نے کہا (کہ جب وہ خود دیتے ہین تو لے لیجئے) حضرت علی رض خاموش تھے آپنے کہا ابو الحسن تم کیوں نہین بولتے آپنے کہا ان سب نے رائے دیدی جو کچھ یہ کہتی ہین اس مین کوئی حرج نہین تا وقتیکہ یہ صدقہ فرض و واجب و جزیہ سمجھکر نہ لیا جائے چنانچہ آپنے فی غلام اور فی گراں دس درہم اور فی یابو آٹھہ درہم اور فی بردون (عجمی گھوڑا) اور خچر پانچ درہم سالانہ لئے اور فی گھوڑا دس درہم یا فی ٹٹو آٹھہ درہم فی خچر پانچ درہم اور فی غلام دو جریب ماہوار اون کا روزینہ مقرر کیا **فدل** هذا الحديث على ان ما اخذ منهم عمر رض من اجله ما كان اخذ منهم في ذلك انه لم يكن زكوة ولكنها صدقة غير زكوة وقد قال لهم عمر رض ان هذا لم يفعله اللذان كانا قبلي يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر رض فدل ذلك على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر رض لم يأخذا انما كان يحضرتهما من الخيل صدقة ولم ينكر على عمر ما قال من ذلك احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ودل قول علي رض لعمر بعد اشاروا عليك ان لم يكن جزية راتبة وخراجا واجبا وقبول عمر ذلك منه ان عمر انما كان اخذ منهم بسوالهم اياه ان يأخذه منهم فيصيرنه في سبيل قات وان لهم منع ذلك منه متى احبوا ثم سلك عمر بالعبيد ايضا في ذلك مسلك الخيل ولم يكن ذلك بدليل على ان العبيد الذين لغير التجارة يجب فيهم صدقة وانما كان ذلك على التبرع من مواليهم باعطاء ذلك **وقد** روي عن علي رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال عفوت لكم عن صدقة الخيل والرقيق **ترجمہ** پس یہ حدیث دلالت رکھتی ہی کہ یہ جو کچھ آپنے اون سے وصول کیا تو زکوۃ کی مد مین نہیں بلکہ صدقات تطوع کے طور پر لیا کیونکہ آپنے پہلے ہی اون سے کہدیا تہا کہ یہ وہ کام ہے جو مجھ سے پہلے اون دونون یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض نے نہین لیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض نے گھوڑوں کی زکوۃ نہین لی اور حضرت عمر فاروق رض کے اس قول سے کسی نے تعرض ہی نہین کیا حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول یہی دلالت کرتا ہی کہ یہ صدقہ بطور خراج و جزیہ کے نہین کیا گیا بلکہ حضرت عمر فاروق رض نے شرفائے شام کی

حسب فرمائش بطور صدقات لیا اور اسی سے آپ نے غلاموں پر بھی صدقہ لیا حالانکہ زکوٰۃ تجارت کے غلاموں کی فرض ہے نہ خدمت کے غلاموں کی اسکے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے تمہارے لئے گہوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِىْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ چنانچہ بیان کی ہم سے فہد نے یہی حدیث کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ وَشَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان اور شریک نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحٰق سے وہ حارث سے وہ علی رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِىْ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن اسحٰق بن ابی عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن طہمان نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحٰق سے وہ حارث سے وہ علی رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے فَذٰلِكَ اَيْضًا يَنْفِىْ اَنْ يَكُوْنَ فِى الْخَيْلِ صَدَقَةٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَرَنَ مَعَ ذٰلِكَ الرَّقِيْقَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ لَا يَنْفِىْ اَنْ تَكُوْنَ الصَّدَقَةُ وَاجِبَةً فِى الرَّقِيْقِ اِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْفِىْ ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ الزَّكٰوةُ وَاجِبَةً فِى الْخَيْلِ اِذَا كَانَتْ سَائِمَةً وَكَمَا كَانَ قَوْلُهٗ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ اِنَّمَا هُوَ عَلَى الرَّقِيْقِ لِلْخِدْمَةِ خَاصَّةً فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى خَيْلِ الرُّكُوْبِ خَاصَّةً قِيْلَ لَهٗ هٰذَا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْتَ وَاِذَا بَطَلَ اَنْ يَنْتَفِىَ الزَّكٰوةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ انْتَفَتْ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهٗ مِمَّا فِىْ حَدِيْثِ حَارِثَةَ لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِعُمَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى نَفْىِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا وَاِنْ كَانَتْ سَائِمَةً وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعْنَاهُ قَرِيْبٌ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض ترجمہ پس یہ حدیث بھی نفی کرتی ہی کہ گہوڑوں مین زکوٰۃ واجب ہو اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ اس حدیث مین گہوڑوں کے ساتھہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کا بھی ذکر کیا ہے اور تجارت کے غلاموں پر تو زکوٰۃ فرض ہے پس جب یہہ حدیث تجارت کے غلاموں کی زکوٰۃ کی نفی نہین کرتی تو چاہئے کہ اسیطرح باہر چرنیوالے گہوڑوں کی زکوٰۃ کی بھی نفی نکرے اور جس طرح اس حدیث سے خدمتی غلاموں کی زکوٰۃ معاف ہوئی اسیطرح گہوڑوں مین بھی خاص سواری کے گہوڑوں کی زکوٰۃ معاف ہو تو اسکا جواب دیا جائیگا کہ ہاں محتمل ہی کہ اس حدیث سے باہر چرنیوالے گہوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی نہ ہو جیسا کہ معترض کا بیان ہی لیکن اگر اس حدیث سے زکوٰۃ الخیل کی نفی نہ ہو تو حارثہ بن مضرب کی حدیث سے نفی ہوگی کیونکہ اوس مین حضرت علی رض کا قول مذکور ہی کہ شرفائے شام سے صدقہ خیول اگر بطور فرض واجب یا بطور جزیہ کے نہ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں پس حضرت علی رض کا یہہ قول خود دلالت رکھتا ہی کہ آپکے نزدیک یہہ حدیث زکوٰۃ الخیل کی نفی پر معمول تھی گرچہ وہ بالا حدیث انہیں الفاظ کے قریب ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ عَبْدِهٖ وَلَا فِىْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے کہا سنی میں نے سلیمان یسار سے وہ روایت کرتے ہیں عراک بن مالک سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مسلمان پر اوس کے غلام اور اوس کے گھوڑے میں زکوۃ نہیں ہے **حدثنا** ابن مرزوق
قال ثنا وهب وسعيد بن عامر قالا ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار عن سليمن عن عراك عن ابي هريرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور سعید بن عامر نے دونو
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ سلیمان سے وہ عراک سے وہ ابوہریرہؓ سے وہ نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے — **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن عبد الله بن دينار
فذكر باسناده مثله **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا**
صالح بن عبد الرحمن قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن عبد الله بن دينار فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی
ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ
بن دینار سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثني** محمد بن عيسى بن فليح قال ثنا ابو الاسود النضر
عبد الجبار عن سلمان قال احمد بن علي هو ابن بلال بن فليح عن عبد الله بن دينار فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث
بیان کی مجھ سے محمد بن عیسیٰ بن فلیح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود النضر بن عبدالجبار نے وہ روایت کرتے ہیں سلمان سے کہا
احمد بن علی یعنے ابن ہلال بن فلیح عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی
حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني اسامة بن زيد الليثي عن مكحول عن عراك فذكر باسناده مثله **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید اللیثی نے وہ روایت کرتے ہیں
مکحول سے وہ عراک سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد
بن زيد عن خثيم بن عراك عن ابيه فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں خثیم سے وہ عراک سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث
سابق کے بیان کی **فلما** لم يكن في شيء مما ذكرنا من هذه الآثار دليل على وجوب الزكوة في الخيل السائمة وكان فيها ما
ينفي الزكوة منها ثبت بتصحيح هذه الآثار قول الذين لا يرون فيها زكوة فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار **واما**
وجهه من طريق النظر فانا رأينا الذين يوجبون فيها الزكوة لا يوجبونها حتى تكون ذكورا واناثا يلتمس منها صاحبها
نسلها ولا يجب الزكوة في ذكورها خاصة ولا في اناثها خاصة وكانت الزكوات المتفق عليها في المواشي السائمة يجب
في الابل والبقر والغنم ذكورا كانت كلها او اناثا فلما سوى حكم الذكور خاصة في ذلك وحكم الاناث خاصة وحكم
الذكور والاناث وكانت الذكور من الخيل سائمة والاناث منها خاصة لا يجب فيها زكوة كان كذلك في النظر الاناث منه
والذكور اذا اجتمعت لا يجب فيها زكوة **وحجة** اخرى انا قد رأينا البغال والحمير لا زكوة فيها وان كانت سائمة والابل
والبقر والغنم فيها الزكوة اذا كانت سائمة وانما الاختلاف في الخيل فاردنا ان ننظر الى الصنفين هي به اشبه فنعطف
حكمه على حكمه فرأينا الخيل ذوات حوافر وكذلك الحمير والبغال هي ذوات حوافر ايضا وكانت المواشي من البقر

وَالْغَنَمِ وَالْاِبِلِ ذَوَاتَ اَخْفَافٍ فَلِ وَالْحَافِرِ بِذِی الْحَافِرِ اَشْبَهُ مِنْهُ بِذِی الْخُفِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنْ لَا زَكٰوةَ فِی الْخَيْلِ كَمَا لَا زَكٰوةَ فِی الْحَمِيْرِ وَالْبِغَالِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِی يُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ اِلَيْنَا وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

ترجمہ پس جبان آثار میں سے کوی اثر ہی زکوٰۃ الخیل کے وجوب پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اون میں سے بعض آثار زکوٰۃ الخیل کی نفی پر دلالت رکھتے ہیں توان آثار کی تصحیح معنے سوا نہیں لوگوں کا قول ثابت ہوا جو گھوڑوں کی زکوٰۃ کے قائل نہیں یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ گھوڑوں کے درمیان زکوٰۃ واجب جانتے ہیں تووہ وجوب زکوٰۃ کے لئے یہہ شرط لگاتے ہیں کہ نسل کے لئے جو گھوڑے رکھے گئے ہوں اون میں ذکور واناث دونوں ہوں اور اگر صرف گھوڑی یا صرف گھوڑے ہوں تو اون میں زکوٰۃ واجب نہیں حالانکہ دیگر مویشی میں یہہ شرط باتفاق نہیں ہے بلکہ اونٹ گائے بکری باہر چرنیوالے خواہ نر ہوں یا مادہ ہر ایک میں زکوٰۃ واجب ہے پس جب دیگر مویشی ملوکہ کا یکساں حکم ہے اور گھوڑوں میں جبکہ صرف نر یا صرف مادہ ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں تو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ جب نر مادہ دونوں ہوں تب ہی زکوٰۃ واجب نہ ہو جیساکہ صرف نر یا مادہ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں بطریق نظر وقیاس کے ایک اور دلیل گھوڑوں کی زکوٰۃ واجب نہ ہونیکی یہہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں خچروں اور گدہوں پر ہی زکوٰۃ واجب نہیں خواہ وہ باہر چرنیوالے ہوں اور اونٹ گائے اور بکری کی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ یہہ باہر چرنیوالے ہو جائیں اور اختلاف گھوڑوں کی زکوٰۃ میں ہی تو اب دیکھنا یہہ ہی کہ گھوڑوں کو ان دونوں قسموں میں سے کسکے ساتھہ مشابہت ہے تاکہ ہم ان کا حکم اوسی قسم کے ساتھہ معطوف کریں جس کے ساتھہ انہیں مشابہت ہی تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ گھوڑا سم والا جانور ہے اور اسیطرح گدہا خچر ہی سم رکھتا ہے اور باقی مویشی اونٹ گائے بکری وغیرہ کھر رکھتے ہیں پس گھوڑے کو مشابہت لدہے اور خچر کے ساتھہ ہے اور گدہے اور خچر پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لہذا گھوڑے پر بہی زکوٰۃ واجب نہیں ہی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کا قول ہے اور یہی قول ہمارے نزدیک پسندیدہ ہی سعید بن المسیب رح سے ہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَلَی الْبَرَاذِيْنِ صَدَقَةٌ فَقَالَ اَوَعَلَی الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے کہا میں نے سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے پوچھا کہ براذین میں بہی زکوٰۃ واجب ہے فرمایا کیا گھوڑوں پر بہی زکوٰۃ فرض ہے۔ ٭

بَابُ الزَّكٰوةِ هَلْ يَاْخُذُهَا الْاِمَامُ اَمْ لَا

کیا امام یعنے خلیفہ زکوٰۃ خود لے سکتا ہے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُحْشَرُوْا وَلَا تُعْشَرُوْا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ حسین سے وہ عثمان بن ابی العاص سے کہ وفد ثقیف جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپنے اون سے فرمایا کہ تم زکوٰۃ دینے کیلئے اپنے وطن سے باہر نہ نکلنا اور نہ عشر دینا (عشر وہ دسواں حصہ محصول کا ہے جو لوگ عرب اون سے لیا کرتے تہے) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِی زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ الْبَجَلِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ

اَحْمَدُ وَا اللّٰہَ اِذْ دَفَعَ عَنْکُمُ الْعُشُوْرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہین اسرائیل بن یونس سے وہ ابراہیم بن مہاجر البجلی سے وہ عمرو بن حریث سی وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاشر عرب اللہ تعالے کی حمد وثنا کرو کہ اوس نے تہمارے اوپر سے عشر اوٹھا دیا

۵۳ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ الْمُہَاجِرِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَہٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن مہاجر سے وہ ایک شخص سے وہ عمرو بن حریث سی وہ سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سی کہا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۵۴ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْحِمَّانِیُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلٰی اَہْلِ الذِّمَّۃِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد اور حمانی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے وہ روایت کرتے ہین عطا بن السائب سے وہ حرب بن عبید اللہ سے وہ ان کے نانا سے وہ اپنے والد سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں پر عشر واجب نہین بلکہ عشر اہل ذمہ پر ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَہَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْاِمَامَ لَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَّتَوَلّٰی عَلٰی اَخْذِ صَدَقَاتِہِمْ وَلٰکِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءُوْا اَدَّوْہَا اِلَی الْاِمَامِ فَتَوَلّٰی وَضْعَہَا فِیْ مَوَاضِعِہَا الَّتِیْ اَمَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہَا وَاِنْ شَاءُوْا فَرَّقُوْہَا فِیْ تِلْکَ الْمَوَاضِعِ وَلَیْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّاْخُذَہَا مِنْہُمْ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِہٰذِہِ الْاٰثَارِ الَّتِیْ رَوَیْنَاہَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ؓ۔

بیان المسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ خلیفہ کو حق نہین کہ مسلمانون پر صدقات وصول کرنے کیلئے عامل مقرر کرے ہان مسلمانون کو اختیار ہے کہ وہ مال خواہ خلیفہ کے حوالہ کرین اور خواہ خود مستحقین کے درمیان تقسیم کرین خلیفہ کو حق نہین کہ وہ بلا اون کی مرضی اون سے زکوٰۃ وصول کرے اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور اس حدیث سی جو عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی گئی ہی

۵۵ حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَکَانَ عُمَرُ یَعْشُرُ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ لَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن مسلم سے وہ مسلم بن یسار سے کہا مین نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے پوچھا کہ حضرت عمر فاروق مسلمانون سی عشر لیا کرتے تہی فرمایا نہین وَخَالَفَہُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْاِمَامِ اَنْ یُّوَلِّیَ اَصْحَابَ الْاَمْوَالِ صَدَقَاتِ اَمْوَالِہِمْ حَتّٰی یَضَعُوْہَا مَوَاضِعَہَا وَلِلْاِمَامِ اَیْضًا اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْہَا مُصَدِّقِیْنَ حَتّٰی یَعْشُرُوْہَا وَیَاْخُذُوا الزَّکٰوۃَ مِنْہَا وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلٰی اَہْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لَہُمْ اَنَّ الْعُشْرَ الَّذِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَہٗ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ ہُوَ الْعُشْرُ الَّذِیْ کَانَ یُؤْخَذُ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَہُوَ خِلَافُ الزَّکٰوۃِ وَکَانُوْا یُسَمُّوْنَہُ الْمَکْسَ ترجمہ اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ کو اختیار ہی چاہے خود اہل اموال کو اموال صدقات کا متولی بنا دی کہ وہ اوسے اوسکے موقع پر خرچ کرین اور چاہے اہل اموال (مسلم ہو یا غیر مسلم) کے صدقات پر عامل مقرر کری کہ وہ اہل اموال سی صدقات وعشر وصول کرین

٥٦ جب وہ مکس (ٹیکس) محصول چنگی کا محصول کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ وَهُوَ الَّذِي رَوَى عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ
يَعْنِي عَاشِرًا ترجمہ یہی وہ مکس ہے جو حق کے متعلق عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت
کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم نے وہ
روایت کرتے ہین محمد بن اسحق سے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ عبد الرحمن بن شماسہ سے وہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صاحب مکس یعنے عشر لینے والا جنت مین داخل نہین ہوگا۔ فَهٰذَا هُوَ الْعُشْرُ الْمَرْفُوعُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ
وَأَمَّا الزَّكٰوةُ فَلَا ترجمہ پس یہی عشر (یعنے محصول) مسلمانون سے اوٹھایا گیا کہ خلیفہ اون سے وصول نکرے اور زکوٰۃ نہین اوٹھائی گئی
٥٧ (پس خلیفہ کو حق ہی کہ عامل مقرر کرکے اون سے زکوٰۃ وصول کرے) وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا
الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَخْوَالِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَّمَهُ الْإِسْلَامَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا يَأْخُذُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كُلَّ الْإِسْلَامِ قَدْ عَلَّمْتَهُ
إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأَعْشُرُ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُعْشَرُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى ترجمہ چنانچہ اس حدیث
سے بہی یہی امر ظاہر ہوتا ہے جو بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے
وہ روایت کرتے ہین عطا ابن السائب سے وہ حرب بن عبید اللہ سے وہ اپنے ایک ماموں سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہیں
صدقات پر عامل مقرر کیا اور اونہین تعلیم اسلام کی اور بتلایا کہ وہ مسلمانون کے ساتھہ کیا معاملہ کرین اونہون نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپنے ہمہے کل ضروریات اسلام کی تعلیم کی مگر صدقہ کے متعلق کچھہ نہین فرمایا تو کیا مین مسلمانون سے عشر ہی لیا کروں فرمایا نہین
عشر یہود و نصاری پر ہے فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَعْشُرَ
الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ لَهُ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعُشُورَ الْمَرْفُوعَةَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ هِيَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ
ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ آپنے انہین صدقات زکوۃ پر مقرر کیا تہا اور عشر سے منع کیا تہا کہ مسلمانون سے نہ لین اور فرمایا کہ عشر یہود
٥٨ نصاری پر ہے پس اس حدیث سے بہی معلوم ہوا کہ عشر ماسوی زکوۃ تہا وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ نَصْرٍ حَدَّثَنَا
قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ خَالٍ لَهُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ أَعْشُرُهُنَّ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى وَ
لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ترجمہ یہی حسین بن نصر کی حدیث سے بہی ظاہر ہوتا ہے حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
فریابی نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عطا بن السائب سے وہ حرب بن عبید اللہ الثقفی سے وہ اپنی ماموں سے جو بکر بن
وائل کے قبیلہ سے تہی کہا مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور مین نے آپ سے اونٹ بکری کا عشر لینے کی متعلق دریافت کیا
فرمایا عشور یہود و نصاری پر ہے مسلمانون پر نہین فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْعُشْرَ الَّذِي لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْمَأْخُوذَ مِنَ الْيَهُودِ وَ
النَّصَارٰى هُوَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ لِأَنَّ مَا يُؤْخَذُ مِنَ النَّصَارٰى وَالْيَهُودِ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ حَقٌّ لِلْمُسْلِمِينَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ كَالْجِزْيَةِ
الْوَاجِبَةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ وَالزَّكٰوةُ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهَا إِنَّمَا تُؤْخَذُ لِطَهَارَةٍ لِرَبِّهَا وَهُوَ يُثَابُ عَلٰى أَدَائِهَا وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى

... عشر یہود نصاری پر ہے مسلمانون
پر نہین اور کہ وہ خلاف زکوۃ ہے کیونکہ جو عشر یہود و نصاری سے لیا ہے اور جزیہ کی طرح اون پر واجب الادا ہے اور وہ مسلمانون کا حق ہے
اور زکوۃ اوس کے برخلاف ہے کیونکہ وہ صاحب مال سے تطہیر مال کیلئے لی جاتی ہے اور صاحب مال اوس کے ادا کرنے پر ثواب و ماجور ہے بخلاف
یہود و نصاری کے کہ ادائے عشر سے نہ اون کے مال کی تطہیر مقصود ہے اور نہ وہ اوس پر ثواب و ماجور رہے ہین اس لئے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ و سلم نے مسلمانون کے اوپر سے وہ شئی اوٹھا دی جس مین اجر و ثواب نہین اور یہود و نصاری پر مقرر کی **حدثنا** ابو بکرۃ و
ابراھیم بن مرزوق قالا ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابی ذئب عن عبد الرحمن بن مھران ان عمر بن عبد العزیز کتب
الی ایوب بن شرحبیل ان خذ من المسلمین من کل اربعین دینارا دینارا ومن اھل الکتاب من کل عشرین
دینارا دینارا اذا کانوا یدیرونھا ثم لا تاخذ منھم شیئا حتی راس الحول فانی سمعت ذلک ممن سمع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ذلک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن مہران سے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایوب بن
شرحبیل کو لکھا کہ مسلمانون سے فی چالیس دینار ایک ایک دینار اور اہل کتاب سے فی بیس دینار ایک ایک دینار سالانہ لیا کرو جبکہ وہ خود
ادا کردین پہر سال بہر تک اون سے کچھہ نہ لوکیوں کہ مین نے اون لوگون سے جنہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ایسا ہی
سنا ہے **ففی** ھذا الحدیث امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المصدقین ان یاخذوا من اموال المسلمین ما ذکرنا
ومن اموال اھل الذمۃ ما وصفنا **وقد** روی عن عمر بن الخطاب ما قد وافق ھذا **ترجمہ** پس اس حدیث مین یہی ہی
ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے زکوۃ لینے اور اہل کتاب سے عشر لینے کا حکم فرمایا ایسا ہی حضرت عمر فاروق رضی
اللہ تعالے عنہ سے ہی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابو بشر الرقی قال ثنا معاذ بن معاذ العنبری عن ابن عون عن انس بن
سیرین قال ارسل الی انس بن مالک رض فابطات علیہ ثم ارسل الی فاتیتہ فقال ان کنت اری انی لو امرتک ان تعض
علی حجر کذا وکذا ابتغاء مرضاتی لفعلت اخترت لک عملا فکرھتہ ا واکتب لک سنۃ عمر رض قال قلت اکتب لی سنۃ عمر رض قال
فکتب خذ من المسلمین من کل اربعین درھما درھما ومن اھل الذمۃ من کل عشرین درھما درھما وممن لا ذمۃ لہ من
کل عشرۃ دراھم درھما قال قلت من لا ذمۃ لہ قال الروم کانوا یقدمون من الشام **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو
بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاذ بن معاذ العنبری نے وہ روایت کرتے ہین ابن عون سے وہ انس بن سیرین سے کہا انس بن
مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے میری پاس آدمی بہیجا مجھے کچہہ دیر ہوی تو دوبارہ آدمی آیا جب مین آیا تو اونہون نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر مین تم سی
کہون کہ پتہر منہ سی چباؤ تو چبانے لگوگے اس لئے مین نے چاہا تہا کہ مین تم کو کسی کام پر مقرر کردون سو تم نے پسند نہین کیا اب اگر کہو تو مین
تمہین سنت عمر رض لکہدون مین نے کہا ہان لکہہ دیجئی کہا حضرت عمر فاروق رض نے لکہا کہ مسلمانون سے فی چالیس درہم ایک ایک درہم اور ذمیوں
غیر ذمیون سے فی دس درہم ایک ایک درہم لیا کرو مین نے پوچہا غیر ذمی کون لوگ ہین کہا رومی لوگ جو شام سے اس طرف آتے ہین
فلما فعل عمر رض ھذا بحضرۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ علیہ منھم احد منکر **کان** ذلک حجۃ
واجماعا منھم علیہ فھذا وجہ ھذا الباب من طریق الآثار واما وجھہ من طریق النظر فانا قد رأیناھم انھم لا یختلفون
ان للامام ان یبعث الی ارباب المواشی السائمۃ حتی یاخذ منھم صدقۃ مواشیھم اذا وجبت فیھا الصدقۃ وکذلک

...المسلمين ... النظر على ذلك
أن يكون بقية الأموال أن الذهب والفضة وأموال التجارات كذلك **فأما** معنى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليس على المسلمين عشور إنما العشور على اليهود والنصارى فعلى ما قد فسرته فيما تقدم من هذا الباب وقد سمعت
أبا بكرة يحكي ذلك عن أبي عمر الضرير وهذا كله قول أبي حنيفة رح وأبي يوسف رح ومحمد رح **وقد** روي عن يحيى بن آدم
في تفسير قول النبي صلى الله عليه وسلم ليس على المسلمين عشور إنما العشور على اليهود والنصارى معنى غير المعنى
الذي ذكرناه وذلك أنه قال إن المسلمين لا يجب عليهم بمرورهم على العاشر في أموالهم ما لم يكن واجبا عليهم لو لم
يمروا بها عليه لأن عليهم الزكوة على أي حال كانوا عليها واليهود والنصارى لو لم يمروا بأموالهم على العاشر لم يجب
عليهم فيها شيء فالذي رفع عن المسلمين هو الذي يوجبه المرور بالمال على العاشر ولم يرفع ذلك عن اليهود والنصارى

ترجمہ پس جب حضرت عمر فاروق رض نے بہ بحضور اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لکھا اور کسی نے انکا انکار نہین کیا تو یہہ اجماع اور حجت ہوا پس خلیفہ کو جو عشر لینے کا حق ہے وہ یہی عشر ہے جو غیر مسلمون پر مقرر کیا گیا ہے یہہ بیان ہی اس باب کا بطریق آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ اس امر مین کسی کو اختلاف نہین کہ خلیفہ کو حق ہی کہ وہ باہر چرنیوالے مویشی والونکی پاس عامل بھیجکر مویشی کی زکوۃ وصول کرے جبکہ زکوۃ ان پر واجب ادا ہوا اسیطرح اثمار کی زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھی عامل بھیج سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور کسی مسلمان کو حق نہین کہ اس زکوۃ سے انکار کرے پس اس قیاس پر باقی مال تجارت کو بھی سمجھنا چاہیئے خواہ نقدی ہو یا جنس اب رہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول لیس علے المسلمین عشور کے معنے سو ہم اوپر بیان کر چکے ہین (کہ عشر مسلمانون پر نہین بلکہ اہل کتاب پر ہے) چنانچہ مین نے اپنے شیخ ابو بکرہ کو بیان کرتے سنا کہ ابو عمر ہی یہی کہتے تھے کہ عشر مسلمانون پر نہین بلکہ غیر مسلمون پر ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے یحیے بن آدم رح سے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لیس علے المسلمین عشور کے ایک اور معنے روایت کئے گئے ہین وہ یہہ کہ مسلمان اگر عاشر (عشر لینے والے) کے پاس سے گذرین تب بھی ان پر عشر واجب نہین ہوتا کیونکہ ان پر بہر حال زکوۃ واجب ہے اسیطرح اہل یہود و نصارے اگر عاشر کے پاس سے اپنا مال لیکر نگذرین تو ان پر بھی عشر واجب نہین ورنہ واجب ہے لہذا عشر عاشر کے پاس سے گذرنے سے واجب ہوتا ہے تو جو چیز عاشر کے پاس سے گذرنے سے واجب ہوتی ہے مسلمانون سے اوٹھا دیگئی اور اہل کتاب سے نہین ۔

بَابُ ذَوَاتِ الْعَوَارِ هَلْ تُؤْخَذُ فِي صَدَقَاتِ الْمَوَاشِي أَمْ لَا

کیا عیب دار جانور زکوۃ مین لینا جائز ہے یا نہین ۔

حدثنا أحمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال ثنا ابن عيينة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت بعث النبي صلى الله عليه وسلم مصدقا في أول الإسلام فقال خذ الشارف والبكر وذوات العيب ولا تأخذ حزرات الناس قال هشام أرى ذلك ليستألفهم ثم جرت السنة بعد ذلك ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ابتدا اسلام مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مصدق (صدقہ وصول کرنے والے) کو بھیجا تو اوس سے فرمایا کہ صدقہ مین بڈھی اور جوان اور عیبدار و عیبدار جانور سب لیلو

اور پے ہوی جانور مت کو ہشام بیان کرتے ہین کہ ... بیان ...

۵۲ یہی سنت جاری ہوی **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب قال ثنا وکیع عن ہشام عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قال** ابو جعفر فذہب قوم الی تقلید ہذا الخبر وقالوا ہکذا ینبغی للمصدق ان یاخذ **وخالفہم** فی ذلک آخرون فقالوا لا یاخذ فی الصدقات ذات عیب وانما یاخذ عدلا من المال

بیان المسئلۃ

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے اور کہا ہے کہ مصدق کو اسی طرح بڈہا عیب دار ہر قسم کا جانور لینا چاہیے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا اور فرمایا ہے کہ مصدق کو بڈہا عیب دار جانور نہین لینا چاہیے بلکہ متوسط درجہ کا نہ ادنی ہو نہ اعلے **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی ابی عن ثمامۃ بن عبد اللہ عن انس ان ابا بکر الصدیق رض لما استخلف وجہ انس بن مالک رض الی البحرین فکتب لہ ہذا الکتاب ہذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ عز وجل بہا رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلہا من المؤمنین علی وجہہا فلیعطہا ومن سأل فوقہا فلا یعطہ فذکر فرائض الصدقۃ وقال لا یوخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الغنم **ترجمہ** باقی اہل علم نے اس حدیث سے اختلاف کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میری والد نے وہ روایت کرتے ہین ثمامہ بن عبد اللہ سے وہ انس رض سے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رض خلیفہ کئے گئے تو آپنے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کو بحرین کا عامل بنا کر بہیجا تو زکوۃ کے متعلق کے آپنے اونہین لکہکر دیا کہ یہہ یعنی زکوۃ ایک فریضہ ہی فرائض اسلام سے جس کا اللہ عز وجل نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا سو یہہ آپنے زکوۃ مسلمانون پر فرض کی (یعنے انواع واقسام اموال سے اوس کی مقدارین معین مقرر فرما دیئن کہ ہر قسم کے مال کی کتنی زکوۃ دینی چاہیے) سو جو مصدق اسی طریقہ کے ساتہہ مسلمانون سے زکوۃ مانگے تو اونہین چاہیے کہ اوسکے حوالہ کر دین اور جو اوس سے زیادہ مانگے تو اونہین چاہیے کہ زکوۃ اوسکے حوالہ نکرین اُسکے بعد آپنے مقادیر زکوۃ بیان کرتے ہوئے یہہ بہی لکہا کہ زکوۃ مین بڈہا جانور نہ لیا جائے نہ عیب دار جانور لیا جائے اور نہ بکرا لیا جائے (یعنے جبکہ ریوڑ مین بکرین ہی بکریں ہون) **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا

۵۴ الحکم بن موسی قال ثنا یحیی بن حمزۃ قال ثنا سلیمن بن داؤد قال حدثنی الزہری عن ابی بکر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب کتابا الی اہل الیمن فیہ الفرائض والسنن فکتب فیہ لا یوخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الغنم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے وہ روایت کرتے ہین ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ اونکے جد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو فرائض زکوۃ (یعنے مقادیر زکوۃ) لکہکر بہیجے تو اوس مین یہہ بہی تحریر فرمایا کہ زکوۃ مین بڈہا عیب دار جانور اور بکرا نہ لیا جائے **فہذا** کانت کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر رض وعمر رض تجری من بعدہ وکتب علی رض بعد ذلک فدل ما ذکرنا علی نسخ ما فی حدیث عائشۃ الذی بدأنا بذکرہ فی ہذا الباب وفیہ ایضا ما یدل علی تقدیمہ بما رویناہ بعدہ وہو قول عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث مصدقا فی صدر الاسلام فامرہ بذلک ونسخ ذلک بما ذکرنا فی کتاب عمرو بن حزم وہذا

کلہ قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ ترجمہ پس صدقات کے متعلق یہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضہ کی تحریر تھی جس پر آپ کا عملدرآمد ہوا پھر خلفاء ثلثہ کے بعد حضرت علی رضہ نے یہی تحریر کیا پس معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ حدیث جو شروع باب میں بیان کی گئی منسوخ ہے کیونکہ اوس پر عملدرآمد ابتداء اسلام میں کیا گیا تھا وبس چنانچہ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے بیان کیا ہے کہ ابتداء اسلام میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا الخ اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ

زمین سے جو کچھ پیدا وار ہوتی ہے اس کی زکوٰۃ یعنی عشر کا بیان

۵۱ حدثنا حسین بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان الثوری عن عمرو بن یحییٰ المازنی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق پانچ ذود اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۵۲ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا ھمام عن یحییٰ بن سعید عن عمرو بن یحییٰ فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ عمرو بن یحییٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قال انا یحییٰ بن سعید عن عمرو فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی مجھکو یحییٰ بن سعید وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن یحییٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۴ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم ومالک وسفیان الثوری وعبد اللہ بن عمر ان عمرو بن یحییٰ حدثھم فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یحییٰ ابن عبد اللہ بن سالم مالک سفیان ثوری اور عبد اللہ بن عمر نے کہ ان چاروں سے حدیث بیان کی عمرو بن یحییٰ نے اپنی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۵ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا محمد بن المنھال قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا روح بن القاسم عن عمرو بن یحییٰ فذکر باسنادہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن القاسم نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن یحییٰ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۶ حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا سفیان عن اسمٰعیل بن امیۃ عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن یحییٰ بن عمارۃ عن ابی سعید عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں اسمٰعیل بن امیہ سے وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ یحییٰ بن عمارہ سے وہ ابو سعید الخدری رضہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۷ حدثنا یونس قال انا ابن وھب

اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَۃَ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ المازنی سے وہ اپنے والد سے وہ ابو سعید خدری رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۸ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَۃَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الزَّرْعِ اَوِ الْکَرْمِ حَتّٰی یَکُوْنَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ وَّلَا فِی الرِّقَّۃِ حَتّٰی تَبْلُغَ مِائَتَیْ دِرْہَمٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاشتکاری کی کسی چیز میں سے اور انگور میں سے پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں

۵۹ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں

۶۰ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَی الْاَشْیَبُ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ لَیْثِ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ وَّلَا خَمْسِ اَوَاقٍ وَّلَا خَمْسَۃِ اَوْسَاقٍ صَدَقَۃٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن موسی الاشیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے وہ روایت کرتے ہیں لیث بن ابی سلیم سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اونٹوں سے پانچ اوقیہ در پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں

۶۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۶۲ حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ ترجمہ حدیث بیان ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ ایوب بن موسے سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے مثل حدیث سابق کے مگر حدیث مرفوع نہیں کی

۶۳ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُہَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے وہ روایت کرتے ہیں معمر سے وہ سہیل بن ابی صالح سے وہ ابو ہریرہ رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۶۴ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّہْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَہْلِ الْیَمَنِ بِکِتَابٍ فِیْہِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ فَکَتَبَ فِیْہِ مَا سَقَتِ السَّمَاءُ اَوْ کَانَ سَیْحًا اَوْ بَعْلًا فَفِیْہِ الْعُشْرُ اِذَا بَلَغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ وَمَا سُقِیَ بِالرِّشَاءِ اَوْ بِالدَّالِیَۃِ فَفِیْہِ نِصْفُ الْعُشْرِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن موسے نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان بن داؤد سے کہا حدیث بیان کی مجھسے زہری نے وہ روایت کرتے
ہین ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو فرائض وسنن
زکوۃ لکھکر بھیجے اس مین آپنے یہہ بھی تحریر فرمایا کہ جن چیزون کی پیداوار آسمان کے پانی سے ہو یا آب جاری سے یا قریب کے پانی کی ان مین
پورا عشر ہے جبکہ وہ پانچ وسق کی مقدار کو پہنچین اور جن کی پیداوار چرسے کے ذریعہ ہو اون مین نصف عشر ہے جبکہ وہ پانچ وسق کی مقدار
کو پہنچین۔ **قَالَ** اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا لَا تَجِبُ الصَّدَقَةُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ
وَالزَّبِيْبِ حَتّٰى يَكُوْنَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَكَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْاَرْضُ مِثْلَ الْحِمَّصِ وَالْعَدَسِ وَالْمَاشِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْ
شَيْءٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذَا الْمِقْدَارَ اَيْضًا **وَمِمَّنْ** ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْيُوْسُفَ رحمہ وَمُحَمَّدٌ رحمہ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ **وَخَالَفَهُمْ**
فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَاَوْجَبُوْا الصَّدَقَةَ فِيْ قَلِيْلِ ذٰلِكَ اَوْ كَثِيْرِهٖ

بیان المسئلۃ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ انہین آثار کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ گندم۔ جو کھجورا اور زبیب مین پانچ وسق سے کم
مین زکوۃ واجب نہین یہی حکم ہر ایک اوس چیز کا ہے جس کی پیداوار زمین سے ہوتی ہے مثلاً چنا مسور ماش وغیرہ پس یہہ تمام چیزین
جبتک پانچ وسق کی مقدار کو نہ پہنچین تو ان مین سے کسی مین زکوۃ واجب نہین چنانچہ امام ابویوسف رحمہ امام محمد رحمہ اور اہل مدینہ اسی
طرف گئے ہین اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان چیزون مین زکوۃ واجب ہے خواہ یہہ چیزین قلیل ہون یا کثیر۔

۱۵ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ
اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمِمَّا
سُقِيَ بِالدَّالِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** اونہون نے احتجاج ان حدیثون سے کیا ہی حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن ابی النجود نے وہ روایت کرتے ہین ابووائل
سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو آپنے مجھے حکم کیا
کہ جس چیز کی آسمان کے پانی سے پیداوار ہو اوس سے پورا عشر لو اور جس کی پیداوار زمین کو پانی پلانے سے ہو اوس سے نصف عشر ہے۔

۱۶ **حَدَّثَنَا** اِبْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالحمید بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے
پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ۱۷
قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشُوْرُ وَ
فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشُوْرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدالرحمن بن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے
چچا عبداللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہا رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی پیداوار آسمان کے پانی سے ہو اوس مین پورا عشر ہے اور جس کی پیداوار اونٹنی کے ذریعہ
پانی پلا کر ہو اوس مین سے نصف عشر **حَدَّثَنَا** الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ ۱۸
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا
يُسْقٰى بِالسَّمَاءِ الْعُشُوْرَ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّاضِحِ نِصْفُ الْعُشُوْرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوالاسود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے

جن چیزون پیداوار نہر کے پانی ہو یا چشمون کے پانی سے یا کیاریون کے پانی یا آسمان کے پانی سے ان سب مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پورا عشر مقرر کیا اور جن کی پیداوار اونٹون کے ذریعہ پانی پلانے سی ہو اون مین نصف عشر۔

۵۱۹ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے یونس بن یزید نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۵۲۰ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ یہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۵۲۱ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشُورِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمرو بن الحارث نے اون سے حدیث بیان کی ابو الزبیر نے اونہون نے سنی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جن چیزون کی پیداوار نہرون اور بارش کے پانی سے ہو اون مین پورا عشر اور جن کی پیداوار اونٹنی کے ذریعہ پانی پلانے سی ہو اون مین نصف عشر ہے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ مَا ذَكَرَ فِيهَا وَلَمْ يُقَدِّرْ فِي ذَلِكَ مِقْدَارًا فَفِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى وُجُوبِ الزَّكَوٰةِ فِي كُلِّ مَا خَرَجَ مِنَ الْأَرْضِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ مِمَّنْ يَذْهَبُ إِلَى قَوْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِنَّ هَذِهِ الْآثَارَ الَّتِي رَوَيْتَهَا فِي هَذَا الْفَصْلِ غَيْرُ مُضَادَّةٍ لِلْآثَارِ الَّتِي رَوَيْتَهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ الْأُولَى مُفَسَّرَةٌ وَهَذِهِ مُجْمَلَةٌ فَالْمُفَسَّرُ مِنْ ذَلِكَ أَوْلَى مِنَ الْمُجْمَلِ قِيلَ لَهُ هَذَا مُحَالٌ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ فِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّ ذَلِكَ الْوَاجِبَ مِنَ الْعُشْرِ أَوْ نِصْفِ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ أَوْ بِالْعُيُونِ أَوْ بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ فَكَانَ وَجْهُ الْكَلَامِ عَلَى كُلِّ مَا خَرَجَ مِمَّا سُقِيَ بِذَلِكَ وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَدَّ مَاعِزًا عِنْدَ مَا جَاءَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَمَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُنَيْسٍ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَجَعَلْتُمْ هَذَا دَلِيلًا عَلَى أَنَّ الْاعْتِبَارَ بِالْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً لِأَنَّ ذَلِكَ ظَاهِرُ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ تَجْعَلُوا حَدِيثَ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرَ قَاضِيًا عَلَى حَدِيثِ أُنَيْسٍ الْمُجْمَلِ فَيَكُونُ الْاعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ أُنَيْسٍ الْمُجْمَلِ هُوَ الْاعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرِ فَإِذَا كُنْتُمْ قَدْ فَعَلْتُمُوهُ هَذَا فِيمَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ فَعَلَ فِي أَحَادِيثِ الزَّكَوٰاتِ مَا وَصَفْنَا بَلْ حَدِيثُ أُنَيْسٍ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مَعْطُوفًا عَلَى حَدِيثِ مَاعِزٍ لِأَنَّهُ ذُكِرَ فِيهِ الْاعْتِرَافُ وَإِقْرَارُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَيْسَ هُوَ اعْتِرَافًا بِالزِّنَا الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ مُخَالِفِكُمْ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ فِي الزَّكَوٰةِ إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ إِيجَابِهَا فِيمَا سُقِيَ بِكَذَا أَوْ فِيمَا سُقِيَ بِكَذَا فَذَلِكَ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مُضَادًّا لِمَا فِيهِ ذِكْرُ الْأَوْسَاقِ مِنْ حَدِيثِ مَاعِزٍ وَقَدْ حَمَلَ حَدِيثَ مُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَذَهَبَ مِنْ مَعْنَاهُ إِلَى مَا وَصَفْنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمُجَاهِدٌ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون چیزون کے درمیان جن کی پیداوار اسمان کے پانی سے ہو ایک عشر مقرر کیا

اور مقدار کچھہ مقرر نہین کی تو یہہ دلالت رکھتا ہے کہ زمین کی پیداوار قلیل اور کثیر دونون مین زکوۃ یعنے عشر واجب ہے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ آثار اگلے آثار سے کچھہ اختلاف نہیں رکھتی کیونکہ یہہ آثار مجمل واقع ہوئے ہین اور وہ آثار ان کی تفسیر تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ نا ممکن ہے کہ یہہ آثار مجمل واقع ہوئے ہون کیونکہ ان آثار مین مطلقا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزون مین جن کی پیدا نہرون چشمون کے پانی اور یا چرسون کے ذریعہ پانی پہنچانے سے ہو ایک عشر یا نصف عشر مقرر فرمایا پس بنائے کلام زمین کی مطلق پیداوار پر ہوئی قلیل ہو یا کثیر اسکے علاوہ قائلین قول اول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ ماعز رضہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر چار دفعہ زنا کا اقرار کیا اور پہلے تو آپ نے اونہین لوٹا دیا اور پھر رجم کیا یہہ بھی قائلین قول روایت کرتے ہین کہ انیس کے لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح اسے اس عورت کے پاس لیجانا اگر وہ اعتراف کرے تو دونون کو رجم کر دینا پس قائلین قول اول حدیث انیس کو اس امر کی دلیل ٹھہراتے ہین کہ زنا کا صرف ایک دفعہ اقرار کر لینا وجوب حد کے لئے کافی ہے جیسا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فان اعترفت فارجمھا کہ اگر وہ بھی اعتراف کرے تو اس کو بھی رجم کر دینا سے ظاہر ہے حالانکہ حدیث انیس رض مجمل واقع ہوئی ہے اور حدیث ماعز رضہ اوس کی تفسیر لہذا حدیث انیس رض مین جو اعتراف مذکور ہے وہ اعتراف ہی جس کا حدیث ماعز مین ذکر ہوا اور وہ چار دفعہ اقرار کرنا ہے اور صرف ایک دفعہ اقرار کرنا وجوب حد کیلئے ہمارے لئے ناکافی اور غیر معتبر ہے پس جس طرح قائلین قول اول کے نزدیک حدیث ماعز حدیث انیس رض تفسیر واقع نہین ہوئی بلکہ دونون حدیثین اون کے نزدیک ایک دوسرے سے تضاد و تخالف رکھتی ہین تو اب چاہیئے کہ اون کے نزدیک حدیث ماعز اور حدیث انیس رض کی نسبت حدیث معاذ رض حدیث ابن عمر رض اور حدیث جابر رض اس باب کی اگلی حدیثون سے جن مین اوساق کا ذکر ہے بدرجہ اولی تضاد و تخالف رکھین کیونکہ حدیث معاذ رضہ حدیث ابن عمر رضہ اور حدیث جابر رضہ مین صرف اسی امر کا ذکر ہے کہ جن چیزون کی پیداوار آسمان کے اور نہرون اور چشمون کے پانی سے ہی اور ان مین قدر واجب ایک عشر ہے اور جن چیزونکی پیداوار چرسون وغیرہ کے ذریعہ پانی پہنچانے سے ہو اون مین قدر واجب نصف عشر ہے بہر کیف حدیث معاذ رضہ حدیث جابر رضہ اور حدیث ابن عمر رضہ ہمارے نزدیک اسی معنے پر محمول ہین جس کا ہم نے اوپر بیان کیا اسی معنے کیطرف امام نخعی اور مجاہد رحمہما بھی گئے ہین **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد ابن الاصبهاني قال انا شريك عن منصور عن ابراهيم قال في كل شيء اخرجت الارض الصدقة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید بن الاصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے فرمایا زمین کی کل پیداوار مین صدقہ واجب ہے

۵۲۲

حدثنا محمد بن حميد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا موسى بن اعين عن خصيف عن مجاهد قال سألته عن زكوة الطعام فقال فيما قل منه او كثر العشر ونصف العشر **والنظر** الصحيح ايضا يدل على ذلك وذلك انا رأينا الزكوات تجب في الاموال والمواشي في مقدار منها معلوم بعد وقت معلوم وهو الحول فكانت تلك الاشياء تجب بمقدار معلوم ووقت معلوم ثم رأينا ما تخرج الارض يؤخذ منه الزكوة في وقت ما تخرج ولا ينتظر به وقت فلما سقط ان يكون له وقت يجب فيه الزكوة بحلوله سقط ان يكون له مقدار يجب الزكوة فيه ببلوغه فيكون حكم المقدار والميقات في هذا سواء اذا سقط احدهما سقط الآخر كما كانا في الاموال التي ذكرنا سواء لما ثبت احدهما ثبت الآخر فهذا هو النظر وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اعین نے وہ روایت کرتے ہین خصیف سے وہ مجاہد سے کہا میں نے اون سے یعنے (مجاہد) سے پوچھا کہ کھانے پینے کی چیزون مین زکوۃ واجب ہے فرمایا ہان قلیل ہون یا کثیر اون مین ایک عشر یا نصف عشر واجب ہے۔

۵۲۳

اب رہا نظر و قیاس سو وہ بہی اس کی تائید کرتا ہے کہ مطلقاً ان چیزون مین زکوۃ واجب ہو خواہ یہہ چیزین قلیل ہون یا کثیر کیونکہ ہم دیکہتے ہین کہ دیگر اموال اور مویشی وغیرہ مین جسطرح نصاب مقرر ہے اسیطرح وقت بہی اور وہ ہی سال ہے کہ جب ان کے نصاب پر پورا ایک برس گذر جاتا ہی تو اوس کی زکوۃ واجب الادا ہوتی ہے اور زمین کی پیداوار مین سال کے گذرنے کا انتظار نہین کیا جاتا بلکہ جب پیداوار طیار ہوتی ہے تب ہی اس کی زکوۃ وصول کر لی جاتی ہے پس ان چیزون مین ادائے زکوۃ کے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہین کیا گیا تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ جس طرح زمین کی پیداوار سے تعین وقت ساقط ہوئی اسی طرح تعین نصاب بہی ساقط ہو تاکہ نصاب و وقت کا حکم یکسان ہو یعنے ایک کے ساقط ہونے سے دوسرا بہی ساقط ہو اور ایک کے ثبوت سے دوسرا بہی ثابت ہو جیسا کہ دیگر اموال اور مویشی مین وقت و نصاب دونون ثابت ہین یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْخَرْصِ

زکوۃ کے لیے زمین کی پیداوار مین اندازہ کرنیکا بیان

۵۱ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِي كَمْ هُوَ قَالَ نَافِعٌ فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى خَيْبَرَ يَهُودَ عَلٰى أَنَّهُمْ يَعْمَلُونَهَا وَيَزْرَعُونَهَا عَلٰى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ عَلٰى أَنْ نُقِرَّكُمْ فِيهَا مَا بَدَا لَنَا قَالَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَصَاحُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَرْصِهِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ أَنْتُمْ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَنَا نَخْرُصُهَا وَنُؤَدِّي إِلَيْكُمْ نِصْفَهَا فَقَالُوا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر الحنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین زمینین کرایہ پر دی جاتی تہین اس اجرت پر کہ جتنا کہیتی کے پانی پلانے والے کو ملتا اوتنا ہی مالک زمین کو بہی اور کچہہ بہوسہ بہی نہین ملتا تہا لیکن مجہے معلوم نہین کہ وہ کس قدر ہوتا تہا نافع بیان کرتے ہین کہ اسی اثنا مین رافع بن خدیج آگئے اور مین (اپنے والد) عبد اللہ بن عمر کے ساتہہ تہا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہود کو اس شرط پر دیدیا کہ وہ اوس مین کہیتی باڑی کرین اور کہیتی اور پہل وغیرہ کی جس قدر پیداوار ہو نصف اون کے لئے ہے اور کہ اوس کا اندازہ و تخمینہ ہم خود کرین گے چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ نے اوس کا تخمینہ کیا تو یہود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چلاتے ہوئے آئے عبد اللہ بن رواحہ نے اون سے کہا یہہ پیداوار تم چاہو تو لیلو اور اگر چاہو تو ہمین دیدو ہم نے جو کچہہ اندازہ کیا ہے اس کا نصف تمہین ادا کر دینگے تو اونہون نے کہا اسی پر آسمان و زمین قائم ہین

۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ خَرَصْتُ عَلَيْكُمْ بِعِشْرِينَ أَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِي ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عون الزیادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

ابراہیم بن طہمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہین جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خیبر مین ملا تو آپنے اوسے یہود کے پاس ہی رہنے دیا کیونکہ وہ پہلے سے اونہین کے پاس تہا اور اس کی پیداوار نصف اون کے لئے مقرر کی نصف اپنے لئے بعد ازان عبد اللہ بن رواحہ کو اوس کی پیداوار کا اندازہ کرنے کے لئے بہیجا تو اونہون نے کہا اے معاشر یہود تم میرے نزدیک ابغض الخلق ہو کیونکہ تم نے اللہ تعالےٰ کی تکذیب کی ہے اور اس کے انبیاء کو قتل کیا ہے لیکن میرا یہ بغض مجھے اس امر پر آمادہ نہین کرسکتا کہ مین تم پر کسی قسم کا ظلم کرنا روا رکہون مین نے ان تمام کہجورون کا اندازہ بیس ہزار وسق کیا ہے سو چاہے تم رکہلو چاہے مجھے دیدو۔ بحساب اہل حجاز وسق تقریبًا پونے چار من کا ہوتا ہے **حدثنا** احمد بن داود قال ۵۳ ثنا ابراهيم بن المنذر قال ثنا عبد الله بن نافع قال ثنا محمد بن صالح عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امره ان يخرص العنب زبيبا كما يخرص الرطب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن المنذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن صالح نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب سے وہ عتاب بن اسید سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ وہ انگورون کا اندازہ کرین جس طرح کہجورون کا کیا کرتے ہین **قال** ابو جعفر فذهب قوم ان الثمرة التى يجب فيها العشر هكذا حكمها تخرص وهى رطب تمرا فيعلم مقدارها فتسلم الى ربها ويملك بذلك حق الله تعالى فيها ويكون عليه مثلها مكيلة ذلك تمرا وكذلك يفعل فى العنب واحتجوا فى ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** فى ذلك آخرون فكرهوا ذلك وقالوا ليس فى شئ من هذه الآثار ان الثمرة كانت رطبا فى وقت ما خرصت فى حديث ابن عمر رض وجابر رض وكيف يجوز ان يكون كانت رطبا حينئذ فيجعل لصاحبها حق الله فيها بمكيلة ذلك تمرا ان يكون عليه نسيئة وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع التمر فى رؤس النخل بالتمر كيلا ونهى عن بيع الرطب بالتمر نسيئة وجاءت بذلك عنه الآثار المروية الصحيحة قد ذكرنا ذلك فى غير هذا الموضع من كتابنا هذا ولم يستثن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذلك شيئا فليس وجه ما روينا فى الخرص عندنا على ما ذكرتم ولكن وجه ذلك عندنا والله اعلم انه انما اريد بخرص ابن رواحة ليعلم به مقدارها فى ايدى كل قوم من الثمار فيؤخذ مثله بقدره فى وقت الصرام لا انهم يملكون منه شيئا مما يجب لله فيه ببدل لا يزول ذلك البدل عنهم وكيف يجوز ذلك وقد يجوز ان تصيب بعد ذلك آفة فتتلفها او نار فتحرقها فتكون ما يؤخذ من صاحبها بدلا من حق الله تعالى فيها ماخوذا منه بدلا مما لم يسلم له ولكنه انما اريد بذلك الخرص ما ذكرنا وكذلك فى حديث عتاب بن اسيد فهو على ما وصفنا من ذلك ايضا۔

بیان المسئلۃ

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جن پہلو نمین عشر واجب ہے اون کا یہی حکم ہے کہ جب وہ پکنے پر آئین تو انکا اندازہ کہجورون سے کرلیا جائے پہر اندازہ کرکے اسکے مالک کے حوالہ کردی جائین اور اس اندازہ کے مطابق اس مقدار کی ملکیت جو حق اللہ ہے اس پر ثابت کردی جائے کہ جب وہ درخت سے اوتاری جائینگے تو مالک وزن کرکے اوسقدر پہل ادا کردیگا جس کی ملکیت اندازہ کرکے اوس پر ثابت کردیگئی چنانچہ انگور وغیرہ میوون مین ایسا ہی کیا جائے حاصل یہہ کہ اندازہ کرنے کے بعد مقدار واجب الادا مالک پر قرض رہتا ہے اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صرف اندازہ کے ذریعہ ملکیت ثابت کرنا مکروہ ہے اور اون آثار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ حدیث ابن عمر رض اور حدیث جابر رض مین جو اندازہ

کرنے کا ذکر ہے اوس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ یہہ اندازہ اوس وقت کیا گیا تہا کہ کہجورین تر ہین پر ہم کہتے ہین کہ یہہ کیونکر جائز ہے کہ جب کہجورین تر ہوں تب ہی اندازہ کر کے مالک پر حق اللہ واجب کر دیا جائے کہ جب کہجورین خشک ہو کر اوترین گی تو اس حساب سے وزن کر کے حق اللہ ادا کر دیگا اور اتنے عرصہ تک حق واجب الادا اوس پر قرض رہیگا حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت کی شاخوں پر کہجورین فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اسیطرح تر کہجورین خشک کے عوض قرض فروخت کرنے سی منع کیا ہے چنانچہ اس کے متعلق جو آثار صحیحہ وارد ہوئی ہین جنکو ہم اس کتاب مین دوسرے موقعہ پر ذکر کر چکے ہین بہر کیف جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلقًا تر کہجورین خشک کہجوروں کے عوض قرض فروخت کرنے سی منع فرمایا اور کوئی صورت مستثنے نہین کی لہذا ہماری نزدیک مذکورہ بالا حدیثین اوس معنے پر محمول نہین ہین جس معنی پر قائلین قول اول نے حمل کی ہین بلکہ اون کے معنی ہماری نزدیک یہہ ہین کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر کی پیداوار کا اندازہ کرنے کی لئے بہیجا تہا اوس سے غالبًا مقصود یہہ تہا کہ معلوم ہو جائے کہ اس پیداوار میں سے دونوں کو کتنا کتنا حصہ ملے گا پس پہل اوترنے کے وقت اسی کے مطابق حصے کر لئے جائیں گے اور یہہ مقصود نہ تہا کہ اس اندازہ سے حق اللہ کی ملکیت مالکوں پر ثابت کر دی جائے جس کا بدل وہیں ادا کرنا ضروری ہو کیونکہ اس وقت یہہ بہی احتمال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ کہین پیداوار کو کوئی آفت پہنچے اور وہ تلف ہو جائے یا الگ الگ کر کے درخت جل جائین اور مالک کو اوس چیز کا بدل دینا پڑے جو اوسے ملی ہی نہین پس خیبر کی پیداوار کا اندازہ کرنے سی وہی مقصود تہا جو ہم نے بیان کیا اور یہی معنے ہین حدیث عتاب بن اسید کے

۵۴ **وقد** دَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ **ترجمہ** چنانچہ یہہ حدیث بہی ہمارے مذکورہ بالا بیان پر دلالت رکہتی ہے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین خبیب بن عبد الرحمن سے وہ عبد الرحمن بن مسعود بن نیار سے وہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم پیداوار کا اندازہ کرو تو ایک ثلث مالک کے لئے چہوڑ کر زکوٰۃ کا حساب لگایا کرو اور اگر ایک ثلث نہ چہوڑو تو ربع چہوڑ دیا کرو۔

فقد عَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ فِیْ وَقْتِ مَا یُؤْخَذُ الزَّکٰوةُ لِاَنَّ ثَمَرَتَهٗ لَوْ بَلَغَتْ مِقْدَارَ مَا یَجِبُ فِیْهِ الزَّکٰوةُ لَمْ یُحَطَّ عَنْهُ شَیْءٌ مِّمَّا وَجَبَ عَلَیْهِ فِیْهَا فَاُخِذَ مِنْهُ مَا وَجَبَ عَلَیْهِ فِیْهَا بِکَمَالِهٖ هٰذَا اِمَّا اتَّفَقَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَلٰکِنَّ الْحَطِیْطَةَ الْمَذْکُوْرَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّمَا هِیَ قَبْلَ ذٰلِکَ فِیْ وَقْتِ مَا یَاْکُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ اَهْلُهَا قَبْلَ اَوَانِ اَخْذِ الزَّکٰوةِ مِنْهَا فَاَمَرَ الْخُرَّاصَ اَنْ یُّلْقُوْا مِمَّا یَخْرُصُوْنَ الْمِقْدَارَ الْمَذْکُوْرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لِئَلَّا یُحْتَسَبَ بِهٖ عَلٰی اَهْلِ الثِّمَارِ فِیْ وَقْتِ اَخْذِ الزَّکٰوةِ مِنْهُمْ **وقد** رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَاْمُرُ الْخُرَّاصَ بِذٰلِکَ اَیْضًا **ترجمہ** پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ یہہ اندازہ اخذ زکوٰۃ کے وقت نہین کیا جا سکتا کیونکہ اخذ زکوٰۃ کے وقت تو مالک کی حق واجب مین سے کچہہ نہین چہوڑا جاتا بلکہ جسقدر مال موجود ہو اوس سب کی زکوٰۃ لی جاتی ہے اور اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے پس حدیث مذکور مین جو اندازہ کرتے وقت ثلث یا ربع چہوڑ دینے کا حکم ہے وہ اوس وقت کا ذکر ہے کہ یہہ لوگ اون پہلوں مین سے کچہہ کہانا پینا شروع کرین اس لئی خراص کو حکم فرمایا کہ وہ ایک ثلث یا کم از کم ایک ربع چہوڑ دیا کرے تاکہ اخذ زکوٰۃ کے وقت مالک سی اوس کا محاسبہ ہو چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ بہی خراص کو یہہ حکم کیا کرتے تہی

۵۵ **حدثنا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ یَخْرُصُ عَلَی النَّاسِ

فامرہ اذا وجد القوم فی نخلہم ان لا یخرص علیہم ما یاکلون ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن سعید سے وہ بشیر بن یسار سے وہ سعید بن المسیب سے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سہل بن ابی حثمہ کو پیداوار کا اندازہ کرنے کے لیے بہیجا تو اونہین حکم کیا کہ جب وہ باغات مین لوگوں کو کہجوریں کہاتے ہوئے دیکہین توجسقدر کہجوریں یہہ لوگ کہاتے ہوں اندازہ مین محسوب نہ کرین **فهذا** ایضاً دلیل علی ما ذکرنا **وقد** روی عن ابی حمید الساعدی ایضاً فی صفۃ خرص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یدل علی ما ذکرنا ترجمہ پس یہہ حدیث بہی ہماری مذکورۂ بالا بیان پر دلیل ہے ماسوی اس کے ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اندازہ کرنے کے متعلق روایت کیا گیا ہے وہ بہی اس پر دلالت رکہتا ہے **حدثنا** ابراهیم بن ابی داود وعبد الرحمن بن عمر والدمشقی قالا ثنا الوحاظی ح وحدثنا علی بن عبد الرحمن واحمد بن داود قالا ثنا القعنبی قالا ثنا سلیمن بن بلال قال ثنا عمرو بن یحیی المازنی عن عباس بن سهل بن سعد الساعدی عن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ امرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوها فخرصها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرصناها عشرۃ اوسق وقال احصیها حتی ارجع الیک ان شاء اللہ تعالی فلما قدمنا سألها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حدیقتها کم بلغ تمرها قالت عشرۃ اوسق ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد اور عبد الرحمن بن عمر والدمشقی دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن اور احمد بن داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے اور اون چاروں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحییٰ المازنی نے وہ روایت کرتے ہین عباس بن سہل بن سعد الساعدی سے وہ ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ غزوہ تبوک کو گئے جب وادی القری مین ایک عورت کی باغ پر پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اوس کی کہجوروں کا دس وسق اندازہ کیا اور اوس عورت سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کہجوروں کو وزن کرکے محفوظ رکہنا یہانتک کہ مین انشاء اللہ واپس آوں چنانچہ جب ہم واپس آئے تو آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کتنی کہجورین نکلین کہا دس وسق (وسق بحساب اہل حجاز قریبًا پونے چار من کا ہوتا ہے) **ففی** هذا الحدیث ایضاً انهم خرصوها وامروها بان تحصیها حتی یرجعوا الیها **فذلك** دلیل علی انها لم تملك بخرصهم ایاها ما لم تکن مالکۃ له قبل ذلك وانما ارادوا بذلك ان یعلموا مقدار ما فی نخلها خاصۃ ثم یأخذون منها الزکوۃ فی وقت الصرام علی حسب ما یجب فیها **فهذا** هو المعنی فی هذه الآثار عندنا واللہ اعلم **وقد** قال قوم فی الخرص غیر هذا القول قالوا انه قد کان فی اول الزمان یفعل ما قال اهل المقالۃ الاولی من تملیك الخراص اصحاب الثمار حق اللہ فیها وهی رطب ببدل یأخذونه منهم تمرا ثم نسخ ذلك بنسخ الربوا فردت الامور الی ان لا یؤخذ فی الزکوات الا ما یجوز فی البیعات ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ اس عورت کے باغ کا اندازہ کرکے اس سے کہا گیا کہ وہ وزن کرکے کہجورین محفوظ رکہے یہانتک کہ آپ واپس آئیں اور یہہ اس امر کی دلیل ہے کہ اندازہ کرنے سے وہ اون کی مالک نہیں ہوگئی تہی بلکہ مالک جب ہوئی کہ اوس نے کہجورین درخت سے اوتروالین اور اندازہ کرنے سے مقصود یہہ تہا کہ معلوم ہو جائے کہ اس کے باغ مین سے کسقدر کہجورین نکلین گی پس اسی حساب سے اوس وقت زکوٰۃ لیلی جائیگی پس یہی معنی ہین ہماری نزدیک ان آثار کے واللہ اعلم

اور ایک گروہ کا قول یہہ ہے کہ ابتدائے اسلام مین ایسا ہی کیا جاتا تہا جیساکہ قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ اندازہ کرنے کی بعد خراص مالک باغ کو حق واجب یعنی زکوۃ کا مالک بنا دیتا تہا باین معنے کہ اندازہ کرنے کے بعد زکوۃ اوس پر واجب الادا ہو جاتی تہی پہر ربوا کے منسوخ ہونے پر یہہ حکم بہی منسوخ کیا گیا اور اس کا حکم احکام بیع سے ملحق کر دیا گیا کہ اخذ زکوۃ بہی اونہین طریقون کے ساتہہ جائز ہے جن طریقون کے ساتہہ بیع جائز ہے **وَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَرْصِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ هَلَكَ الثَّمَرُ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ مَالَ أَخِيهِ بِالْبَاطِلِ ترجمہ ان کی دلیل یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن کہا حدیث بیان ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہین جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کا اندازہ کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ اگر پہل تلف ہو جائین تو کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے بہائی کا مال ظلم کے ساتہہ کہائے **فَهٰذَا** وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ **وَأَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الزَّكٰوةَ تَجِبُ فِي أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ مِنْهَا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالثِّمَارُ الَّتِي تُخْرِجُهَا الْأَرْضُ وَالنَّخْلُ وَالشَّجَرُ وَالْمَوَاشِي السَّائِمَةُ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ عَلٰى مَالِهِ وَهُوَ ذَهَبٌ أَوْ فِضَّةٌ أَوْ مَاشِيَةٌ سَائِمَةٌ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ عَلٰى مَا لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْبِيَاعَاتُ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ **أَلَا تَرٰى** أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي دَرَاهِمِهِ الزَّكٰوةُ فَبَاعَ ذٰلِكَ مِنْهُ الْمُصَدِّقُ بِذٰلِكَ نَسِيئَةً أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوزُ وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ مِنْهُ بِذَهَبٍ ثُمَّ فَارَقَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي مَاشِيَتِهِ الزَّكٰوةُ ثُمَّ سَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ بِبَدَلٍ مَجْهُولٍ أَوْ بِبَدَلٍ مَعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَجْهُولٍ فَذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامٌ غَيْرُ جَائِزٍ فَكَانَ كُلَّمَا حَرُمَ فِي الْبِيَاعَاتِ فِي بَيْعِ النَّاسِ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَدْ دَخَلَ فِيهِ حُكْمُ الصَّدَقَةِ فِي بَيْعِهِ إِيَّاهُ مِنْ رَبِّ الْمَالِ الَّذِي فِيهِ الزَّكٰوةُ الَّتِي يَتَوَلَّى الْمُصَدِّقُ أَخْذَهَا مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي وَصَفْنَا كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الثِّمَارِ فَلَمَّا لَا يَجُوزُ بَيْعُ رُطَبٍ وَتَمْرٍ نَسِيئَةً فِي غَيْرِ مَا فِيهِ الصَّدَقَاتُ فَكَذٰلِكَ لَا يَجُوزُ فِيمَا فِيهِ الصَّدَقَاتُ فِيمَا بَيْنَ الْمُصَدِّقِ وَبَيْنَ رَبِّ الْمَالِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلٰى مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى ترجمہ یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکہتے ہین کہ زکوۃ متعدد و مختلف چیزون کے درمیان واجب ہے مثلاً سونا۔ چاندی پہل اور مویشی وغیرہ اور اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ جس شخص پر زکوۃ واجب ہے خواہ اوس کے پاس جس مال مین زکوۃ واجب ہے سونا چاندی ہو اور خواہ مویشی وغیرہ اب اگر مصدق حق واجب الادا، صاحب مال کے سپرد کر دے مگر کسی ایسی صورت کی ساتہہ جس کے ساتہہ بیع جائز نہین تو یہہ ناجائز ہے مثلاً صاحب مال کے پاس دراہم ہین مصدق یہہ درہم اسی کے ہاتہہ فروخت کر دی کہ تم پہر اوس کے عوض اسقدر سونا ادا کر دینا تو یہہ ناجائز ہے اسیطرح اگر یہی دراہم سونے کے عوض نقد فروخت کرے مگر سونے پر قبضہ کرنے سے پہلے صاحب مال کے پاس سے چلا جاکے تو یہہ صورت بہی ناجائز ہے اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس مویشی ہین جن مین زکوۃ واجب ہے اور مصدق زکوۃ کے مویشی صاحب مال کے ہی سپرد کر دے کسی بدل (معاوضہ) مجہول اور مدت مجہول کے ساتہہ تو یہہ سب صورتین حرام و ناجائز ہین پس معلوم ہوا کہ ہر ایک وہ صورت جو بیع و شرا مین ناجائز ہے وہ اخذ زکوۃ مین بہی جائز نہین ہے اسی قیاس پر ثمار کا بہی حکم ہے کہ جب تر کہجور کی بیع خشک کہجور کے ساتہہ قرض کی صورت مین ناجائز ہے تو اسی طرح اخذ زکوۃ مین ناجائز ہونا چاہئے دلیس جائز نہین کہ اندازہ کرنیکے بعد

صاحب مال کو تر کھجوروں کا مالک کرکے اوس سے خشک کھجوریں وصول کی جائیں ایہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور اسیطرف رجحان ہے اوس معنے کا جس کی طرف ہم نے اگلے آثار کو معطوف کیا ہے اوسی سے ہم اخذ کرتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ مِقْدَارِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کی مقدار کا بیان

۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِي زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ[1] ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہم رمضان میں صدقۂ فطر گندم سے ایک صاع دیا کرتے تھے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر[1] سے۔

۵۲ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے سنی ابو سعید خدری رض سے فرماتے تھے کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع دیا کرتے تھے گندم سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع زبیب سے۔

۵۳ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِمَّا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ إِمَّا صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ فَقَالَ أَدُّوا مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن قیس نے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن عبداللہ بن سعد سے وہ ابو سعید الخدری رض سے فرمایا ہم لوگ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے صدقہ فطر ایک صاع دیا کرتے تھے گندم سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع زبیب سے یا ایک صاع پنیر سے چنانچہ ہم صدقہ فطر اسی طرح ادا کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ رض حج یا عمرہ کرنے آئے تو انہوں نے کہا کہ شام کے گندم سے دو مد ادا کیا کرو جو قیمت میں ایک صاع جو کے برابر ہوتا ہے

۵۴ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجھکو عبداللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن قیس سے وہ عیاض سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۵۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن قیس نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کی

[1] اقط بفتح اول وکسرہ ثانی پنیر عرب کے کہانوں کے اقسام سے ہے دہی معہ ملائی کے پکاکر سخت اور خشک کر لیتے ہیں اور عند البعض وہ طعام میں ملاکر کہاتے ہیں کذا فی بحر الجواہر اور مجمع البحار میں ہے کہ دودہ کو پکا کر خشک کر لیتے ہیں ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالےٰ-

بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضہ نے فرمایا کہ لیکن مین ہمیشہ اسیقدر فطرہ دیا کرتا ہون جتنا ہمیشہ سے دیتا چلا آتا ہون حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِیَاضٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانُوْا فِیْ صَدَقَۃِ رَمَضَانَ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ شَعِیْرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ اَقِطٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ زَبِیْبٍ قُبِلَ مِنْهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن القاسم نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عیاض سے وہ ابو سعید خدری رضہ سے فرمایا رمضان شریف مین جو کوئی صدقہ فطر جو کا ایک صاع لاتا تو اوس سے لے لیا جاتا اور جو پنیر سے ایک صاع لاتا تو وہ بہی لے لیا جاتا اور جو کہجور سے ایک صاع لاتا تو اوس سے بہی لے لیا جاتا اور جو زبیب سے ایک صاع لاتا تو اوس سے بہی لے لیا جاتا

۵۷ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ ح وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عِیَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّمَا کُنَّا نُخْرِجُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَیْرَهُ فَلَمَّا کَثُرَ الطَّعَامُ فِیْ زَمَنِ مُعَاوِیَۃَ جَعَلُوْهُ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَۃٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ عبد اللہ بن عثمان سے اون سے حدیث بیان کی عیاض بن عبد اللہ نے کہ ابو سعید خدری رضہ نے فرمایا کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین صدقہ ایک صاع دیا کرتے تہے کہجوروں سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے ان کے ماسوی اور کوئی چیز نہین دیتے تہے پہر جب معاویہ رضہ کے عہد مین غلہ زیادہ ہوگیا تو لوگ گندم سے دو مد صدقہ فطر دینے لگے

۵۸ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَهُوَ یُسْاَلُ عَنْ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ قَالَ لَا اُخْرِجُ اِلَّا مَا کُنْتُ اُخْرِجُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَوْ مُدَّیْنِ مِنْ قَمْحٍ فَقَالَ لَا تِلْکَ قِیْمَۃُ مُعَاوِیَۃَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان سے وہ عیاض بن عبد اللہ سے کہا سنا مین نے ابو سعید خدری رضہ سے جبکہ اون سے صدقہ فطر کے متعلق دریافت کیا تو اونہون نے فرمایا کہ مین تو اوسیقدر صدقہ فطر دیتا ہون جتنا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دیا کرتا تہا ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع زبیب سے یا ایک صاع پنیر سے سائل نے کہا یا دو مد[1] گندم سے تو اونہون فرمایا کہ یہہ معاویہ کی بناوٹ ہی مین اسی قبول نہین کرتا اور نہ اوس پر عمل کرتا ہون **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا فِیْ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُعْطِیَهَا مِنَ الْحِنْطَۃِ اَعْطَاهَا صَاعًا وَکَذٰلِکَ اِنْ اَحَبَّ اَنْ یُعْطِیَهَا مِنَ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ اَوِ الزَّبِیْبِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا یُعْطِیْ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَۃِ نِصْفَ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَی الْحِنْطَۃِ مِنَ الْاَصْنَافِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا صَاعًا **وَکَانَ** مِنَ الْحُجَّۃِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِیْثَ اَبِیْ سَعِیْدٍ الَّذِیْ اِحْتَجُّوْا بِهٖ عَلَیْهِمْ اِنَّمَا فِیْهِ اِخْبَارٌ عَمَّا کَانُوْا یُعْطُوْنَ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ کَانُوْا یُعْطُوْنَ مِنْ ذٰلِکَ مَا عَلَیْهِمْ وَیَزِیْدُوْنَ فَضْلًا لَیْسَ عَلَیْهِمْ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ غَیْرِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فِی الْحِنْطَۃِ خِلَافُ مَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

[1] مد بضم اول دو رطل کا ہوتا ہے اور صاع اہل حجاز کے نزدیک پانچ رطل اور ایک ثلث کا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ اور رطل آدھ سیر کا اور اہل عراق کے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث کا ہوتا ہے کذا فی بحر الجواہر ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالی

بیان المسئلة

امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ انہین آثار کیطرف گیا ہے اور کہا ہی کہ جو شخص گندم سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہے تو ایک صاع ادا کرے اور جو شخص جو یا کہجور اور یا زبیب سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہے وہ ہی ایک صاع ادا کرے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صدقہ فطر گندم سے نصف صاع اور ماسوی گندم دیگر اجناس سے ایک صاع ادا کرنا چاہئے اور مذکورہ بالا آثار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ حدیث ابی سعید رض مین یہی مذکور ہے کہ وہ لوگ صدقہ فطر ایک صاع دیا کرتے تہے سو جائز ہے کہ وہ لوگ قدر واجب الاداء کے علاوہ بطور تطوع کے کچھہ زائد دیتے ہون کیونکہ ابو سعید خدری کے ماسوا دوسرے صحابہ سے گندم کے متعلق ان کی روایت کے خلاف روایت کیا گیا ہے **فمن** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثنا اَسَدٌ قَالَ ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ انا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ كُنَّا نُؤَدِّي زَكوٰةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ **ترجمہ** چنانچہ ازانجملہ آثار یہہ ہین حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ اور ابن ابی مریم بیان کرتے ہین کہ خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الاسود سے وہ فاطمہ بنت المنذر سے وہ اسمار بنت ابی بکر الصدیق رض سے فرمایا کہ ہم صدقہ فطر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو مد گندم دیا کرتے تہے **حدثنا** فَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثنا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِهَا الْحُرِّ مِنْهُمْ وَالْمَمْلُوكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِالْمُدِّ اَوْ بِالصَّاعِ الَّذِي يَقْتَاتُونَ بِهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد اور علی بن عبد الرحمن نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو یحیے بن ایوب نے اون سے حدیث بیان کی ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے اونہین خبر دی اسمار بنت ابی بکر الصدیق رض نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین حر و مملوک دونون سے صدقہ فطر گندم سے دو مد یا ایک صاع کہجور سے ادا کیا جاتا تہا اوسی مد یا صاع سے جس سے کہانے پینے کی چیزین ماپی جاتی تہین **حدثنا** ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ قَالَ ثنا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نُخْرِجُ زَكوٰةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عزیز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلامہ نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اون اپنے والد سے وہ اسمار رض سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین صدقہ فطر دو مد ادا کیا کرتے تہے **فهذه** اَسْمَاءُ تُخْبِرُ اَنَّهُمْ كَانُوا يُؤَدُّونَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكوٰةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ وَمُحَالٌ اَنْ يَكُونُوا يَفْعَلُونَ هٰذَا اِلَّا بِاَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ هٰذَا لَا يُؤْخَذُ حِينَئِذٍ اِلَّا مِنْ جِهَةِ تَوْقِيفِهِ اِيَّاهُمْ عَلٰى مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ **فتصحيح** مَا رُوِيَ عَنْ اَسْمَاءَ وَمَا رُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنْ يُجْعَلَ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ عَلٰى مَا ذَكَرَتْ يَعْنِي اَسْمَاءَ هُوَ الْفَرْضُ وَمَا كَانُوا يُؤَدُّونَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ اَبُو سَعِيدٍ زِيَادَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ هُوَ تَطَوُّعٌ **ترجمہ** پس اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا خبر دیتی ہین کہ لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین گندم سے دو مد صدقہ فطر ادا کیا کرتے تہے اور نا ممکن ہے کہ لوگ صدقہ فطر در رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بلا حکم ادا کرتے سون کیونکہ اسوقت حق واجب کی تعین و توقیف

بغیر آپکے حکم کے نہین متعین کی جاسکتی تہی پس ان دونون روایتون کی تصحیح جو اسمار رضہ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی
گئین ہین مقتضی ہے جو کچہہ اسمار رضہ کی روایت مین مذکور ہے وہ ادائے فرض پر محمول پہ ہے اور وہ جو ابو سعید خدری رضہ کی روایت مین
۲ قدر زائد مذکور ہے وہ محمول ہے ادائے تطوع پر **وَالدَّلِيلُ** عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ
ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنِ ابْعَثْ اِلَىَّ بِزَكٰوةِ رَقِيْقِكَ
فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ لِلرَّسُوْلِ اَنَّ مَرْوَانَ لَا يَعْلَمُ اِنَّمَا عَلَيْنَا اَنْ نُعْطِىَ لِكُلِّ رَاْسٍ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ
ترجمہ اور ہمارے اس بیان کی صحت کی دلیل یہہ حدیث ہی جو بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج
بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین یونس سے وہ حسن بصری رحہ سے کہ مروان بن الحکم نے ابو
سعید خدری رضہ کو لکہا کہ میرے پاس اپنے غلامون کی زکوۃ بہیجدو تو اونہون نے قاصد کے ذریعہ کہلا بہیجا کہ مروان کو معلوم
نہین کہ ہم پر فرض اسیقدر ہے کہ ہم ہر سال صدقہ فطر ادا کرین ایک صاع کہجور سے یا نصف صاع گندم سے **فَهٰذَا**
اَبُوْ سَعِيْدٍ قَدْ اَخْبَرَ فِىْ هٰذَا اِنَّمَا عَلَيْهِ فِىْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ عَنْ عَبِيْدِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاَنَّ مَا رُوِىَ عَنْهُ مِمَّا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ
كَانَ اخْتِيَارًا مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ فَرْضًا **وَقَدْ** جَاءَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَرَضَهٗ فِىْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ
مُوَافِقَةً لِهٰذَا اَيْضًا ترجمہ اس حدیث مین ابو سعید خدری رضہ خبر دیتے ہین کہ صدقہ فطر واجب الادا یہی مقدار ہے جو مذکور ہوئی
پس یہہ حدیث اسپر دلالت رکہتی ہے کہ وہ جو اگلی روایت مین اون سے قدر زائد روایت کی گئی ہے وہ اون کا اختیاری امر تہا اون پر
فرض نہ تہا اس کے علاوہ دوسری حدیثون مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مقدار صدقہ فطر کی مقرر فرمائی ہے
۳ وہ بہی اس سے موافقت رکہتی ہے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ
بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ
كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے
وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم فرمایا ہر ایک چہوٹے
بڑے اور آزاد و مملوک کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کہجور ابن عمر فرماتے ہین کہ پہر اوس کی قیمت کی برابر لوگ دو مد
۴ گندم دینے لگے **حَدَّثَنَا** عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ عَنِ النَّبِىِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق
۵ کے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عیسے نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلی سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے
۶ مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِىُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ التَّعْدِيْلَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید
بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیالسی اور بشر بن عمرو نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث

بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ بنی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے اور ان
کا یہہ قول بیان نہین کیا کہ پہر لوگ اس کے برابر دو مدگندم دینے لگے **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب ان مالکا اخبرہ ۱۷
ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن مسلمۃ قال ثنا مالک عن نافع عن ابن عمر رضہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مثلہ غیر انہ قال عن کل حر وعبد ذکر وانثی من المسلمین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر
دی ہمکو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان مالک نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے عبد اللہ بن مسلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے
وہ بنی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اونہون نے بیان کیا ہے کہ ہر ایک مسلمان آزاد و مملوک
اور مرد و عورت کی طرف سے **حدثنا** فہد قال ثنا عمرو بن طارق قال انا یحیی بن ایوب عن یونس بن یزید ان ۱۸
نافعا اخبرہ قال قال عبد اللہ بن عمر رضہ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا
من شعیر علی کل انسان ذکر حر او عبد من المسلمین قال وکان عبد اللہ بن عمر رضہ یقول جعل الناس عدلہ مدین
من حنطۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن طارق نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن ایوب نے
وہ روایت کرتے ہین یونس بن یزید سے اونہین خبر دی نافع نے کہا کہ . . . . . عبد اللہ بن عمر رضہ نے بیان کیا کہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مسلمان آزاد و غلام کیطرف سے صدقہ فطر ایک صاع کہجور یا ایک صاع جو مقرر کیا نافع بیان
کرتے ہین کہ اون کے والد عبد اللہ بن عمر رضہ یہہ بہی بیان کیا کرتے تہے کہ پہر لوگ اس کے برابر دو مدگندم دینے لگے **فقول** ابن
عمر رضہ فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ انما یرید اصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین یجوز تعدیلھم
ویجب التوقف عند قولھم **فانہ** قد روی عن عمر مثل ذلک فی کفارۃ الیمین انہ قال لیسار بن نمیر انی احلف ان
لا اعطی اقواما شیئا ثم یبدو لی فافعل فاذا رایتنی فعلت ذلک فاطعم عن عشرۃ مساکین کل مسکین نصف صاع
من بر او صاعا من تمر او شعیر **وروی** عن علی مثل ذلک وسنذکر ذلک فی موضعہ من کتابنا ھذا ان شاء اللہ
تعالی مع انہ قد روی عن عمر وعن ابی بکر ایضا وعن عثمان بن عفان فی صدقۃ الفطر انھا من الحنطۃ نصف
صاع وسنذکر ذلک ایضا فی ھذا الباب ان شاء اللہ تعالی **فدل** ذلک علی انھم ھم المعدلون لما ذکرنا من الحنطۃ
بالمقدار من الشعیر والتمر الذی ذکرنا ولم یکونوا یفعلون ذلک الا بمشاورۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
اجماعھم لھم علی ذلک فلو لم یکن روی لنا فی مقدار ما یعطی من الحنطۃ فی زکوۃ الفطر الا ھذا التعدیل لکان ذلک
عندنا حجۃ عظیمۃ فی ثبوت ذلک المقدار من الحنطۃ وانہ نصف صاع فکیف وقد روی مع ذلک عن اسماء انھا
کانت تخرج ذلک المقدار علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا **ثم** قد روی فی غیر ھذہ الآثار التی ذکرنا
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یوافق ذلک ایضا ترجمہ پس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے اس قول
سے کہ پہر لوگ اسی کے برابر صدقہ فطر دو مدگندم ادا کرنے لگے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہین جنکا یہہ
اندازہ لگانا جائز ہے اور جن کے قول پر واقف ہونا واجب ہے اور کفارہ یمین کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ سے ہی اس کے قریب قریب روایت کیا گیا ہے چنانچہ آپ نے یسار بن نمیر سے فرمایا کہ مین قسم کہاتا ہون کہ اب مین
لوگون کو کچہہ ندیا کرونگا پہر اگر مین کسی کو دینا مناسب سمجہون اور تم مجہے کسی کو کچہہ دیتے ہوئے دیکہو تو مین مسکینون کو

کہا نا کہلانا تھا گندم سے فی مسکین نصف صاع اور کھجور یا جو سے پورا ایک صاع اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے
بہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے چنانچہ ہم یہہ حدیث اس کتاب مین اس کے موقع پر بیان کرین گے انشاءاللہ تعالے اور
نیز صدقہ کے متعلق بہی حضرت عمر رضہ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہم سے روایت کیا گیا
ہے کہ صدقہ فطر گندم سے نصف صاع ہے اور یہہ حدیثین ہم اسی باب مین انشاء اللہ آگے ذکر کرینگے پس یہہ روایتین دلالت
رکہتی ہیں کہ بعوض ایک صاع تمر یا ایک صاع جو دو مد گندم دینے والے بہی اصحاب تہے اور یہہ ایسا کر نہین سکتے تہے مگر بشورہ
واجماع واتفاق اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اب اگر ان اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف
یہی اجماع واتفاق روایت کیا جاتا تب بہی ہمارے لئے اس امر پر حجت وسند تہا کہ گندم سے صدقہ فطر کی مقدار واجب نصف
صاع ہے لیکن باوجود اسکے اسماء رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے عہد مبارک مین اسیقدر صدقہ فطر ادا کیا کرتی تہین ماسوی اسکے اور بہی آثار ہین جن مین رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے اسی کے موافق روایت کیا گیا ہے فمن ذلک ما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن (۱۹)
زید عن النعمان بن راشد عن الزہری عن ثعلبۃ بن ابی صعیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صاع من بر او قمح عن کل اثنین حر او عبد ذکر او انثی اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ مما اعطے ترجمہ
از انجملہ ہی ایک آثار یہہ ہین حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین نعمان بن راشد سے وہ زہری سے وہ ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے
کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گندم سے یا فرمایا شام کی گندم سے دو آزاد دو مملوک و مرد و عورت
کیطرف سے کافی ہے سو تم مین سے جو غنی ہے اوسے اللہ تعالے پاک کریگا اور جو فقیر ہے سو اوسے اللہ تعالے عطا کریگا اوس سے
زیادہ اُسی مین سے جتنا کہ اوس نے دیا حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن زید عن النعمان (۲۰)
ابن راشد عن الزہری عن ثعلبۃ بن ابی صعیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادوا زکوۃ الفطر
صاعا من تمر وصاعا من شعیر او نصف صاع من بر او قال قمح عن کل انسان صغیر او کبیر ذکر او انثی حر او مملوک غنی
او فقیر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین نعمان بن راشد سے وہ زہری سے وہ ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے کہا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ فطر ایک صاع ہے تمر سے یا ایک صاع جو سے اور نصف صاع ہی گندم سے یا فرمایا شام
کی گندم سے ہر شخص صغیر یا کبیر مرد یا عورت آزاد یا مملوک غنی یا فقیر کیطرف سے حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن مہدی (۲۱)
قال ثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضہ قال زکوۃ الفطر عن کل حر و
عبد ذکر او انثی صغیر او کبیر غنی او فقیر صاع من تمر او نصف صاع من قمح قال معمر وبلغنی عن الزہری انہ کان
یرفعہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد الرزاق نے وہ روایت کرتے ہین معمر سے وہ زہری سے وہ عبد الرحمن الاعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
فرمایا صدقہ فطر ایک آزاد و مملوک۔ صغیر وکبیر ہر ایک غنی وفقیر کیطرف سے ایک صاع ہے تمر سے یا ایک صاع گندم سے معمر بیان
کرتے ہین کہ اور مجہے زہری سے معلوم ہوا کہ وہ اس حدیث کو مرفوع کرتے تہے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن

اللَّیْثُ قَالَ قَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ وَعُقَیْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا لیث نے حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد اور عقیل بن خالد نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے گندم سے صدقہ فطر دو مد مقرر کیا

۵۲۳ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۴ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیِّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَیْوَۃُ قَالَ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ یَقُوْلُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ اَوْ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے کہا خبر دی ہمکو حیوہ (بن شریح) نے کہا خبر دی ہمکو عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے اونہوں نے سُنی سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے تینون بیان کرتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر گندم سے دو مد ادا کیا جائے

۵۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالُوْا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ مُدَّیْنِ مِنْ قَمْحٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو یحیٰے بن ایوب نے کہا خبر دی مجھکو عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ قاسم اور سالم سے چارون نے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ صدقہ فطر جو سے ایک صاع اور گندم سے دو مد ادا کیا جائے

۵۲۶ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عُقَیْلٍ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَعُبَیْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب عبیداللہ قاسم اور سالم سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۲۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَتِ الصَّدَقَةُ تُعْطٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ رض وَعُمَرَ رض نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین عبدالخالق الشیبانی سے وہ سعید بن المسیب سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رض کے عہد مبارک مین صدقہ فطر گندم سے نصف صاع دیا جاتا تھا

فقد جَاءَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِیْ ذَکَرْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحِنْطَةِ بِمِثْلِ مَا عَدَّلَهُ النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ رَاْیِهٖ مَا یُوَافِقُ ذٰلِكَ وَلَمْ یُخَالِفْ مَا رُوِیَ عَنْهُ مَا ذَکَرَهٗ عَنْهُ عِیَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ قَوْلِهٖ تِلْكَ قِیْمَةُ مُعَاوِیَةَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا لِاَنَّهٗ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ یُنْکِرِ الْقِیْمَةَ وَاِنَّمَا اَنْکَرَ الْمُقَوِّمَ **فهذا** مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَقَدْ ذَکَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض فِیْ ذٰلِكَ **وقد** رُوِیَ فِیْ

ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ ترجمہ پس ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے صدقہ فطر کے متعلق جو کچھہ روایت کیا گیا اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے موافقت رکہتا ہے اور ابو سعید خدری رض سے اون کا جو قول روایت کیا گیا ہے وہ بہی اس سے موافقت رکہتا ہے اور ان کے اوس قول سے اختلاف نہین رکہتا جو عیاض بن عبد اللہ نے ذکر کیا ہے کہ معاویہ کی بناوٹ ہی مین اسے قبول نہین کرتا اور نہ اس پر عمل کرتا ہون سو اس مین اونہون نے بناوٹ کا انکار نہین کیا بلکہ مقدار مقرر کرنیوالے کا انکار کیا ہے بہر کیف جو کچھہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے صدقہ فطر کے متعلق روایت کیا گیا یہہ ہی اور ابو بکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رض اور حضرت عثمان غنی رض سے جو کچھہ روایت کیا گیا ہے بعض کا ہم اوپر ذکر کر چکے

۲۸ ہین اور بعض کا اس جگہ ذکر کرتے ہین اور یہہ ہی اوس سے موافقت رکہتا ہے جو ہم نے بیان کیا **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ وَهِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ دَفَعَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ صَاعَ بُرٍّ بَيْنَ اثْنَيْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر اور ہلال بن یحییٰ نے دونون نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم الاحول سے وہ ابو قلابہ سے کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو صدقہ فطر ادا کرنے والون نے مجہے خبر دی کہ صدقہ فطر ایک صاع گندم سے دو شخصون کی طرف سے دیا ہے **حَدَّثَنَا**

۲۹ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ ذَهَبْتُ اَنَا وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ اِلٰى زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ مَمْلُوْكٌ فَهَلْ فِيْ مَالِيْ زَكٰوةٌ فَقَالَ عُمَرُ رض اِنَّمَا زَكَاتُكَ عَلٰى سَيِّدِكَ اَنْ يُّؤَدِّيَ عَنْكَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہین حجاج بن ارطاۃ سے کہا مین اور حکم بن عتیبہ زیاد بن نضر کے پاس گئے تو اونہون نے ہم سے حدیث بیان کی روایت کرکے عبد اللہ بن نافع سے کہ اون کے والد نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مین مملوک ہون تو کیا مجہہ پر زکوٰۃ یعنے صدقہ فطر واجب ہے فرمایا تمہاری زکوٰۃ

۳۰ تمہارے آقا پر واجب ہے کہ وہ تمہاری طرف سے ہر سال ایک صاع جو یا نصف صاع گندم صدقہ فطر دیا کرے **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نِصْفَ صَاعٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عیینہ سے وہ زہری سے وہ ابن ابی صعیر سے کہا ہم لوگ حضرت عمر فاروق رض کے زمانہ مین صدقہ فطر نصف صاع دیا کرتے تہے **حَدَّثَنَا**

۳۱ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ قَالَ خَطَبَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَدُّوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین خالد الحذاء سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابو الاشعث سے کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ کہا تو خطبہ مین بیان کیا کہ صدقہ فطر ادا کیا کرو ہر ایک صغیر و کبیر آزاد و مملوک اور عورت کیطرف ایک صاع کہجور یا ایک صاع جو۔

۳۲ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عُثْمَانَ رض اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو زرعہ عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے پہر اون کی اسناد سے صرف اسیقدر بیان کیا حضرت عثمان رض نے

اپنے خطبہ مین بیان کیا کہ گندم سے صدقہ فطر دو مد ادا کیا کرو اور وہ جو ابن ابی داؤد نے ذکر کیا ہے بیان نہین کیا **فهذا** اَبُوْ بَكْرٍ رضہ وَعُمَرُ رضہ وَعُثْمَانُ رضہ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ ترجمہ پس حضرت ابوبکر صدیق رضہ حضرت عمر فاروق رضہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے باتفاق روایت کیا گیا کہ صدقہ فطر گندم سے ایک صاع ہے اور ایسا ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے

(۳۳) **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرْتُ اَهْلَ الْبَصْرَةِ اِذَا كُنْتُ فِيْهِمْ اَنْ يُعْطُوْا عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عیسےٰ نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا جب مین بصرہ مین تھا تو اہل بصرہ کو حکم کیا کرتا تھا کہ وہ ہر ایک صغیر وکبیر اور ہر ایک آزاد و مملوک کیطرف سے صدقہ فطر دو مد گندم ادا کیا کرین **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَغَيْرِهٖ مِنَ التَّابِعِيْنَ **ترجمہ** ایسا ہی خلیفہ عمر بن عبد العزیز وغیرہ تابعین رحمہم اللہ سے روایت سے روایت کیا گیا ہے

(۳۴) **حدثنا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كِتَابًا فَقَرَاَهٗ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَمَّا بَعْدُ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُخْرِجُوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن حمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عوف نے کہا عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ارطاہ کو نامہ لکھا اور بصرہ کے منبر پڑھا گیا تو مین نے اوس نامہ مین سنا اما بعد تم سے مسلمانون کو حکم کرو کہ صدقہ فطر کھجور سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع ادا کیا کرین

(۳۵) **حدثنا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَمُجَاهِدٍ رحمہ مِثْلَهٗ + **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر نے کہا خبر دی ہمکو ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم اور مجاہد سے مثل حدیث سابق کے

(۳۶) **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ وَالْحِنْطَةُ نِصْفُ صَاعٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعامر نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ منصور سے وہ مجاہد سے صدقہ فطر کے متعلق کہ ماسوای گندم کے ہر ایک شیٔ سے ایک صاع ہے اور گندم سے نصف صاع

(۳۷) **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ زَكٰوةِ رَمَضَانَ قَالَ صَاعُ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن خشیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن المسیب سے صدقہ فطر کے متعلق کہ ایک صاع ہے کھجور سے اور نصف صاع گندم سے

(۳۸) **حدثنا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اُرَاهُ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالُوْا نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے اس کے بعد مجھے یاد پڑتا ہے کہ اونہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا مین نے حکم حماد اور عبد الرحمن بن القاسم سے صدقہ فطر کے متعلق دریافت کیا تو ان سب نے بیان کیا کہ گندم سے صدقہ فطر نصف صاع ہے **فهذا** كُلُّ مَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ هُمْ كُلُّهَا عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ وَمَا عَلِمْنَا اَنَّ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم ولا من التابعین روی عنہ خلاف ذلک فلا ینبغی لاحد ان یخالف ذلک اذ کان قد صار اجماعا فی زمن ابی بکر رض وعمر رض وعثمان رض وعلی رض الی زمن من ذکرنا من التابعین ثم النظر ایضا قد دل علی ذلک وذلک انا رأیناھم قد اجمعوا علی انھا من الشعیر والتمر صاع فنظرنا فی حکم الحنطۃ فی الاشیاء التی تؤدی عنھا التمر والشعیر کیف ھو فوجدنا الکفارات الایمان قد اجمع ان الطعام فیھا من ھذہ الاصناف ایضا ثم اختلف فی مقدارھا منھا فقال قوم مقدار ذلک من التمر والشعیر نصف صاع ومن الحنطۃ مد مثل نصف ذلک وقال آخرون بل ھو من الحنطۃ نصف صاع وما سوی ذلک صاع وکلھم قد عدل الحنطۃ بمثلیھا من التمر والشعیر فکان النظر علی ذلک اذ کانت صدقۃ الفطر صاعا من التمر والشعیر ان یکون من الحنطۃ مثل نصف ذلک وھو نصف صاع فھذا ھو النظر فی ھذا الباب ایضا وقد وافق ذلک ما جاءت بہ الآثار التی ذکرنا فبذلک ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی **ترجمہ** پس یہہ جو کچھہ ہم نے اس باب ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ تابعین رضوان اللہ تعالے علیہم سے روایت کیا ہے یہہ سب اسی پر دلالت رکھتا ہے کہ صدقہ فطر گندم سے نصف صاع ہے اور ماسوی گندم سے ایک صاع اور جہانتک ہمارا خیال ہی ہمین معلوم نہین کہ صحابہ کرام اور تابعین رحہم اللہ مین سے کسی سے اس کے خلاف روایت کیا گیا ہو لہذا کسی کو جائز نہین کہ ان آثار سے اختلاف کرے کیونکہ اس صورت مین یہہ تمام آثار اجماع صحابہ وتابعین کا حکم رکھتے ہین اب رہا نظر وقیاس سو وہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ اس مین تو سب کا اتفاق ہے کہ کہجور اور جو سے صدقہ فطر ایک ہی صاع ہے اور گندم کی مقدار مین اختلاف ہی تو اب ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہین کہ دیگر صدقات مین کہجور اور جو کے عوض گندم کس مقدار مین دیئے جاتی ہین چنانچہ کفارات ایمان مین یہہ امر باتفاق ثابت ہی کہ کفارہ مین ان تمام چیزون سے ادا کرنا جائز ہے البتہ مقدار مین اختلاف ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ کہجور اور جو سے کفارہ مین نصف صاع ہے اور گندم سے ایک مد یعنے ربع صاع اور باقی اہل علم فرماتے ہین کہ گندم سے کفارہ مین نصف ہی اور ماسوای گندم سے ایک صاع بہر کیف گندم کے درمیان دونون نے تفریق کی اور گندم کو کفارہ مین اور چیزون کی نسبت قیمت مین المضاعف قرار دیا اسی قیاس پر صدقہ فطر کا حکم ہے کہ کہجور اور جو سے ایک صاع ہو اور گندم سے نصف صاع یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر وقیاس کے اور اسی سے موافقت رکھتے ہین آثار مذکورہ انہین سی ہم اخذ کرتے ہین اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے

باب وزن الصاع کم ھو

صاع کے وزن کے بیان ہین کہ وہ کسقدر ہے

حدثنا ابن ابی عمران قال ثنا محمد بن شجاع وسلیمن بن بکار واحمد بن منصور الرمادی قالوا ثنا یعلی بن عبید عن موسی الجھنی عن مجاھد قال دخلنا علی عائشۃ رض فاستسقی بعضنا فاتی بعس قالت عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بمثل ھذا قال مجاھد فحزرتہ فیما احزر ثمانیۃ ارطال تسعۃ ارطال عشرۃ ارطال **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن شجاع۔ سلیمان بن بکار اور احمد بن منصور الرمادی نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سی یعلی بن عبید نے وہ روایت کرتے ہین موسی الجہنی سی وہ مجاہد سے کہا ہم لوگ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین حاضر ہوی اور ہم مین سے بعض نے پانی مانگا تو ایک کہلڑ مین پانی لایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسیقدر پانی سے غسل کیا کرتے تہی مجاہد بیان کرتے ہین کہ مین نے اس کا اندازہ آٹہہ نو یا دس رطل پانی کیا

قال ابو جعفر فذهب ذاهبون الی ان وزن الصاع ثمانیة ارطال واحتجوا فی ذلک بهذا الحدیث وقالوا لم یشک مجاهد فی الثمانیة وانما شک فیما فوقها فثبتت الثمانیة بهذا الحدیث ونفی ما فوقها وممن قال بهذا القول ابو حنیفة **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا وزنه خمسة ارطال وثلث رطل وممن قال بذلک ابو یوسف وقالوا هذا الذی کان یغتسل به رسول الله صلی الله علیه وسلم هو صاع ونصف

قول اہل العلم

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ بعض اہل علم اس طرف گئی ہین کہ صاع آٹھہ رطل کا ہوتا ہے اور احتجاج اس حدیث سی کیا ہی اور کہا ہے کہ مجاہد کو شک صاع کے آٹھہ رطل ہونے ہین نہین بلکہ شک نو یا دس رطل ہونے مین تہا لہذا اس حدیث مین سی صاع کا آٹھہ رطل ہونا ثابت ہوا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی قول کیطرف گئی ہین اور باقی اہل علم نے ان سی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صاع کا وزن پانچ رطل اور ایک ثلث ہے امام ابو یوسف اسی قول کیطرف گئے ہین اور فرمایا ہے کہ او جس پیالہ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تہی وہ ڈیڑ صاع کا تہا **وذکروا** فی ذلک ما حدثنا فهد قال ثنا احمد

۵۲ بن یونس قال ثنا زائدة عن جعفر بن برقان عن الزهری عن عروة عن عائشة رض قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد وهو الفرق **ترجمہ** ان کی دلیل یہ حدیث ہین حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زایدہ نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن برقان سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرمایا ہین اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن مین غسل کیا کرتے تہی اور وہ کہٹلہ ہے **حدثنا** سلیمن بن شعیب قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا ابن ابی ذئب عن الزهری

۵۳ عن عروة عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد من قدح یقال له الفرق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسٰی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے فرمایا ہین اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی پیالہ سے جسے کہٹلہ کہتی ہین غسل کیا کرتے تہی **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا ابو

۵۴ عبد الرحمن المقری قال ثنا اللیث بن سعد قال حدثنی ابن شهاب فذکر باسناده نحوه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبد الرحمن المقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابن شہاب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قالوا** فلما ثبت بهذا الحدیث الذی روی عن عائشة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل هو وهی من الفرق والفرق ثلثة اصع کان ما یغتسل به کل واحد منهما صاعا ونصفا فاذا کان ذلک ثمانیة ارطال کان الصاع ثلثیها وهو خمسة ارطال وثلث رطل وهذا قول اهل المدینة ایضا **فکان** من الحجة علیهم لاهل المقالة الاولی ان حدیث عروة عن عائشة انما فیه ذکرها الفرق الذی کان یغتسل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی لم تذکر مقدار الماء الذی کان یکون فیه هل هو ملؤه او اقل من ذلک فقد یجوز ان یکون یغتسل هو وهی بملئه ویجوز ان یکون کان یغتسل هو وهی باقل من ملئه مما هو صاعان فیکون کل واحد منهما مغتسلا بصاع من ماء ویکون معنی هذا الحدیث موافقا لمعانی الاحادیث التی رویت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یغتسل بصاع **ترجمہ** پس باقی اہل علم بیان کرتے ہین کہ جب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جس پیالہ سی غسل کیا کرتے تہی وہ کہٹلہ تہا اور

کہتلہ تین صاع کا ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ڈیڑہ صاع سے غسل کیا کرتے تہی اور جب ہر ایک کے غسل کی مقدار ڈیڑہ صاع یعنے آٹہہ رطل ہوی تو ثابت ہوا کہ صاع پانچ رطل اور ایک ثلث کا ہوا یہی اہل مدینہ کا ہی قول ہے مگر اس کے جواب مین قائلین قول کہسکتے ہین کہ حدیث عروہ مین جو اونہون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سی روایت کی ہی صرف اسی امر کا ذکر ہے کہ جس برتن سے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تہی وہ ایک کہتلہ تہا اور اس کا کچہہ ذکر نہین کہ پانی اوس مین کتنا لیا جاتا تہا بہر کر یا کچہہ کم پس محتمل ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اوس سے بہر کر غسل کرتے ہون اور محتمل ہے کہ اوس سے کم مین اور وہ دو صاع ہین پس اس اخیر احتمال کی بنا پر وہ حدیثین بہی اس سے موافق ہو جاتی ہین جنمین مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ

۵۵ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا کرتے تہی **فَاِنَّهُ** قَدْ رُوِیَ عَنْهُ فِی ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ **ترجمہ** چنانچہ اس کے متعلق یہ احادیث روایت کی گئی ہین حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید بن الاصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحیم بن سلیمان نے وہ روایت کرتے ہین حجاج سے وہ ابراہیم سے وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ عائشہ رضہ سی فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد سی وضو

۵۶ کیا کرتے تہی اور ایک صاع سے غسل **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عروہ سی وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا

۵۷ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل سابق کے **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُسْلِمٍ یَعْنِی الْمُلَائِیَّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین مسلم یعنے الملائی سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سی فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک

۵۸ صاع سے غسل کیا کرتے تہی **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ بِقَدْرِ الصَّاعِ وَیَتَوَضَّأُ بِقَدْرِ الْمُدِّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدیہ بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل

۵۹ کیا کرتے تہی اور ایک مد سی وضو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَیَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سی فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا کرتے تہے

۶۰ اور ایک مد سے وضو **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِالْمُدِّ وَنَحْوِهٖ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطار

نے وہ روایت کرتے ہین سعید سے وہ قتادہ سی پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے اونھون نے بیان کیا ہے کہ وضو آپ ایک مُد یا تقریبًا ایک مُد سے کیا کرتے تھے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا

۱۱ اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن العباس بن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سی اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک بن فضالہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والدہ نے وہ روایت کرتے ہین معاذہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سی فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد سے وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ

۱۲ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ سَأَلْنَا أَنَسًا عَنِ الْوُضُوءِ الَّذِي يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ مُدٍّ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ وَعَسَى أَنْ يَفْضُلَ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ كَمْ يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ الصَّاعُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّاعَ قَالَ نَعَمْ مَعَ الْمُدِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوۃ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ نے وہ روایت کرتے ہین عتبہ بن ابی حکیم سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر بن عتیک نی کہا ہم نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص کو وضو کے لئے کسقدر پانی کافی ہے تو اونھون نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد مین اچھی طرح سے وضو کیا کرتے تھے اور کبھی پانی بچ بھی رہتا تھا کہا اور ہم نے اون سے دریافت کیا کہ اور غسل جنابت کیلئے کسقدر پانی کافی ہے فرمایا ایک صاع مین نے پوچھا کہ اس صاع کا ذکر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا ہی فرمایا ہان اور مُد کا بھی حَدَّثَنَا

۱۳ رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد سی وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ

۱۴ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ وَيُوَضِّيهِ الْمُدُّ مِنَ الْمَاءِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوریحانہ نے وہ روایت کرتے ہین سفینہ مولی ام سلمہ سی کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے تھے اور ایک مُد پانی سے وضو فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ وَلَيْسَ فِيهَا مِقْدَارُ وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ وَفِي حَدِيثِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض ذِكْرُ وَزْنِ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَفِي حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ هُوَ الْفَرَقُ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ مَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْهُ خَاصَّةً وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي كَانَا يَغْتَسِلَانِ بِهِ وَفِي الْآثَارِ الْأُخَرِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ وَأَنَّهُ كَانَ صَاعًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ لِمَا صَحَّحَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ وَجُمِعَتْ وَكُشِفَتْ مَعَانِيهَا أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ وَبِصَاعٍ وَزْنُهُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ

وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ اَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى ترجمہ پس
ان آثار مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا کرتے تہے اور ان مین اس امر کا کچہہ ذکر نہین کہ
صاع کا وزن کتنا تہا ہان مجاہد کی حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم آٹہہ رطل پانی سے غسل کیا کرتے
تہے اور عروہ نے جو حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت کی ہے اوس مین خاصکر اس کا ذکر ہے کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن یعنے کہٹلے سی غسل کیا کرتے تہے اور پانی کی مقدار کا اس حدیث
مین ہی کچہہ ذکر نہین کہ کتنا ہوتا تہا اور دوسری آثار مین مذکور ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل کیا
کرتے تہے پس جب ان تمام آثار کو جمع کر کے ایک دوسرے کی معنے پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ثابت ہوتا ہی کہ آپ ایک صاع
سے اور اوس برتن یعنے کہٹلے سی غسل کیا کرتے تہی جس میں آٹہہ رطل پانی سماتا تہا تو اس سے وہی قول ثابت ہوا جس کیطرف
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گئی ہین یہی امام محمد رحمہ اللہ کا بہی قول ہے اور انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے جو کچہہ روایت
کیا گیا ہے وہ بہی اس پر دلالت رکہتا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ ۵۱۵
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَهُوَ
رَطْلَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عیسیٰ سے وہ ابن جبیر سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد سے وضو کیا کرتے تہی اور وہ ایک رطل تہا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ۵۱۶
بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِرَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عیسےٰ سی وہ عبد اللہ بن جبیر
سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل سے وضو کیا کرتے تہی اور ایک
صاع سے غسل فَهٰذَا اَنَسٌ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ مُدَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَطْلَانِ وَالصَّاعُ اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ
فَاِذَا ثَبَتَ اَنَّ الْمُدَّ رَطْلَانِ ثَبَتَ اَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ
هٰذَا ترجمہ پس انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مُد دو رطل کا تہا
اور صاع چار مُد کا ہوتا ہے پس جب ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مُد دو رطل کا تہا تو ثابت ہوا کہ آپ کا
صاع آٹہہ رطل کا تہا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ انس بن مالک رضہ سے اس کے خلاف بہی روایت کیا گیا ہے ۔
فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ ۵۱۷
سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضہ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ترجمہ جیسا کہ
اس روایت مین ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیالسی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر نے اونہون نے سُنی انس بن مالک رضی اللہ تعالے
عنہ سے فرماتے تہی کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کیا کرتے تہی اور پانچ مکوک سی غسل قَالَ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ
يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ قِيْلَ لَهٗ مَا فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا خِلَافٌ لِاَنَّ حَدِيْثَ شَرِيْكٍ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَقَدْ وَافَقَہُ عَلٰی ذٰلِکَ عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ حَکِیْمٍ فَرَوٰی عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ جُبَیْرٍ نَحْوًا مِنْ ذٰلِکَ فَلَمَّا رَوٰی شُعْبَۃُ مَا ذَکَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ جُبَیْرٍ اِحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ اَرَادَ بِالْمَکُّوْکِ الْمُدَّ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ الْمُدَّ مَکُّوْکًا فَیَکُوْنُ الَّذِیْ کَانَ یَتَوَضَّأُ بِہٖ مُدًّا وَیَکُوْنُ الَّذِیْ یَغْتَسِلُ بِہٖ خَمْسَۃَ مَکَاکِیَّ یَغْتَسِلُ بِاَرْبَعَۃٍ مِنْھَا وَھِیَ اَرْبَعَۃُ اَمْدَادٍ وَھِیَ صَاعٌ وَیَتَوَضَّأُ بِاٰخَرَ وَھُوَ مُدٌّ فَجَمَعَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَا کَانَ یَتَوَضَّأُ بِہٖ لِلْجَنَابَۃِ وَمَا کَانَ یَغْتَسِلُ بِہٖ لَھَا وَاَفْرَدَ فِیْ حَدِیْثِ عُتْبَۃَ مَا کَانَ یَغْتَسِلُ بِہٖ لَھَا خَاصَّۃً دُوْنَ مَا کَانَ یَتَوَضَّأُ بِہٖ وَاِنَّ ذٰلِکَ الْوُضُوْءَ لَھَا اَیْضًا وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ عِمْرَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ الثَّلْجِیِّ یَقُوْلُ اِنَّمَا قُدِّرَ الصَّاعُ عَلٰی وَزْنِ مَا یَعْتَدِلُ کَیْلُہٗ وَوَزْنُہٗ مِنَ الْمَاشِ وَالزَّبِیْبِ وَالْعَدَسِ فَاِنَّہٗ یُقَالُ اِنَّ کَیْلَ ذٰلِکَ وَوَزْنَہٗ سَوَاءٌ ترجمہ پس معترض کہسکتا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہہ حدیث مین حدیث اول کے خلاف ہی تو اس کا جواب دیا جایگا کہ ہمارے نزدیک تو اس حدیث مین حدیث اول کے خلاف نہیں کیونکہ شریک کی روایت مین ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُدّ سے وضو کیا کرتے تہی اسی کے موافق عتبہ بن ابی حکیم نے عبداللہ بن جبیر سے روایت کیا ہے لہذا شعبہ نے جو عبداللہ بن جبیر سے مکوک کا لفظ روایت کیا ہے سو محتمل ہے کہ اس سے اون کی مراد مُدّ ہو کیونکہ مکوک کا اطلاق مُدّ پر ہی کیا جاتا ہے پس اس روایت کے مطابق ہی ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُدّ سے وضو کیا کرتے تہی اور یہہ جو مذکور ہوا کہ او پانچ مکوک سی آپ غسل کیا کرتے تہی سو اس کے معنے یہہ ہین کہ اون مین سے چار مکوک سی غسل کرتے تہی تو یہہ وہی چار مد ہوی یعنے ایک صاع پہر باقی ایک مُدّ سے وضو کر لیتے تہے پس اس حدیث مین غسل جنابت کے ساتہہ وضو کو ہی جمع کر لیا ہے اور حدیث عتبہ مین صرف غسل جنابت کا ذکر کیا ہے اور وضو کا نہین اور ابن ابی عمران کو مین نے بیان کرتے ہوئے سُنا کہ ابن الثلجی بیان کیا کرتے تہی کہ صاع کا وزن تولا گیا تو اوس ماپ ماش مسور اور زبیب سے برابر اوترا چنانچہ اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس کا ماپ اور وزن برابر ہے

۵۱۸ **حدثنا** ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ اَنَا عَلِیُّ ابْنُ صَالِحٍ وَبِشْرُ بْنُ الْوَلِیْدِ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَاَخْرَجَ اِلَیَّ مَنْ اَثِقُ بِہٖ صَاعًا فَقَالَ ھٰذَا صَاعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّرْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ خَمْسَۃَ اَرْطَالٍ وَثُلُثَ رِطْلٍ وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ عِمْرَانَ یَقُوْلُ یُقَالُ اِنَّ الَّذِیْ اَخْرَجَ ھٰذَا لِاَبِیْ یُوْسُفَ ھُوَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَسَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ یَذْکُرُ اَنَّ مَالِکًا سُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ھُوَ تَحَرِّیْ عَبْدِ الْمَلِکِ لِصَاعِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَکَاَنَّ مَالِکًا لَمَّا ثَبَتَ عِنْدَہٗ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ تَحَرّٰی ذٰلِکَ مِنْ صَاعِ عُمَرَ وَصَاعُ عُمَرَ صَاعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُدِّرَ صَاعُ عُمَرَ عَلٰی خِلَافِ ذٰلِکَ ترجمہ حدیث بیان ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن صالح اور بشر بن الولید نے دونون روایت کرتے ہین امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے فرمایا جب مین مدینہ طیبہ گیا تو بعض معتمدین نے جن پر مجھے اعتماد اور بہروسہ تہا ایک صاع نکال کر دکہایا اور کہا یہہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے مین نے اوس کا اندازہ کیا تو پانچ رطل اور ایک ثلث پایا ابن ابی عمران بیان کرتے ہین کہ یہہ بعض معتمدین جنہون نے امام ابو یوسف کو یہہ صاع نکال کر دکہلایا مالک بن انس رضی اللہ عنہ تہی اور ابو حازم کو مین نے بیان کرتے ہوئے سُنا کہ جب مالک بن انس سے اس صاع کے متعلق دریافت کیا گیا تو اونہون نے بیان کیا کہ یہہ صاع عبد الملک کا اندازہ کیا ہوا ہے جس کا اونہون نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے اندازہ کیا تہا سو اب گر امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ثابت ہوا کہ وہ صاع عبد الملک کا اندازہ کیا ہوا تہا اور اونہون نے حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ کے صاع سے اندازہ کیا تہا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صاع تہا تو ہم کہتے ہین کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع مذکورہ بالا وزن سی

۱۹ زائد پر وزن کیا گیا ہے **فحدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا وکیع عن علی بن صالح عن ابی اسحق عن موسی بن طلحۃ قال الحجاجی صاع عمر بن الخطاب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے وہ روایت کرتے ہین علی بن صالح سے وہ ابو اسحق سے وہ موسی بن طلحہ سے کہا حضرت عمر فاروق رضہ کا صاع حجاجی تھا **حدثنا** احمد قال ثنا یعقوب قال

۲۰ ثنا وکیع عن ابیہ عن مغیرۃ عن ابراھیم قال عیرنا صاع عمر فوجدناہ حجاجیا والحجاجی عندھم ثمانیۃ ارطال بالبغدادی **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم وکیع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ مغیرہ سے وہ ابراہیم سے کہا ہم نے حضرت عمر فاروق کا صاع کا وزن لیا تو وہ حجاجی صاع نکلا اور حجاجی آٹھہ رطل بغداد کا ہوتا ہے **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا سفیان بن بشر الکوفی

۲۱ قال ثنا شریک عن مغیرۃ وعبیدۃ عن ابراھیم قال وضع الحجاج قفیزہ علی صاع عمر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن بشر الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ اور عبیدہ سے وہ ابراہیم نخعی سے کہا حجاج نے اپنا قفیز حضرت عمر فاروق کے صاع پر مقرر کیا تہا۔ **فھذا** اولی مما ذکرہ مالک من تحری عبد الملک لان التحری لیس معہ حقیقۃ وما ذکرہ ابراھیم وموسی بن طلحۃ من العیار معہ حقیقۃ فھذا اولی وباللہ التوفیق واخر کتاب الزکوۃ **ترجمہ** پس یہہ حجاج جو حضرت عمر فاروق رضہ کے صاع کا اپنے قفیز وزن کیا تو یہہ عبد الملک کی تحری سے اولی وانسب ہے کیونکہ تحری یعنے صرف اندازہ کرنے سے حقیقت شی تو نہین معلوم ہو جاتی اسیطرح موسی بن طلحہ اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ نے جو بیان کیا ہے وہ تو حضرت عمر فاروق رضہ کے صاع کا حقیقی وزن ظاہر کرتا ہے لہذا یہہ زیادہ قابل عمل ہے وباللہ التوفیق

کتاب الصیام

روزون کے احکام کے بیان مین۔

باب الوقت الذی یحرم فیہ الطعام علی الصیام

باب اوس وقت کے بیان میں جس وقت سے روزہ مین کہانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

۱ **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا حماد عن عاصم بن بھدلۃ عن زر بن حبیش قال تسحرت ثم انطلقت الی المسجد فمررت بمنزل حذیفۃ فدخلت علیہ فامر بلقحۃ فحلبت وبقدر فسخنت ثم قال کل فقلت انی ارید الصوم قال وانا ارید الصوم قال فاکلنا ثم شربنا ثم اتینا المسجد فاقیمت الصلوۃ قال ھکذا فعل بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او صنعت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن بہدلہ سے وہ زر بن حبیش رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین سحری کر کے مسجد روانہ ہوا راستہ مین حذیفہ رضہ کے مکان کے پاس سے گذرا تو مین اون کے پاس چلا گیا اونہون نے اونٹنی کے دودھ کے لئے کہا تو مین نے دودھ دوہا پھر ہانڈی گرم کرنے کے لئے کہا تو مین نے ہانڈی گرم کر دی پھر کہا کہاؤ مین نے کہا مین روزہ رکہنے کا ارادہ رکہتا ہون کہا مین بہی تو روزہ رکہنے کا ارادہ رکہتا ہون چنانچہ ہم نے کہایا پیا پہر ہم مسجد آئے تو نماز

شروع ہوگئی تھی کہا ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کیا کہا میں نے ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا میں نے کہا طلوع فجر کے بعد کہا ہاں طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے پہلے **قَالَ** اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ اَكَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَهُوَ یُرِیْدُ الصَّوْمَ وَیَحْكِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **وَقَدْ** جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ فَهُوَ مَا قَدْ رَوَیْنَاهُ عَنْهُ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ فِیْ كِتَابِنَا هٰذَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَاَنَّهٗ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا یُؤَذِّنُ لِیَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ ثُمَّ وَصَفَ الْفَجْرَ بِمَا قَدْ وَصَفَهٗ بِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ هُوَ الْمَانِعُ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا یَمْنَعُ مِنْهُ الصَّائِمَ **فَهٰذِهِ** الْاٰثَارُ الَّتِیْ ذَكَرْنَا مُخَالِفَةٌ لِحَدِیْثِ حُذَیْفَةَ وَقَدْ یُحْتَمَلُ حَدِیْثُ حُذَیْفَةَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ یَّكُوْنَ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى اللَّیْلِ

بیان المسئلة

امام جعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے روزہ رکھنے کا ارادہ سے طلوع فجر کے بعد سحری کی اور پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی نقل کیا حالانکہ دوسری احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف وارد ہوئی ہیں یہ حدیثیں ہم اپنی اس کتاب میں اوپر بیان کر چکے ہیں وہ یہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات رہی آذان کہا کرتے ہیں سو تم اسوقت کھایا پیا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم آذان کہے اور فرمایا کہ بلال کی آذان تم میں سے کسی کو سحری کرنے سے باز نہ رکھے کیونکہ وہ اسلئے آذان دیتے ہیں کہ تم میں سے سونے والے بیدار ہو جائیں . . . . اس کے بعد آپنے طلوع فجر کا بیان کیا ہے پس یہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ کھانا پینا وغیرہ جو روزہ دار کیلئے منع ہے طلوع فجر کے بعد سے منع ہو جاتا ہے پس یہ تمام آثار حدیث حذیفہ سے مختلف واقع ہوئی ہیں اس کے علاوہ محتمل ہے کہ حدیث حذیفہ واقعہ آیہ کلوا واشربوا الآیہ کے نزول سے قبل کا ہے

۵۲ **فَاِنَّهٗ** حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا حُصَیْنٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَنَا عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالَیْنِ اَحَدُهُمَا اَسْوَدُ وَالْاٰخَرُ اَبْیَضُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِمَا فَلَا یَتَبَیَّنُ لِیَ الْاَبْیَضُ مِنَ الْاَسْوَدِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ صَنَعْتُ فَقَالَ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِیْضٌ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَیَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّیْلِ ترجمہ کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد اور موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین اور مجاہد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے کہا خبر دی ہم کو عدی بن حاتم نے کہ جب آیہ کریم کلوا واشربوا آیہ نازل ہوئی تو میں نے دو رسیاں اپنے پاس رکھیں ایک سیاہ اور ایک سفید اور اونہیں دیکھتا رہا مگر سفید اسی اسود سے تمیز نہ معلوم ہوئی صبح کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر کی فرمایا تمہارا تکیہ بہت دراز ہے خیط الابیض اور خیط الاسود سے فجر اور رات کی سفیدی سیاہی مراد ہے

۵۳ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَیْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حصین بن عبد الرحمٰن نے

۵۷ وہ روایت کرتے ہین شعبی سے وہ عدی بن حاتم سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** محمد قال ثنا یوسف ابن عدی قال ثنا عبد اللہ بن ادریس الاودی عن حصین فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس الاودی نے وہ روایت کرتے ہین حصین سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۸ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا الفضیل بن سلیمن عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی قال لما نزلت وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود جعل الرجل یاخذ خیطا ابیض وخیطا اسود فیضعھما تحت وسادتہ فینظر متی یستبینھما فیترک الطعام قال فبین اللہ عز وجل ذلک ونزلت من الفجر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے وہ روایت کرتے ہین ابو حازم سے وہ سہل بن سعد الساعدی رض سے فرمایا جب آیہ کلوا واشربوا الخ یہ نازل ہوئی تو لوگ سفید اور سیاہ دہاگا سرہانے رکھہ لیتے اور اونہین دیکھتے رہتے کہ جب وہ ایک دوسرے سے متمیز ہون تو کہانا پینا ترک کرین تو اللہ تعالے نے من الفجر نازل کرکے بیان کردیا کہ ابیض واسود سے فجر مراد ہے **فلما** کان حکم ھذہ الایۃ قد کان اشکل علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بین اللہ عز وجل لھم من ذلک ما بین وحتی انزل من الفجر بعد ما قد کان انزل حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود فکان الحکم ان یاکلوا ویشربوا حتی یتبین ذلک لھم حتی نسخ اللہ عز وجل بقولہ من الفجر علی ما ذکرنا ما قد بینہ سھل فی حدیثہ **واحتمل** ان یکون ما روی حذیفۃ من ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان قبل نزول تلک الایۃ فلما انزل اللہ عز وجل تلک الایۃ احکم ذلک ورد الحکم الی ما بین فیھا **ترجمہ** پس جب اس آیت کا حکم اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر مشتبہ ہوا یہانتک کہ اللہ تعالے نے من الفجر نازل کرکے اوسے واضح کردیا تو اوس سے پہلے وہی حکم تہا جیسا کہ لوگ سمجھے ہوئے تہے یہانتک کہ اللہ تعالے من الفجر نازل کرکے اوسے منسوخ کیا جیساکہ سہل بن الساعدی نے بیان کیا ہے پس محتمل ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس آیت کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے یہانتک کہ اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کرکے اس حکم کو محکم کیا

۵۹ **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا فی ذلک ما حدثنا ابو امیۃ قال ثنا ابو نعیم والخضر بن محمد بن شجاع قالا ثنا ملازم بن عمرو قال ثنا عبد اللہ بن بدر السحیمی قال حدثنی جدی قیس بن طلق قال حدثنی ابی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلوا واشربوا ولا یھیدنکم الساطع المصعد کلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر واشار بیدہ واعترضھا **ترجمہ** اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم اور خضر بن محمد بن شجاع نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ملازم بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بدر سحیمی نے کہا حدیث بیان کی مجہسے میرے جد قیس بن طلق نے کہا حدیث بیان کی مجہسے میرے والد نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہایا پیا کرو اور یہہ آسمان پر اوپر کو چڑہنے والی سفیدی (یعنے صبح کاذب) تمہین کہانے پینے سے نروکے یہانتک کہ یہہ سرخی مارتی ہوئی سفیدی ہاتہہ سے اشارہ کرکے فرمایا کہ اس طرح آسمان کے کنارون پر پہیل جائے **فلا** یجب ترک آیۃ من کتاب اللہ تعالی نصا واحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترۃ قد قبلتھا الامۃ وعملت بھا من لدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیوم الی حدیث قد یجوز ان یکون منسوخا بما ذکرناہ

فِی ھٰذَا الْبَابِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعا ترجمہ پس جائز نہین کہ کسی ایک حدیث کے سبب سے جسکے منسوخ ہونے کا بہی احتمال ہو کوئی شخص نصوص آیات مین سے کسی نص کو یا احادیث متواترہ کو جو امت کے درمیان تسلیم کر لی گئی ہین اور جن پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے ابتک عملدرآمد چلا آیا ہے ترک کرے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ الرَّجُلِ یَنْوِی الصِّیَامَ بَعْدَ مَا یَطْلُعُ الْفَجْرُ

طلوع فجر کے بعد روزہ کی نیت کرنے کا بیان

٥١ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَھِیْعَۃَ وَیَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ حَفْصَۃَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ اور یحیےٰ بن ایوب نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن ابی بکر سے وہ ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت نکرے تو اوس کا روزہ ہی نہین ٥٢ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔ ٥٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ ھِشَامٍ الرُّعَیْنِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَیُّوْبَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید بن ہشام الرعینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ بن ایوب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا لَمْ یَنْوِ الدُّخُوْلَ فِی الصِّیَامِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَمْ یُجْزِہٖ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ بِنِیَّۃٍ یُّحْدِثُ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاحْتَجُّوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا ھٰذَا الْحَدِیْثُ لَا یَرْفَعُہُ الْحُفَّاظُ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَہٗ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ وَیَخْتَلِفُوْنَ عَنْہُ فِیْہِ اخْتِلَافًا یُّوْجِبُ اضْطِرَابَ الْحَدِیْثِ بِمَا ھُوَ دُوْنَہٗ وَلٰکِنْ مَعَ ذٰلِکَ نُثْبِتُہٗ وَنَجْعَلُہٗ عَلٰی خَاصٍّ مِّنَ الصَّوْمِ وَھُوَ الصَّوْمُ الْفَرْضُ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ اَیَّامٍ بِعَیْنِھَا مِثْلُ الصَّوْمِ فِی الْکَفَّارَاتِ وَقَضَاءِ رَمَضَانَ وَمَا اَشْبَہَ ذٰلِکَ فَاَمَّا مَا ذَکَرْنَا مِنْ رِوَایَۃِ الْحُفَّاظِ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَمَنِ اخْتِلَافُھُمْ عَنْہُ فِیْہِ

بیان المسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت نکرے اوس کا روزہ جائز نہین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث اون حفاظ نے جو ابن شہاب سے روایت کرتے ہین مرفوع نہین کی ہے اور اسقدر اختلاف کیا ہے کہ حدیث مضطرب ہوگئی ہے مع ذلک ہم اس حدیث کو ساقط نہین کرتے بلکہ اوس کے حکم کو اون خاص فرض روزون کے لئے ثابت کرتے ہین جو بلا تعیین یوم خاص ادا کئے جا سکتے ہین مثلاً کفارات قضائے رمضان کے روزے اور نفلی روزے اور وہ جو ہم نے حفاظ کا اس حدیث کے اسناد مین اختلاف کرنے کا ذکر کیا ہے فَاِنَّ اِبْرَاھِیْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ٥٤ عَنْ عَائِشَۃَ رض وَحَفْصَۃَ رض بِمِثْلِ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ ترجمہ سو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حضرت
۵ عائشہ صدیقہ رضا اور حضرت حفصہ رضہ سے یہی حدیث جو شروع باب مین بیان کی گئی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا
ابن عیینۃ عن ابن شھاب عن حمزۃ بن عبد اللہ عن ابیہ عن حفصۃ رض ام المؤمنین بذلک ولم یرفعہ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت
کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمزہ بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے وہ ام المومنین حضرت حفصہ رض سے یہی حدیث اور مرفوع نہین
۶ کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال حسین بن مھدی قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن
حفصۃ رض بذلک ولم یرفعہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے
کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رض سے وہ حضرت
حفصہ رض سے یہی حدیث اور مرفوع نہین کی **فھذا** مالک ومعمر وابن عیینۃ وھم الحجۃ عن الزھری قد اختلفوا
فی اسناد ھذا الحدیث کما ذکرنا **وقد** رواہ ایضا عن الزھری غیر ھؤلاء علی خلاف ما رواہ عبد اللہ بن
ابی بکر ایضا **ترجمہ** پس امام مالک معمر اور ابن عیینہ جو زہری کی روایت مین حجت و سند ہین اس حدیث کی اسناد مین اسقدر
اختلاف رکھتے ہین اس کے علاوہ زہری سے ان تینون کے ماسوا اور لوگون نے بہی یہ حدیث عبد اللہ بن ابی بکر کی روایت کے
۷ خلاف روایت کی ہے **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا صالح بن ابی الاخضر عن ابن شھاب حدثہ عن
سالم عن ابیہ بذلک ولم یذکر حفصۃ رض ولم یرفعہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن ابی الاخضر نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب یعنے زہری
سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے یہی حدیث اور حضرت حفصہ رض کا ذکر نہین کیا اور نہ حدیث مرفوع کی **حدثنا** ابو بکرۃ
۸ قال ثنا روح قال ثنا صالح بن ابی الاخضر قال ثنا ابن شھاب عن السائب بن یزید عن المطلب بن ابی وداعۃ عن
حفصۃ رض بذلک ولم یرفعہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے صالح بن ابی الاخضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین سائب بن یزید سے وہ
روایت کرتے ہین مطلب بن ابی وداعہ سے وہ حضرت حفصہ رض سے یہی حدیث اور مرفوع نہین کی **ثم قد** رواہ نافع ایضا عن
ابن عمر رض بذلک ولم یذکر حفصۃ رض ایضا ولم یرفعہ **ترجمہ** اور نافع نے یہہ حدیث ابن عمر رض سے روایت کی ہے اور حضرت
۹ حفصہ رض کا ذکر نہین کیا اور نہ حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا
مالک عن یونس قال اخبرنی انس بن عیاض عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی
ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین یونس سے
کہا خبر دی ہمکو انس بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہین موسی بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے مثل حدیث
سابق کے **فھذا** ھو اصل ھذا الحدیث وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا فی اباحۃ الدخول
فی الصیام بعد طلوع الفجر **ترجمہ** پس یہہ حدیث موقوف و مضطرب ہے اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے
۱۰ روایت کیا گیا ہے کہ طلوع فجر کے بعد ہی روزہ کی نیت کرنا جائز ہے **حدثنا** ابو بکرۃ وابراھیم بن مرزوق
وعلی بن شیبۃ قالوا ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا شعبۃ عن طلحۃ بن یحیی عن عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ

اُمِّ المُؤمِنِینَ قَالَتْ کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ ذٰلِکَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ ابراہیم بن مرزوق اور علی بن شیبہ نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عُبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین طلحہ بن یحییٰ سے وہ عائشہ بنت طلحہ سے وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض طعام کو زیادہ پسند کرتے تہے چنانچہ ایک روز آپنے آکر پوچہا کہ اوس کہانے مین سے تمہارے پاس کچہہ ہے مین نے کہا نہین فرمایا تو مین روزدار ہوں

۵۱۱ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ طَلْحَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثوری نے وہ روایت کرتے ہین طلحہ بن یحییٰ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی فَذٰلِکَ عِنْدَنَا عَلٰی خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ اَیْضًا وَھُوَ التَّطَوُّعُ یَنْوِیْہِ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا یُصْبِحُ فِیْ صَدْرِ النَّہَارِ لَا بَاطِلٌ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِکَ جَمَاعَۃٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِہٖ ترجمہ پس اسیطرح یہہ حدیث بہی ہمارے نزدیک خاص روزہ یعنے نفلی روزی پر محمول ہی پس نفلی روزہ کی نیت ہر شخص طلوع فجر کے بعد بہی کرسکتا ہے مگر زوال کے وقت تک اسی پر آپکے بعد آپ کے اصحاب نے عمل کیا ہے

۵۱۲ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ ثُمَّ اَرَادَ الصَّوْمَ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ فَاِنَّہٗ بِاَحَدِ النَّظَرَیْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور روح نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحق سے وہ ابوالاحوص سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا جب تم مین سے کوئی صبح کو روزہ کا ارادہ کرے یعنے طلوع فجر کے بعد تو اوسے اختیار ہے چاہے روزہ رکہے اور چاہے افطار کرے

۵۱۳ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَتٰی اَصْبَحْتَ یَوْمًا فَاَنْتَ عَلٰی اَحَدِ النَّظَرَیْنِ مَا لَمْ تَطْعَمْ اَوْ تَشْرَبْ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہین ابوالاحوص سے وہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے فرمایا جب تک تم نے صبح کو کچہہ کہایا پیا نہ ہو اس وقت تک تمہین اختیار ہے چاہے روزہ رکہلو اور چاہے افطار کرلو

۵۱۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ رضہ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہین حارث الاعور سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے

۵۱۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ حُذَیْفَۃَ بَدَا لَہُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ طلحہ بن مصرف سی وہ سعد بن عبیدہ سی وہ ابوعبدالرحمن سے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زوال شمس کے بعد روزہ رکہنے کا ارادہ کرکے روزہ رکہہ لیا

۵۱۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْھُمْ اَنَّہٗ لَزِمَ غَرِیْمًا لَہٗ فَاَتَی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضہ فَقَالَ اِنِّیْ لَزِمْتُ غَرِیْمًا لِیْ

مِنْ مُرَادٍ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنَ الظُّهْرِ وَلَمْ اَصُمْ وَلَمْ اُفْطِرْ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سلمہ بن کہیل
سے وہ مستورد سے جو بنی اسد سے ایک شخص تہے وہ ایک اور شخص سے اپنے ہی قبیلہ مین سے کہ وہ اپنے ایک قرضدار کے پیچہے
لگے بعدازان ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آئے اور کہا آج مین قبیلہ مراد سے ایک قرضدار کے پیچہے قریبًا ظہر
١٧ تک لگا رہا نہ مین نے روزہ رکہا اور نہ افطار ہی کیا فرمایا چاہے روزہ رکہلو چاہے افطار کرو **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا
روح قال ثنا شعبۃ عن ابی بشر قال قال رجل لانس بن مالک انی تسحرت ثم بدا لی ان افطر قال ان شئت فافطر کان ابو طلحۃ
یجئ فیقول هل عندکم من طعام فان قالوا لا قال انی صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوبشر سے کہا ایک شخص نے انس بن مالک رضی اللہ
تعالے عنہ سے کہا کہ مین نے سحری کی اس کے بعد میرا ارادہ افطار کرنے کا ہوا فرمایا افطار کرلو ابو طلحہ رض گہر مین آکر پوچہتے کہ کیا
١٨ کچہہ کہانا موجود ہے گہر کے لوگ کہتے کہ نہین تو وہ روزہ رکہہ لیتے **حدثنا** ربیع الجیزی قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال
ثنا اسمعیل بن عیاش قال ثنا محمد بن یزید الرحبی عن شهر بن ابی حبیش ولم یکن بقی ممن شهد قتل عثمان رض غیرہ ان
عثمان رض اصبح فی الیوم الذی قتل فیہ فقال ان ابا بکر رض وعمر رض اتیانی فی هذہ اللیلۃ فقالا لی یا عثمان انک مفطر عندنا
اللیلۃ وانی اشهدکم انی قد اوجبت الصیام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یزید الرحبی نے
وہ روایت کرتے ہین شہر بن ابی حبیش سے اور یہہ شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے وقت موجود ہونے
والون مین سے ایک ہی شخص باقی رہگئے تہے غرض اونہون نے بیان کیا کہ حضرت عثمان رض جس روز شہید ہونے والے تہے
اسی روز صبح کو آپنے کہا کہ آج شب کو مین نے ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض کو خواب مین دیکہا کہ وہ میرے پاس آئے اور کہا
١٩ کہ آج تم روزہ ہمارے پاس آکر افطار کروگے سو مین تمہین گواہ بناتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر روزہ واجب کرلیا **حدثنا** ابن ابی
داؤد قال ثنا الوحاظی قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنی عمرو بن ابی عمرو عن عکرمۃ عن ابن عباس انہ کان یصبح
حتی یظهر ثم یقول واللہ لقد اصبحت وما ارید الصوم وما اکلت من طعام ولا شراب منذ الیوم ولاصومن یومی
هذا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عمرو بن ابی عمرو نے وہ روایت کرتے ہین عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ
تعالے عنہما سے کہ آپ صبح کو جب ظہر تک بہی کہائے پیئے رہتے تو فرماتے کہ واللہ صبح سے ابتک مین نے نہ روزہ کی ہی نیت کی
٢٠ اور نہ کچہہ کہایا پیا ہے لہذا آج مین روزہ ہی رکہون گا **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا سعید عن قتادۃ
عن انس بن مالک ان ابا طلحۃ کان یاتی اهلہ من الضحی فیقول هل عندکم غداء فان قالوا لا صام ذلک الیوم
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے
وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ابو طلحہ رض چاشت کے وقت گہر آتے اور پوچہتے
٢١ کہ کچہہ کہانا وغیرہ ہے اگر کہانا نہین ہے تو پہر وہ روزہ رکہہ لیتے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبۃ قال سمعت ابا
الفیض قال سمعت عبد اللہ بن سیار الدمشقی قال ساوم ابو الدرداء رجلا بفرس فحلف الرجل ان لا یبیعہ فلما

مضی قال تعالٰی انی اکرہ ان اوتمک انی لم اعد الیوم مریضا ولم اطعم مسکینا ولم اصل الضحٰی ولکنی بقیتہ یومی صائم
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سُنی مین نے ابو الفیض سے کہا سُنی مین نے
عبداللہ بن سیار الدمشقی سے کہا ابو الدردار رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص سے گھوڑے کی بیع کرتے ہوئے دام لگائے اس شخص نے قسم
کہائی کہ وہ اوسے فروخت ہی نہین کرتا جب وہ واپس جانے لگا تو ابو الدردار رض نے فرمایا یہان آؤ مین نہین چاہتا کہ تمہین گناہ مین
ڈالون مین نے آج کسی مریض کی عیادت نہین کی نہ کسی مسکین کو کہانا کہلایا اور چاشت کی نماز ہی نہین پڑہ سکا لہذا اب مین روزہ
۵۲۲ رکہہ لیتا ہون **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا شعبۃ قال انا ایوب عن ابی قلابۃ قال حدثتنا ام الدرداء
ان ابا الدرداء کان یجیٔ فیقول ھل عندکم من طعام فان قالوا لا قال انی صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے وہ روایت کرتے ہین ابو قلابہ سے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو الدردار رض کی والدہ نے کہ وہ جب گہر مین آتے اور پوچھتے کہ کچھ کہانا وغیرہ ہے اگر کہا جاتا نہین تو کہتے
۵۲۳ اچھا مین روزہ رکہہ لیتا ہوں **حدثنا** علی قال ثنا روح قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد اللہ بن عتبۃ ان ابا ایوب
کان یفعل ذلک ایضا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ثابت سے وہ عبداللہ عتبہ سے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ بہی ایسا ہی کیا
۵۲۴ کرتے تہے **حدثنا** علی قال ثنا روح عن ابن جریج قال زعم عطاء انہ کان یفعل ذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے کہا عطا نے بیان کیا کہ وہ بہی ایسا
ہی کیا کرتے تہے **فھذا** الصیام الذی یجزئ فیہ النیۃ بعد طلوع الفجر الذی جاء فیہ الحدیث الذی ذکرنا
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمل بہ من ذکرنا من اصحابہ من بعدہ ھو صوم التطوع **وقد** روی
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا انہ امر الناس یوم عاشوراء بعد ما اصبحوا ان یصوموا وھو حینئذ
علیھم صومہ فرض کما صار صوم رمضان من بعد ذلک علی الناس فرضا وروینا عنہ فی ذلک آثارا سنذکرھا
فی باب صوم یوم عاشوراء فیما بعد ھذا الباب من ھذا الکتاب ان شاء اللہ تعالٰی **فلما** جاءت ھذہ الآثار عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما ذکرنا لم یجز ان یجعل بعضھا مخالفا لبعض فتتنافی وتتضاد ما وجدنا لبعضھا بعضا
ما وجدنا السبیل الی تصحیحھا وتخریج وجوھھا فکان حدیث عائشۃ رض الذی ذکرناہ عنھا فی ھذا الباب فی
الصوم التطوع فکذلک وجھہ عندنا وکان ما روی فی عاشوراء فی الصوم المفروض فی الیوم الذی بعینہ فکذلک
حکم الصوم المفروض فی ذلک الیوم جاریا ان یجعل لہ النیۃ بعد طلوع الفجر ومن ذلک شھر رمضان فھو فرض فی
ایام بعینھا کیوم عاشوراء اذا کان فرضا فی یوم بعینہ فکما کان یوم عاشوراء یجزئ من نوی صومہ بعد ما اصبح
فکذلک شھر رمضان یجزئ من نوی صوم یوم منہ کذلک وبقی بعد ھذا ما روینا فی حدیث حفصۃ رض عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فھو عندنا فی الصوم الذی ھو خلاف ھذین الصومین من صوم الکفارات وقضاء شھر
رمضان حتی لا یضاد ذلک شیئا مما ذکرناہ فی ھذا الباب غیرہ ویکون حکم النیۃ التی یدخل بھا فی الصوم علی ثلثۃ
اوجہ فما کان منہ فرضا فی یوم بعینہ کانت تلک النیۃ مجزیۃ قبل دخول ذلک الیوم فی اللیل وفی ذلک الیوم
ایضا وما کان منہ فرضا لا فی یوم بعینہ کانت النیۃ التی یدخل بھا فیہ فی اللیلۃ التی قبلہ ولم تجز بعد دخول الیوم

وَمَا كَانَ مِنْهُ تَطَوُّعًا كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِي يُدْخَلُ بِهَا فِيهِ فِي اللَّيْلِ الَّذِي قَبْلَهُ وَفِي النَّهَارِ الَّذِي بَعْدَ ذٰلِكَ **فَهٰذَا** هُوَ الْوَجْهُ الَّذِي يُخْرَجُ عَلَيْهِ الْاٰثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا وَلَا تَتَضَادُّ فَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ وَاِلٰى ذٰلِكَ كَانَ يَذْهَبُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح اِلَّا اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ مِنْهُ يُجْزِئُ النِّيَّةُ فِيْهِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَاِنَّهَا تُجْزِئُ فِي صَدْرِ النَّهَارِ الْاَوَّلِ وَلَا تُجْزِئُ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** پس یہہ نفلی روزی ہین ان کی نیت طلوع فجر کے بعد جائز ہے جیساکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اور اسی پر آپکے بعد صحابہ کرام نے عمل کیا ہے اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ عاشورے کے صبح آپ نے لوگون کو روزہ رہکنے کا حکم کیا والانکہ اوس وقت عاشورے کا روزہ فرض تہا جسطرح بعد کو رمضان کے روزے فرض ہوئے چنانچہ اس باب مین جو احادیث وارد ہوئے ہین اونہین ہم باب صوم یوم عاشورا مین بیان کرین گے پس جب اس باب مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے طلوع فجر کے بعد روزہ کی نیت کرنے کی بابت جواز اور عدم جواز دونون کے متعلق روایت کئے گئے ہین تو جبتک ہم تطبیق دیکر اون کی تصیح کر سکتے ہین جائز نہین کہ اون مین سے بعض کو بعض سے متضاد و متخالف ٹہرائین پس وہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نفلی روزہ کے متعلق روایت کیا ہے سو ہم بہی نفلی روزہ کی نیت بعد طلوع فجر جائز رکہتے ہین اور وہ جو صوم عاشورار کے متعلق حدیث روایت کی گئی ہے اور صوم عاشورار بوجہ خصوصیت یوم کے اوسی روز رکہنا فرض ہے اور اس کی نیت بعد طلوع فجر کرنا ہی جائز ہے تو ثابت ہوا کہ ہر ایک اوس روزی کی نیت بعد طلوع فجر نیت کرنا جائز ہے جس کا بوجہ خصوصیت یومیہ کے اوسی روز رکہنا فرض ہے انہیں روزون مین سے ماہ رمضان کے روزے ہین جو خاص اسی ماہ مین رکہے جاتے ہیں تو یوم عاشورا کیطرح ان کی نیت ہی بعد طلوع فجر جائز ہوئی اب رہی حدیث حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سو وہ ہمارے نزدیک اون روزون پر محمول ہے جو ان دونوں روزون (یعنے یوم عاشورار اور ماہ رمضان کے روزون کے) خلاف ہین اور وہ کفارات اور قضائے رمضان کے روزی ہین جن کے ادا کرنے کیلئے خاص دنون کی خصوصیت نہین تاکہ یہہ آثار ایکدوسرے سے متضاد واقع نہ ہون اور روزہ کی نیت کا حکم تین طرح پر ہوجائے کہ جس روزہ کا خصوصیت کے سبب اوسی روز رکہنا فرض ہے اوس کی نیت شب کو ہی کی جاسکتی ہے اور دن کو ہی اور جو روزی فرض محض ہین اور اون کے ادا کرنے کے لئے کسی خاص دن کی خصوصیت نہین اون کی نیت شب کو کی جاسکتی ہے اور دن کو نہین اور جو نفلی روزے ہین ان کی نیت ہی جس طرح شب کو کی جاسکتے ہی اوسیطرح دن کو ہی یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق تصیح معانی آثار کے اور انہین پر ان آثار کو محمول کرنا اولی واجب ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ یہہ ہی فرماتے ہین کہ جن روزون کی نیت طلوع فجر کے بعد کرنی جائز ہے اون کی نیت زوال سے پہلے جائز ہے اور بعد زوال جائز نہین۔

بَابُ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول رمضان اور ذی الحج کے دونوں مہینے کم نہین ہوتے ہین کے معنے

قول اہل العلم

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ +

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق اور علی بن معبد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہین سالم بن عبداللہ بن سالم سے وہ عبدالرحمن ابی بکر سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے رمضان اورذوالحجہ کم نہیں ہوتے ہین حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

۵۲

بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر بن فارس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین خالد الحذا سے وہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے وہ اپنے والد سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ هٰذَيْنِ الشَّهْرَيْنِ لَا يَنْقُصَانِ فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِىْ مَعْنٰى ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَنْقُصَانِ اَىْ لَا يَجْتَمِعُ نُقْصَانُهُمَا فِىْ عَامٍ وَاحِدٍ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَنْقُصَ اَحَدُهُمَا وَهٰذَا قَوْلٌ قَدْ دَفَعَهُ الْعِيَانُ لِاَنَّا قَدْ وَجَدْنَاهُمَا يَنْقُصَانِ فِىْ اَعْوَامٍ وَقَدْ يَجْتَمِعُ ذٰلِكَ فِىْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَدَفَعَ ذٰلِكَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَبِحَدِيْثِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِىْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضَعِ اَنَّهُ قَالَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ وَبِقَوْلِهِ اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ فَاَخْبَرَ اَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ فِىْ كُلِّ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِىْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذَهَبَ اٰخَرُوْنَ اِلٰى تَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا وَقَالُوْا اَمَّا قَوْلُهٗ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ كَمَا قَالَ وَهُوَ مَوْجُوْدٌ فِى الشُّهُوْرِ كُلِّهَا وَاَمَّا قَوْلُهٗ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى نُقْصَانِ الْعَدَدِ وَلٰكِنَّهُمَا فِيْهِمَا مَا لَيْسَ فِىْ غَيْرِهِمَا مِنَ الشُّهُوْرِ فِىْ اَحَدِهِمَا الصِّيَامُ وَفِى الْاٰخَرِ الْحَجُّ فَاَخْبَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ وَاِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَهُمَا شَهْرَانِ كَامِلَانِ كَانَا ثَلٰثِيْنَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لِيُعْلِمَهُمْ بِذٰلِكَ اَنَّ الْاَحْكَامَ فِيْهِمَا وَاِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ مُتَكَامِلَةٌ فِيْهِمَا غَيْرُ نَاقِصَةٍ عَنْ حُكْمِهِمَا اِذَا كَانَا ثَلٰثِيْنَ ثَلٰثِيْنَ فَهٰذَا وَجْهُ تَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ اس حدیث کے معنے سے اہل علم نے بحث کی ہے ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ یہہ حدیث اپنے ظاہر معنے پر ہی محمول ہے کہ ایک ہی سال مین یہہ دونوں مہینے کم نہین ہوتے کہ رمضان بھی انتیہ ہو اور ذی الحجہ بھی ہان ان دونوں مین سے ایک انتیہ ہو سکتا ہے سو یہہ قول مشاہدہ کے خلاف ہی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ یہہ دونوں مہینے جسطرح اور برسوں مین انتیہ واقع ہوتے ہین اسیطرح ایک ہی سال مین بھی اسلئے ایک گروہ نے اس حدیث کے معنے مین تاویل کی ہے اور قول مذکور کو اس حدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدفوع کیا ہے کہ رمضان کے روزے چاند دیکھکر رکھا کرو اور چاند دیکھکر ہی افطار کیا کرو اور اگر ابر ہوا تو پوری تیس روزے رکھہ لو یہہ حدیث ہم اپنی کتاب میں اوپر ذکر کر چکے ہین اور اس حدیث سے یہہ مہینہ کبھی انتیہ ہوتا ہے کبھی تیہ پس اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ہر مہینہ مین ممکن ہی کہ مہینہ انتیہ یا تیہ ہو یہہ حدیث ہم اپنی اس کتاب مین اوسکے موقع پر آگے ذکر کرین گے۔ پس باقی اہل علم نے ان سب آثار کی تصحیح اسیطرح کی ہے کہ حدیث صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ اپنے ظاہر معنے پر ہے کہ مہینہ کبھی انتیہ ہوتا ہے کبھی تیہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول شہرا عید لاینقصان کے معنے مہینہ کے دن کم ہونیکے نہین ہین بلکہ اوس کے معنے یہہ ہین کہ بخلاف اور مہینوں کے رمضان اور ذی الحجہ مین احکام وفرائض ادا کیے جاتے ہین اس لئے

یہہ دونون مہینہ اگر اونتیسے واقع ہون تو اوس سے ادائے احکام وفرائض اور اوس کے اجر وثواب مین کسی قسم کی کمی نہین واقع ہوتی پس اس لحاظ سے یہہ دونون مہینے کامل ومتکامل ہین اگرچہ اون کی تعداد ایام مین نقصان واقع ہو[1] یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے واللہ اعلم

بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ جَامَعَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

جو شخص رمضان مین بحالت روزہ قصداً اپنی بیوی سے ہم بستر ہو سکے کفارہ کا بیان

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ احْتَرَقَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعٰى الْعَرَقَ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو یحیے ابن سعید نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن القاسم سے وہ محمد بن جعفر بن الزبیر سے وہ عباد بن عبد اللہ بن الزبیر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مین تو ہلاک ہو گیا آپنے استفسار حال کیا کہا مین روزی مین اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا تہوڑی دیر کے بعد آپ کی خدمت مین کہجورون کی ایک زنبیل لائی گئی جسے عرق کہتے ہین فرمایا وہ شخص کہان ہے یہہ شخص کہڑا ہو گیا فرمایا یہہ کہجورین صدقہ کر دو **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ وَقَعَ بِاَهْلِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ غَيْرُ الصَّدَقَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا اَيَّ ذٰلِكَ مَا شَاءَ فَعَلَ +

بیان المسئلة

امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص روزے مین اپنی بیوی سے ہم بستر ہو وہ کچھ صدقہ کر دے اور اوس پر کفارہ واجب نہین بلکہ صرف کسیقدر صدقہ کر دینا کافی ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور دیگر اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اوس پر کفارہ واجب ہے وہ یہہ کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے درپے دو مہینے کے روزے رکہے یا ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلائے اور اختیار ہے کہ ان تینوں صورتون مین سے جسپر چاہے عمل کرے۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ اِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ ترجمہ اور انہون نے احتجاج ان حدیثون سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد الرحمن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین روزہ افطار کر لیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسی حکم کیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے درپے دو ماہ کے روزے

[1] خواہ یہہ دونون مہینے یا ان مین سے کوئی ایک حقیقتہً [illegible] ... مترجم

سکھے یا مسکینون کو کہانا کہلا! کے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ بہی نہین اسکے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زنبیل کہجورین لائی گئین فرمایا لو یہہ کہجورین لیجاؤ اور صدقہ کردو عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے سے زیادہ کسیکو محتاج نہین پاتا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا اچہا یہہ کہجورین تم ہی کہالو **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا ابن جریج قال حدثنی ابن شہاب عن حمید ابن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ رض حدثہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امر رجلا افطر فی شہر رمضان ان یعتق رقبۃ او صیام شہرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا **ترجمہ** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین حمید بن عبد الرحمن سے اون سے حدیث بیان کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جسنے رمضان کا روزہ توڑ ڈالا تہا حکم کیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا پے درپے دو ماہ کے روزے رکہے یا ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلاے **قالوا** فانما اعطاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما اعطاہ مما امرہ ان یتصدق بہ بعد ان اخبرہ بما علیہ فی ذلک مما بینہ ابو ھریرۃ فی حدیثہ ھذا **وخالفھم** فی ذلک آخرون ایضا فقالوا بل یعتق رقبۃ ان کان لھا واجدا او یصوم شہرین متتابعین ان کان للرقبۃ غیر واجد فان لم یستطع ذلک اطعم ستین مسکینا **فکان** من الحجۃ لھم فی ذلک ان حدیث ابی ھریرۃ رض الذی ذکرناہ فی الفصل الذی قبل ھذا الفصل قد دخل فیہ حدیث عائشۃ رض کما ذکروا واصل حدیث ابی ھریرۃ رض ذلک فیہ من التبدئۃ بالرقبۃ ان کان المجامع بھا واجدا والتثنیۃ بالصیام بعد ھا ان کان المجامع للرقبۃ غیر واجد والتثلیث بالاطعام بعدھما ان کان المجامع لھما غیر واجد ھکذا اصل الحدیث الذی رواہ الزھری فی ذلک وکذلک رواہ عنہ سائر الناس غیر مالک وابن جریج وبینوا فیہ القصۃ بطولھا کیف کانت وکیف امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالکفارۃ فی ذلک **ترجمہ** پس وہ بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ جو اوس شخص کو کہجورین دین اور اونہین صدقہ کرنے کا حکم کیا سو یہہ کہجورین آپنے اوسے کفارہ سے خبر دینے کے بعد دی تہین (لہذا یہہ دلیل تخییر کی ہوئی کہ کفارہ دینیوالا ان تینون صورتون مین سے جس پر چاہے عمل کرلے) جیساکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی اس حدیث مین مذکور ہے اور باقی اہل علم نے ان سے صرف اسقدر اختلاف کیاہے اگر استطاعت ہو تو غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد کرنیکی استطاعت نہ ہو تو پے درپے دو ماہ روزے رکہے اگر اس کی بہی طاقت نہ ہو تو ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلاے ان کی دلیل یہہ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ مین جو ابہی مذکور ہوئی حدیث عائشہ رض کا مضمون بہی داخل ہے اور امر زائد حدیث ابی ہریرہ رض مین یہہ ہے کہ اول غلام آزاد کرنیکا ذکر ہے اگر غلام آزاد کرنیکی مقدرت ہو اور پہر پے درپے روزے دو ماہ رکہنے کا ذکر ہے اگر روزے رکہنے کی مقدرت ہو اور پہر ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلانے کا ذکر ہے چنانچہ امام مالک اور ابن جریج کے سوا زہری وغیرہ باقی تمام لوگون نے جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے یہہ حدیث روایت کی اوس کی اصلیت اسیطرح ہے جس مین ان سبنے مذکورہ بالا قصہ کو تفصیل کے ساتہہ بیان کیاہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کسطرح اور کیونکر کفارہ ادا کرنیکا حکم کیا **حدثنا** فہد قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ قال بینا نحن عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ طَعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَهْلِ أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ قَالَ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلَى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سی لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سی عبد الرحمن بن خالد مسافر نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد الرحمن سے کہ ابو ہریرہ رضہ نے فرمایا ہم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تہے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین ہلاک ہوگیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر کیا بات ہی عرض کیا مین روزے مین اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا فرمایا تو پھر تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو عرض کیا نہین فرمایا پے درپے دو ماہ روزے رکہہ سکتے ہو عرض کیا واللہ نہین یا رسول اللہ فرمایا اچہا ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلا سکتے ہو عرض کیا نہین یا رسول اللہ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے اس اثنا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم کی خدمت مین ایک زنبیل کہجورین لائی گئیں آپ نے فرمایا سائل کہان ہے یہہ کہجورین لیجائے اور صدقہ کردے اس شخص نے عرض کیا رسول اللہ کیا یہہ کہجورین اونہین لوگون پر صدقہ کرون جو مجھہ سی زیادہ محتاج ہین سو واللہ مدینہ کے ان دونون اطراف کے درمیان مجھسے بڑہکر کوئی محتاج نہین تب دانت مبارک ظاہر ہوئے پھر آپ نے فرمایا اچہا یہہ کہجورین تم اپنے اہل وعیال کو ہی کہلا دو زہری بیان کرتے ہین کہ پس کفارہ افطار رمضان غلام آزاد کرے یا پے درپے دو مہینے روزے رکہے یا ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلانے کے مابین دائر ہوا کہ ان مین سے جس صورت کو چاہے اختیار کرلے

۵۵ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب نے وہ روایت کرتے زہری سے پھر اسی اسناد سی مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَهٰذَا** أَصْلُ الْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَإِنَّمَا جَاءَ حَدِيثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فِي ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى لَفْظِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلَى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَالتَّخْيِيرُ هُوَ كَلَامُ الزُّهْرِيِّ عَلَى مَا تَوَهَّمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** پس اصل حدیث اس طرح ہے اس اصلیت کی بنا پر امام مالک اور ابن جریج کی روایت کی اصلیت ہی کیونکہ اونہون نے زہری کے مذکورہ بالا قول کی بنا پر یہہ حدیث روایت کی ہے کہ یا غلام آزاد کرے یا پے درپے دو ماہ کے روزے رکہی یا ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلائی پس یہہ تخییر کہ ان تینون صورتون مین سے جس پر چاہے عمل کرے زہری رہ کا قول ہے چنانچہ دوسرے راویون نے جو یہہ حدیث زہری یعنے ابن شہاب سے روایت کی ہے تو ان کے قول مذکور کا ذکر نہین کیا ہے

۵۶ **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فَصَارَتْ سُنَّةً إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیی المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت

کرتے ہین زہری سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے اون کا قول مذکور کہ پھر کفارہ ان تینون صورتون کے مابین دائر ہوا کہ اون مین سے جسے چاہے اختیار کرلے) **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج بن منهال قال ثنا سفیان فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جریر قال ثنا ابی قال سمعت النعمان بن راشد یحدث عن الزهری فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سُنی مین نے نعمان بن راشد سے وہ روایت کرتے ہین زہری سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابوبکرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا محمد بن ابی حفصة عن ابن شهاب فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔ **حدثنا** ابوبکرة قال ثنا مؤمل بن اسمعیل قال ثنا سفیان عن منصور عن الزهری فذکر باسنادہ مثلہ وقال خمسة عشر صاعا تمرا ولم یشک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ زہری سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور بجائے ساٹھ مسکینون کے بلاشک کے بیان کیا کہ پندرہ صاع کھجورین کھلائے **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا بشر بن بکر قال حدثنی الاوزاعی قال سألت الزهری عن رجل جامع امرأته فی شهر رمضان فقال حدثنی حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال حدثنی ابوهریرة رض فذکر نحوہ غیر انه لم یذکر الاصع فکان ما روینا فی هذا الحدیث قد دخل فیه ما فی الحدیثین الاولین لان فیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له اتجد رقبة قال لا قال فصم شهرین متتابعین قال ما استطیع قال فاطعم ستین مسکینا فکان النبی صلی الله علیه وسلم انما امرہ بکل صنف من هذہ الاصناف الثلثة لما لم یکن واجدا للصنف الذی ذکرہ له قبله فلما اخبرہ الرجل انه غیر قادر علی شیء من ذلک اتی النبی صلی الله علیه وسلم بعرق فیه تمر فان ذکر العرق وما کان من دفع النبی صلی الله علیه وسلم ایاہ الی الرجل وامرہ ایاہ بالصدقة هو الذی روته عائشة رض فی حدیثها الذی بدأنا بروایته فحدیث ابی هریرة رض هذا اولی منه لانه قد کان قبل الذی فی حدیث عائشة رض شیء قد حفظه ابوهریرة رض ولم تحفظه عائشة فهو اولی لما قد زادہ **واما** حدیث مالک وابن جریج فهما عن الزهری علی ما قد ذکرنا وقد بینا العلة فی ذلک فیما تقدم من هذا الباب فثبت بما ذکرنا من الکفارة للافطار بالجماع فی الصیام فی شهر رمضان ما فی حدیث منصور وابن عیینة ومن وافقهما عن الزهری عن حمید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا مین نے زہری سے اوس شخص کے متعلق دریافت کیا جو بحالت روزہ اپنی بیوی سے ہم بستر ہو تو اونہون نے بیان کیا حدیث بیان کی مجھ سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اسکے کہ صاعون کا ذکر نہین کیا۔

۵۷

۵۸

۵۹

۵۱۰

۵۱۱

پس حدیث زہری دراصل اس طرح ہے اور اس مین مالک اور ابن جریج کی روایتون کا مضمون بہی داخل و شامل ہے اور اصل حدیث اس طرح ہے کہ اول اوس شخص سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہر تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو اوس نے کہا نہین فرمایا تو پہرپے درپے دو ماہ کے روزے رکہو عرض کیا یارسول اللہ واللہ مین اس کی بہی طاقت رکہتا فرمایا تو پہر ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلاؤ غرض رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یکی بعد دیگرے علے الترتیب ان صورتون کا ذکر کیا کہ جب غلام آزاد کرنیکی استطاعت نہین رکہتا تو دو ماہ کے روزے رکہے اور جب اس کی بہی طاقت نہین تو ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلائے جب اوس نے عرض کیا کہ وہ اوس کی مقدرت نہین رکہتا تو آپ کی خدمت مین جو ایک زنبیل کہجورین لائی گئین وہ آپنے اس شخص کو دین اور فرمایا کہ انہین صدقہ کردے یہی وہ کہجورین ہین جن کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ذکر کیا ہے مگر آپ کو پورا قصہ یاد نرہا اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے یاد رکہا اسلئے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث زیادہ قابل عمل ہوئی اور حدیث مالک اور حدیث ابن جریج کی توجیہ ہم اوپر بیان کرہی چکے ہین کہ اونہون نے اپنی روایتون مین زہری کے قول مذکور کو شامل کرلیا ہے اور اس کی بناپر روایت کی ہے پس ہماری اس بیان سے بمجامعت روزہ رمضان کے توڑنیکا کفارہ ثابت ہوا اور بالترتیب ثابت ہوا جیساکہ سفیان بن عیینہ اور منصور وغیرہ کی روایت مین ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے

بَابُ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر مین روزہ رکہنے کا بیان

۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبدالرحمن سے وہ محمد بن عمرو بن الحسن سے وہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے سفر مین کچہہ ہجوم سا دیکہا اور کہ ایک شخص کو سایہ مین رکہا گیا ہے آپنے استفسار حال کیا کہ کیا ماجرا ہے عرض کیا کہ یہ شخص روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا کوئی نیکی کی بات نہین

۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فِيْ سَفَرٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون البغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن کثیر سے کہا حدیث بیان کی مجہسے محمد بن عبدالرحمن ابن ثوبان نے کہا حدیث بیان کی مجہسے جابر بن عبداللہ رض نے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جسے ایک درخت

کے سایہ مین کئے ہوئے اوس پر پانی کا چھینٹا مار رہے تہے آپنے پوچھا اس شخص کا کیا حال ہے عرض کیگیا رسول اللہ یہہ روزہ دار ہے
فرمایا سفر مین روزہ رکہنا کوئی نیکی کی بات نہین تمہین چاہئے کہ اللہ تعالے نے جو رخصت دی ہے اوسی قبول کرو حدثنا (۵۴)
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفّٰی قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبِ الْاَبْرَشِ قَالَ ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن
عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مصفے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حرب الابرش نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا کوئی نیکی کی بات نہین حدثنا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثنا (۵۵)
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ صَفْوَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ
الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو
ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین صفوان بن عبد اللہ سے اونہین خبر دی ان کے والد صفوان نے وہ روایت کرتے
ہین ام الدردا سے وہ کعب بن عاصم الاشعری سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکہنا کوئی
نیکی کی بات نہین حدثنا عَلِيٌّ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (۵۶)
عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے وہ روایت کرتے
ہین ابن شہاب سے وہ صفوان بن عبد اللہ سے وہ ام الدردا سے وہ کعب بن عاصم سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکہنا کوئی نیکی کی بات نہین حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثنا الْحُمَيْدِيُّ (۵۷)
قَالَ ثنا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ اَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ فَذُكِرَ لِي اَنَّ
الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَا مِنْهُ لَيْسَ مِنْ اَمْبِرِّ امْصِيَامُ فِي امْسَفَرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن النعمان
السقطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا سنی مین نے زہری سے بیان
کرتے تہے کہ خبر دی مجھکو صفوان بن عبد اللہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی سفیان کہتے ہین
کہ زہری نے مجھسے یہہ بہی ذکر کیا کہ یہ حدیث مین نے عبد اللہ بن صفوان سے بایں الفاظ نہین سنی لیس من ام بر ام صیام
فی ام سفر اس روایت کی بنا بعض اہل یمن کے لغت پر ہے کیونکہ وہ لام تعریف کو میم کے ساتھہ استعمال کرتے ہین قَالَ
اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْاِفْطَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ وَزَعَمُوا اَنَّهُ اَفْضَلُ مِنَ الصِّيَامِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ
الْاٰثَارِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ اَنَّ مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ لَمْ يُجْزِهِ الصَّوْمُ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ فِي اَهْلِهِ وَرَوَوْهُ عَنْ عُمَرَ ترجمہ

بیان المسئلة

امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ سفر مین روزہ افطار کرنا چاہئے کیونکہ سفر مین افطار روزہ
رکہنے سے افضل ہے اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور بعض کا قول ہے کہ جو شخص سفر مین روزہ رکہے تو یہہ روزہ
کافی نہین اور اوس پر اوس کی قضا واجب ہے چنانچہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث پیش کرتے ہین

۵۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ رض أَمَرَ رَجُلًا صَامَ فِي السَّفَرِ أَنْ يُعِيدَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عقیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن عبد اللہ بن عاصم سے وہ عبد اللہ بن عامر سے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک شخص کو جسنے سفر میں روزہ رکہا تہا اعادہ روزہ کا حکم کیا۔ وَرَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَيْضًا ترجمہ اورابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی وہ ایسا ہی روایت کرتے ہین

۵۹ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْمُهْرِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صُمْتُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَأَمَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض أَنْ أُعِيدَ الصِّيَامَ فِي أَهْلِي وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ وَلَمْ يُفَضِّلُوا فِي ذٰلِكَ فِطْرًا عَلٰى صَوْمٍ وَلَا صَوْمًا عَلٰى فِطْرٍ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ أَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ غَيْرَ مَا حَمَلُوهُ عَلَيْهِ يَحْتَمِلُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِي هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ وَعَلٰى مَرَاتِبِ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ بِرًّا إِلَّا أَنَّ غَيْرَهُ مِنَ الْبِرِّ أَبَرُّ مِنْهُ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالطَّوَّافِ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوا فَمَنِ الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يَسْتَحْيِي أَنْ يَسْأَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُعْطٰى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان مالک بن اسمٰعیل المہری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الکریم الجزری نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ محرّر بن ابی ہریرہ رض سے کہا مین نے سفر مین رمضان کا روزہ رکہا تو میرے والد ابوہریرہ رض نے مجھے اعادہ روزہ کا حکم کیا۔

اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے چاہے روزہ رکہے چاہے افطار کرے دونون برابر ہین اور اون مین سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین ان کی دلیل دوسری حدیثین ہین جو آگے مذکور ہوں گی اور وہ جو قائلین قول اول نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لیس من البر الصیام فی السفر سے استدلال کیا ہے اوس کا جواب یہہ ہے کہ اس حدیث کے معنے مین اوس معنے کے خلاف کا بہی احتمال ہے کہ جس پر اونہون نے اس حدیث کو محمول کیا ہے کہ بر سے ابر البر مراد ہے یعنے بڑی نیکی جو مرتبہ عالی رکہتی ہو یعنے سفر مین روزہ رکہنا کوئی بڑی نیکی کی بات نہیں پس اس لحاظ سے سفر مین روزہ رکہنا مطلق نیکی سے خارج نہ ہوا کہ بڑی نیکیاں اوس کے سوا مین ہین اور یہہ وہی تاویل ہے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول مین کیگئی ہے کہ مسکین وہ شخص نہین جو پہیری کرتا ہے اور جسے ایک کہجور یا دو کہجورین یا ایک لقمہ یا دو لقمہ واپس کر دیتے ہین عرض کیا یا رسول اللہ پہر مسکین کون شخص ہے فرمایا جو سوال کرنے سے حیا کرتا ہے اور اس قدر نہیں پاتا جو اوس کیلیے کافی ہو اس لیے لوگ وس کے حال پر واقف نہیں ہوتے کہ اوسے کچھ دیا کرین۔

۶۰ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ چنانچہ بیان کی ہم سے یہہ حدیث ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر الحوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین ہجری سے وہ ابو الاحوص سے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

۶۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم الہجری سے

پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۱۲ **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن ابی الولید عن ابی هریرة رض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین ابو الولید سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۱۳ **حدثنا** ابو امیة قال ثنا علی بن عیاش قال ثنا ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل عن الاعرج عن ابی هریرة رض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ثوبان نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن فضل سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۵۱۴ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وهب ان مالکا حدثه عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

فلم یکن معنی قوله لیس المسکین بالطواف علی معنی اخراجه ایاه من اسباب المسکنة کلها ولکنه اراد بذلک لیس هو المسکین المتکامل المسکنة ولکن المسکین المتکامل المسکنة الذی لا یسأل الناس ولا یعرف فیتصدق علیه فکذلک قوله لیس من البر الصیام فی السفر لیس ذلک علی اخراج الصوم فی السفر من ان یکون برا ولکنه علی معنی لیس من البر الذی هو ابر البر الصوم فی السفر لانه قد یکون الافطار هناک ابر منه اذا کان علی التقوی للقاء العدو وما اشبه ذلک **فهذا** معنی صحیح وهو اولی ما حمل علیه معنی هذه الآثار حتی لا یتضاد هی وغیرها مما قد روی فی هذا الباب ایضا **ترجمہ** پس معلوم ہوا کہ لیس المسکین بالطواف کے یہہ معنی نہین ہین کہ پھیری کرنیوالا مسکینیت ہی بالکل الگ ہے بلکہ معنے یہہ ہین کہ وہ مسکین کامل نہین ہے اور مسکین کامل وہ شخص ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا پس اسیطرح لیس من البر الصیام فی السفر کے یہہ معنے نہین ہین کہ سفر مین روزہ رکھنا مطلق نیکی ہے نہین ہے بلکہ معنے یہہ ہین کہ بہت بڑی نیکی نہین ہے کیونکہ سفر مین بعض بعض موقون پر افطار کرنا بڑی نیکی ہے مثلا یہہ کہ دشمن کے سامنے جانا ہے وغیرہ وغیرہ پس اس معنے پر ان آثار کو حمل کرنا اولی وانسب ہے تاکہ دوسرے آثار ان سے متضاد واقع نہ ہون اور وہ آثار یہہ ہین **فانه**

۵۱۵ حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال اخبرنی مالک عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج الی مکة عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید ثم افطر فافطر الناس معه وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان شریف مین مکہ کیطرف روانہ ہوئے مقام کدید تک آپنے روزہ رکھا اس کے بعد آپنے افطار کرنا شروع کیا اور آپکے ساتھہ لوگون نے بھی افطار کیا اور لوگون کا قاعدہ تہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے امر آخر کو اختیار کیا کرتے تہے

۵۱۶ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا روح قال ثنا مالک وابن جریج قالا انا ابن شهاب فذکر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک اور ابن جریج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۱۷ه حدثنا علی قال ثنا روح قال ثنا شعبۃ عن منصور عن مجاھد عن ابن عباس رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ غیر انہ قال اتی عسفان **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اونہون نے بجائے کدید کے عسفان[سلہ] کا ذکر کیا ہے

۱۸ه **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۱۹ه **حدثنا** فھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائیل عن منصور عن مجاھد عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۲۰ه **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا ابو زرعۃ قال ثنا حیوۃ ابن شریح قال ثنا ابو الاسود عن عکرمۃ مولی ابن عباس حدثہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ الکدید فبلغہ ان الناس شق علیھم الصیام فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدح من لبن فامسکہ فی یدہ حتی راٰہ الناس وھو علی راحلتہ حولہ ثم شرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافطر فناولہ رجلا الی جنبہ فشرب فصام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر وافطر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوۃ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود نے وہ روایت کرتے ہین عکرمہ مولی ابن عباس رض سے وہ ابن عباس رض سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی سال رمضان شریف مین مکہ کیطرف روانہ ہوئے جب مقام کدید تک پہنچے اور آپ کو معلوم ہوا کہ لوگون پر روزہ رکھنا شاق گذرتا ہے تو آپنے پیالہ بہر دودھ منگوایا اور اوسے ہاتہہ مین تہامے رہے یہانتک کہ لوگون نے دیکھہ لیا کیونکہ آپ سواری کے اوپر ہی تہے پہر آپنے تہوڑا سا دودہ پیکر روزہ افطار کر لیا اور باقی دودھ اپنے دوسرے شخص کو دیدیا جو آپکے بازو مین تہا اونے بہی یہہ دودھ پی لیا پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکہا اور افطار بہی کیا

۲۱ه **حدثنا** علی قال ثنا روح قال ثنا حماد عن ابی الزبیر عن جابر رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافر فی رمضان فاشتد الصوم علی رجل من اصحابہ فجعلت راحلتہ تھیم بہ تحت الشجر فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرہ فدعا باناء فلما راٰہ الناس علی یدہ افطروا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رمضان شریف مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور آپکے اصحاب مین ایک شخص پر روزہ دشوار گذرا اور اس کی سواری درخت کے سایہ کیطرف جانے لگی (یعنے ضعف کے باعث وہ اسکو روک نہین سکتا تہا) چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے حال کی خبر کی گئی تو آپنے پانی منگایا جب لوگون نے آپکی دست مبارک مین پانی دیکہا تو اونہون نے بہی روزہ افطار کر کیا

۲۲ه **حدثنا** محمد بن خزیمۃ وفھد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال ثنا ابن الھاد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر رض قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس معہ فبلغہ ان الناس قد شق علیھم الصیام ینظرون فیما فعل فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب

سلہ عسفان مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک قریہ کا نام ہے اور کدید مدینہ طیبہ سے سات منزل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے کذا فی مجمع البحار ۱۲ مترجم سلمہ ربہ عفی عنہ

وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ فَبَلَغَهُ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا بَعْدُ فَقَالَ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن الہادی نے وہ روایت کرتے ہیں جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی سال رمضان شریف میں مکہ کیطرف روانہ ہوئے تو مقام کراع الغمیم تک آپ روزہ رکھتے رہے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی روزہ رکھتے رہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ لوگوں پر روزہ رکھنا دشوار گذرتا ہے اور وہ اس باب میں آپکے فعل کے منتظر ہیں چنانچہ آپنے بعد عصر پانی کا پیالہ منگوا کر پانی پی لیا اور لوگ دیکھ رہے تھے بعد ازاں آپ کو معلوم ہوا کہ بعض لوگ ابھی تک روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں

(۳۴۳) حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِى السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ وَنَصُوْمُ حَتّٰى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ اِنَّكُمْ تُصْبِحُوْنَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا فَكَانَتْ عَزِيْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَبَعْدَ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو معاویہ بن صالح نے وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن یزید سے وہ قزعہ سے کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سفر میں روزہ رمضان رکھنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا ہم فتح مکہ کی سال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کیطرف روانہ ہوئے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے رہے اور آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی یہانتک کہ جب آپ کئی ایک منزلوں کے بعد ایک منزل پر پہنچے تو آپنے فرمایا کہ بلاشبہ تم دشمن سے قریب ہوگئے ہو اسلئے اب تمہارے لئے افطار کرنا بہتر ہے چنانچہ صبح کو ہم میں سے بعض نے افطار کیا اور بعض نے روزہ ہی رکھا جب ہم شام کو منزل پر پہنچے تو آپنے فرمایا کہ اب کل تو تم دشمن کے سامنے ہی ہو جاؤ گے سو اب تمہارے لئے افطار کرنا بہتر ہے چنانچہ لوگوں نے افطار ہی کیا اور وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے عزیمت تھا پھر اس سے پہلے اور بعد بھی میں نے (یعنے سفر میں) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا ہے

(۳۴۴) حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ اَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِىْ سَفَرٍ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیےٰ بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حمید الطویل نے ان سے حدیث بیان کی بکر بن عبداللہ نے کہا سنی میں نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپکے اصحاب پر روزہ رکھنا دشوار ہوا تو آپ نے سواری کے اوپر بیٹھے ہوئے ہی پانی منگوا کر پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے

(۳۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِىُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِى الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لمّا بلغ الکدید أفطر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین سُمّی سے وہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے وہ ایک شخص سے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا مین نے بمقام عرج موسم گرما مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا کیونکہ آپ روزہ سے تہے سو یہہ پانی آپنے شدت عطش یا شدت گرمی کے سبب سے ڈالا تہا پھر جب آپ مقام کدید پہنچے تو آپنے روزہ افطار کیا ۔

حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو عاصم قال ثنا سعید بن عبد العزیز قال ثنا عطیۃ بن قیس عن قزعۃ بن یحیی عن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للیلتین مضتا من رمضان فخرجنا صُوّاما حتی بلغ الکدید فامرنا بالافطار فاصبحنا ومنا الصائم ومنا المفطر فلما بلغنا مرّ الظهران اعلمنا بلقاء العدو وامرنا بالافطار ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عبدالعزیز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطیہ بن قیس نے وہ روایت کرتے ہین قزعہ بن یحیے سے وہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سفر مین نکلے رمضان کی دو راتین گذر چکی تہین اسلیے ہم روزے رکہکر سفر مین روانہ ہوئے تہی جب ہم مقام کدید پر پہنچے تو آپنے ہمین افطار کا حکم کیا سو صبح کو ہم مین سے کوئی تو روزہ دار تہا اور کوئی بے روزہ اور پہر جب ہم مرّ الظہران پہنچے اور ہمنے جانا کہ آج دشمن سے سامنا ہوگا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین افطار کا حکم کیا **قال** ابو جعفر ففی هذه الآثار اثبات جواز الصوم فی السفر وان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما کان ترکه ایاه ابقاء علی اصحابه افیجوز لاحد ان یقول فی ذلک الصوم انه لم یکن برا لا یجوز هذا ولکنه قد یکون الافطار ابرّ منه اذا کان یراد به القوة للقاء العدو والذی امرهم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالفطر من اجله ولهذا المعنی قال لهم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم واللّٰہ اعلم لیس من البر الصوم فی السفر علی هذا المعنی الذی ذکرنا **فان** قال قائل ان فطر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وامره اصحابه بذلک بعد صومه وصومهم الذی لم یکن بینهما هم عنه ناسخ لحکم الصوم فی السفر اصلا **قیل** له وما دلیلک علی ما ذکرت وفی حدیث ابی سعید الخدری الذی قد ذکرناه فی الفصل الذی قبل هذا انه کان یصوم مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السفر بعد ذلک **فدل** هذا الحدیث علی ان الصوم فی السفر بعد افطار النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المذکور فی هذه الآثار مباح ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ان آثار سے ثابت ہوتا ہی کہ سفر مین روزہ رکہنا جائز ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار نہین کیا مگر اپنے اصحاب پر روزہ دشوار گذرنے کے سبب سے تو کیا اب کوئی کہسکتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ روزہ نیکی نہین تہا ہان دشمن کے سامنے تقویت حاصل کرنے کے لیے افطار کرنا ابرّ البر یعنے بڑی نیکی ہے اس سبب سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو افطار کرنیکا حکم کیا اور اسی سبب سے یہہ ہی فرمایا لیس من البرّ الصیام فی السفر کہ سفر مین روزہ رکہنا کوئی بڑی نیکی نہین ہذا واللہ اعلم اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا عام الفتح روزہ افطار کرنیکا حکم کرنا سفر مین روزہ رکہنے کا ناسخ ہے کیونکہ اس سے پہلے آپ ہی روزہ رکہتے چلے آتے تہے اور لوگون کو بہی آپنے روزہ رکہنے سے منع نہین کیا تہا تو اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ آخر اس امر پر کوئی دلیل واضح ہی کہ عام الفتح آپ کا افطار رکھنے کا حکم کرنا سفر میں روزہ رکہنے کا ناسخ ہے حالانکہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہے کہ انہون نے بیان کیا کہ مین اس سے پہلے اور اس سے بعد ہی رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین روزہ رکہتا رہا ہون تو یہہ حدیث دلالت رکہتی ہے کہ عام الفتح کے ہی سفر مین روزہ رکہنا مباح رہا **وقد** قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰی عَنْهُ فِی اِفْطَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذَکَرْنَا **مَا حَدَّثَنَا** ۵۲۷

یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِی السَّفَرِ لِتَیْسِیْرٍ عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَسَّرَ عَلَیْہِ الصِّیَامُ فَلْیَصُمْ وَمَنْ یَسَّرَ عَلَیْہِ الْفِطْرُ فَلْیُفْطِرْ +

ترجمہ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے جو رُواۃ افطار فتح مکہ میں سے ایک راوی ہین سفر مین روزہ رکہنے کے متعلق خود ان کا قول یہہ روایت کیا گیا ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عُبید اللہ بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الکریم بن مالک سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا اللہ تعالے نے جو سفر مین روزہ رکہنے کی رخصت دی ہے سو اس سے مقصود تم لوگون پر آسانی کرنا ہے سو جس پر سفر مین روزہ رکہنا آسان ہو وہ روزہ رکھلے اور جس پر دشوار ہو وہ نہ رکہے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ۵۲۸

ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا چاہے روزہ رکہے چاہے افطار کرے **فھذا** ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یَجْعَلْ اِفْطَارَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ بَعْدَ صِیَامِہٖ فِیْہِ نَاسِخًا لِلصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَلٰکِنَّہٗ جَعَلَہٗ عَلٰی جِهَۃِ التَّیْسِیْرِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰی قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الَّذِیْ ذَکَرْتَہٗ عَنْہُ فِی ذٰلِکَ وَکَانُوْا یَاْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **قِیْلَ** لَہٗ مَعْنٰی ذٰلِکَ عِنْدَنَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا عَلِمُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یُّفْطِرَ فِی السَّفَرِ کَمَا لَیْسَ لَہٗ اَنْ یُّفْطِرَ فِی الْحَضَرِ وَکَانَ حُکْمُ الْحَضَرِ وَحُکْمُ السَّفَرِ فِی ذٰلِکَ عِنْدَهُمْ سَوَاءً حَتّٰی اَحْدَثَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْفِعْلَ الَّذِیْ اَبَاحَ لَهُمُ الْاِفْطَارَ فِیْ اَسْفَارِهِمْ فَاَخَذُوْا بِذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ لَهُمُ الْاِفْطَارَ عَلَی الْاِبَاحَۃِ وَلَهُمْ تَرْکُ الْاِفْطَارِ **فهذا** مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا وَیَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِہٖ الَّذِیْ وَصَفْنَا وَقَدْ ذَکَرْنَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی ذٰلِکَ قَرِیْبًا مِمَّا ذَکَرْنَاہُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ مَعْنٰی ذٰلِکَ عِنْدَہٗ مِثْلُ مَعْنَاہُ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض **ترجمہ** تو اب دیکہو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے افطار فتح مکہ سے سفر مین روزہ رکہنا منسوخ نہین سمجہا بلکہ افطار فی السفر کو محض سہولت اور آسانی ہونے پر محمول کیا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ عبد اللہ بن عباس رض کی حدیث مین جو اوپر گذر چکی ہے عبد اللہ بن عباس رض کے اس قول کے کیا معنے ہین وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ لوگون قاعدہ تہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری قول سے تمسک کیا کرتے تہے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ ہمارے نزدیک اس قول کے یہہ معنی ہین کہ لوگون کو پہلے سے معلوم نہین تہا کہ مسافر کے لئے جائز ہے کہ وہ سفر مین روزہ افطار کر سکتا ہے بلکہ اون کے علم مین سفر اور حضر کا حکم روزہ رکہنے کی بابت یکسان تہا یہانتک کہ فتح مکہ کے سفر مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ افطار کرنا مباح فرمایا ہذا واللہ اعلم پس حضرت ابن عباس رض کے اس قول کے یہہ معنے ہین جو ہم نے بیان کئے اسیطرح انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے جو رُواۃ افطار فی السفر مین سے ایک راوی ہین اور پہر اون کا قول ہی جو افطار

فی السفر کے متعلق روایت کیا گیا ہے حضرت ابن عباس کے قول کے موافق ہے۔ ۱۲۹ **حدثنا** اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوحُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ الْاَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ الصَّوْمُ اَفْضَلُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عاصم الاحول سے کہا مین نے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے سفر مین روزہ رمضان رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا روزہ رکھنا افضل ہے ۱۳۰ **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُونُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اِنْ اَفْطَرْتَ فَرُخْصَةٌ وَاِنْ صُمْتَ فَالصَّوْمُ اَفْضَلُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ انس رض سے فرمایا اگر افطار کرو تو تمہارے لیے افطار کی رخصت و اجازت ہے اور اگر روزہ رکھو تو روزہ رکھنا افضل ہے ۱۳۱ **حدثنا** اَبُوبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرُوا الصَّوْمُ اَفْضَلُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی مین نے عاصم سے وہ روایت کرتے ہین انس رض سے فرمایا اگر روزہ رکھو تو روزہ رکھلو اور اگر افطار کرو تو افطار کرلو مگر روزہ رکھنا افضل ہے **وکان** مِمَّا احْتَجَّ بِهِ اَيْضًا اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُولٰى فِي دَفْعِهِمُ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ الصِّيَامُ مَوْضُوْعًا عَنْهُ كَانَ اِذَا صَامَهُ فَقَدْ صَامَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَفْرُوْضٍ عَلَيْهِ فَلَا يُجْزِيْهِ **فکان** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ اِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الصِّيَامُ الَّذِيْ وَضَعَهُ عَنْهُ هُوَ الصِّيَامُ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ كَمَا لَا بُدَّ لِلْمُقِيْمِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى **الا تراہ** يَقُوْلُ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ اِذَا صَامَتَا رَمَضَانَ اِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِمَا وَاَنَّهُمَا لَا يَكُوْنَانِ كَمَنْ صَامَ قَبْلَ وُجُوْبِ الصَّوْمِ عَلَيْهِ بَلْ جَعَلْنَا يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَيْهِمَا بِدُخُوْلِ الشَّهْرِ فَجُعِلَ لَهُمَا تَاْخِيْرُهُ لِلضَّرُوْرَةِ وَالْمُسَافِرُ فِي ذٰلِكَ مِثْلُهُمَا وَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاَثَرُ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهُ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي هٰذَا الْبَابِ **وکان** مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُولٰى الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا اَنَا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ اَبَاحَ لَهُمُ الْاِفْطَارَ فِي السَّفَرِ يَصُوْمُوْنَ فِيْهِ **ترجمہ** قائلین قول اول ایک اور حدیث سے بھی استدلال کرتے ہین اور یہہ حدیث ہم اپنی اسی کتاب مین کسی اور جگہ ذکر کر چکے ہین اور وہ یہہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر سے اللہ تعالے نے روزہ اوٹھا دیا ہے تو اب وہ بیان کرتے ہین کہ جب اللہ تعالے نے مسافر سے روزہ اوٹھا دیا تو اب اگر سفر مین مسافر روزہ رکھے گا تو وہ اس وقت اوس پر فرض نہ ہوا اور اس لئے اوس کا یہہ روزہ ادائے فرض کیلئے کافی نہ ہوگا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ محتمل ہے کہ اس روزہ سے وہ روزہ مراد ہو جس کا انہیں دنون مین رکھنا ضروری ہو جس طرح مقیم کے لیے رمضان کے روزہ رمضان ہی مین رکھنے ضروری ہین چنانچہ اس حدیث مین اس امر پر دلالت بھی موجود ہے کیونکہ مسافر کے ساتھہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حاملہ و مرضعہ کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اس مسئلہ مین کسی کو اختلاف نہین کہ اگر حاملہ و مرضعہ رمضان ہی مین روزے رکھین تو ادائے فرض کے لیے اون کے یہہ روزے کافی ہین اور یہہ کوئی نہین کہسکتا کہ دونون نے یہہ روزے فرض ہونے سے پہلے ہی رکھلیے بلکہ دخول رمضان سے ہی اون کے اوپر روزے فرض ہو جاتے ہین

اگرچہ ضرورت کے لئے اون کے لئے تاخیر مباح کی گئی ہے پس انہیں کیطرح مسافر بھی ہے پس اس حدیث کی جو معنے ہم نے بیان کئے وانسب ہین اس معنے پر اس حدیث کو محمول کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے آثار جو ہم نے اس باب مین ذکر کئے ہین اوس سے تضاد و تخالف نرکہین ماسوا ای ان کے قول قائلین قول دوم کی دلیل اور آثار بھی ہین جن مین مذکور ہے کہ صحابہ کرام سفر مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے اور بعض نہین **فمما** رُوِیَ فِی ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَیَّانَ الدِّمَشْقِیِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَاَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ **ترجمہ** از انجملہ کئی ایک آثار یہہ ہین حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور ربیع الجیزی اور صالح بن عبدالرحمن نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین عثمان بن حیان الدمشقی سے وہ ام الدرداء سے کہا ابو الدرداء نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک دفعہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے حتی کہ ہر ایک شخص شدت طپش کے سبب سے اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور ہم مین بجز رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے اور کوئی روزدار نہ تھا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمْ یَکُنْ یَعِیْبُ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم الاحول سے وہ ابو نضرہ سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ ہم ایک سفر مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعض لوگ ہم مین روزہ دار تھے اور بعض نے افطار کیا ہوا تھا اور کوئی ایک دوسرے پر معترض نہین تھا **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لِتِسْعِ عَشَرَۃَ اَوْ لِسَبْعِ عَشَرَۃَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ صَائِمُوْنَ وَاَفْطَرَ مُفْطِرُوْنَ فَلَمْ یَعِبْ ھٰؤُلَاءِ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ وَلَا ھٰؤُلَاءِ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سُنی مین نے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہین ابو نضرہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور رمضان کی سترہ یا اونیس تاریخ تھی سو کوئی ہم سے روزدار تھا اور کوئی مفطر اور کوئی ایکدوسرے پر معترض نہ تھا **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ لِثِنْتَیْ عَشَرَۃَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ لِثَمَانَ عَشَرَۃَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے بجائے اونیس کے اٹھارہ رمضان کا ذکر کیا ہے **حدثنا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا

٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦

هشام فذکر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔

٥٣٨ **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا هشام فذکر باسناده مثله غیر انه لم یذکر فتح مکة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے پہر اوسی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے فتح مکہ کا ذکر نہین کیا

٥٣٩ **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا ابو معاویة عن عاصم عن مورق العجلی عن انس رض قال خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فنزلنا فی یوم شدید الحر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا فی یوم حار واکثرنا ظلا صاحب الکساء ومنا من یتقی الشمس بیده فسقط الصوام وقام المفطرون فضربوا الابنیة وسقوا الرکاب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذهب المفطرون بالاجر الیوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ مورق العجلی سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایک سفر مین نکلے اور ایک سخت گرمی کے دن ایک مقام پر قیام کیا تو بعض ہم مین روزدار تہے اور بعض مفطر اکثر تپش آب سے بچنے کے لئے اوپر چادر رکہے ہوئے تہے اور بعض بعض صرف اپنا ہاتہہ ہی رکہہ لیتے تہے بعد ازان روزدار تو ایک جگہ بیٹہہ رہے اور جن لوگون کا روزہ نہ تہا اونہون نے خیمہ لگائے اور سواریون کو پانی پلایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن روزہ افطار کرنیوالون نے ثواب کما لیا۔

٥٤٠ **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا اخبره عن حمید الطویل عن انس بن مالک رض قال سافرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین حمید الطویل سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم نے رمضان مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سفر کیا تو صائم اور مفطر مین سے کوئی ایک دوسرے پر معترض نہین تہا۔ **قال** ما ذکرنا فی هذه الآثار ان ما کان من افطار رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره اصحابه بذلک لیس علی المنع من الصوم فی السفر وانه علی الاباحة للافطار **وقد** روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه صام فی السفر وافطر **ترجمہ** پس یہہ آثار دلالت رکہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سفر مین جو روزہ افطار کرنیکا حکم فرمایا تہا وہ بطور اباحت کے تہا نہ بطور منع و نسخ کے اس کے علاوہ روایت کیا گیا ہے کہ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی سفر مین روزہ رکہا ہے

٥٤١ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا سعید بن ابی عروبة عن عبد السلام عن حماد عن ابراهیم عن علقمة عن ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصوم فی السفر ویفطر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد السلام سے وہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین روزہ بہی رکہتے تہے اور افطار بہی کرتے تہے

٥٤٢ **حدثنا** فهد قال ثنا الحسن بن بشر قال ثنا المعافی بن عمران عن مغیرة بن زیاد عن عطاء عن عائشة قالت صام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السفر وافطر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن بشر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معافی بن عمران نے وہ روایت کرتے ہین

مغیرہ بن زیاد سے وہ عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے **فدل** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّصُوْمَ وَلَهٗ اَنْ يُّفْطِرَ **وقد** سَاَلَ حَمْزَةُ الْاَسْلَمِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** پس یہہ حدیث ہی دلالت کرتی ہے کہ مسافر کو اختیار ہے کہ چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے اس کے علاوہ حمزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکھو چاہے افطار کرو

۵۴۳ **حدثنا** بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ وَهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ **ترجمہ** چنانچہ بیان کی ہم سے یہہ حدیث علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید اور ہشام ابن ابی عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ حمزہ بن عمرو الاسلمی سے

۵۴۴ **حدثنا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر الحنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے عمران بن ابی انس نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمن بن یسار سے وہ حمزہ بن عمرو الاسلمی سے مثل حدیث سابق کے

۵۴۵ **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سفر میں روزہ رکھا کرتا ہوں کیونکہ یہہ کثیر الصیام شخص تھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے روزہ رکھو چاہے افطار کرو **فهذا** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ وَالْفِطْرَ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ **فثبت** بِهٰذَا وَبِمَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهٗ اَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ جَائِزٌ وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا فَضْلَ لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ وَقَضَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَيْسَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِتَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو بَيْنَ الْاِفْطَارِ فِي السَّفَرِ وَالصَّوْمِ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِاَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ **وخالفهم** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْطَارِ وَقَالُوْا لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْزَةَ بَيْنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْفِطْرِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ اِنَّمَا خَيَّرَهٗ بِمَا لَهٗ اَنْ يَّفْعَلَهٗ مِنَ الْاِفْطَارِ وَالصَّوْمِ وَقَدْ رَاَيْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ يَجِبُ بِدُخُوْلِهِ الصَّوْمُ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُقِيْمِيْنَ جَمِيْعًا اِذَا كَانُوْا مُكَلَّفِيْنَ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ رَمَضَانَ هُوَ الْمُوْجِبُ لِلصِّيَامِ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا كَانَ مَنْ عَجَّلَ مِنْهُمْ اَدَاءَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مِمَّنْ اَخَّرَهٗ **فثبت** بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح **وقد** رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَعَنْ نَفَرٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ **ترجمہ** اس حدیث میں خود

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکھنا مباح کیا کہ جو شخص چاہے رکھے اور جو چاہے افطار کرے پس ابن حدیث سے اور اس سے پہلی کی حدیثون سے ثابت ہوا کہ سفر مین روزہ رمضان رکھنا جائز ہے اب ایک گروہ اسی طرف ہی گیا ہی کہ جو شخص سفر مین روزہ رمضان رکھے اوسے افطار کرنیوالے پر کوئی فضیلت نہین بلکہ صائم اور مفطر دونون برابر ہین اونہون نے تمسک اوس حدیث سے کیا ہے جس مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالے عنہ کو اختیار دیا تہا کہ وہ سفر مین چاہے روزہ رکہین چاہے افطار کرین اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سفر مین روزہ رمضان رکہنا افطار کرنے سی اولی وافضل ہے اور قول مذکور کا جواب دیتی ہوئی بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حمزہ الاسلمی رضہ کو سفر مین روزہ رکہنے کا اختیار دیا تہا تو اوس تخییر مین اس امر پر کوئی دلالت نہین کہ صوم وافطار مین سے کوئی ایکدوسرے سی افضل نہین ہے کیونکہ اس تخییر مین آپنے اونہین صرف اس امر کا اختیار دیا کہ وہ صوم وافطار مین سے جس پر چاہین عمل کرین اس کے علاوہ ہم دیکہتے ہین دخول رمضان سے مسافر اور مقیم دونون پر روزہ یکسان فرض ہوجاتا ہے پس جب دخول رمضان روزہ رکہنا دونون پر یکسان فرض واجب کرتا ہے تو جو شخص ادائے فرض مین تعجیل کریگا وہ تاخیر کرنے والے سی لامحالہ افضل ہے پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ سفر مین روزہ رمضان رکہنا افطار کرنے سی افضل ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ایسا ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ اور ایک جماعت علمائے تابعین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے

٥٤٦ **حدثنا** ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفیان عن حماد عن سعید بن جبیر قال الصوم افضل والافطار رخصۃ یعنی فی السفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین حماد سے وہ سعید بن جبیر رح سے کہ سفر مین روزہ رکہنا افضل ہی اور افطار رخصت ہی

٥٤٧ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا شعبۃ عن حماد عن ابراہیم وسعید بن جبیر ومجاہد انہم قالوا فی الصوم فی السفر ان شئت صمت وان شئت افطرت والصوم افضل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حماد سے وہ ابراہیم اور سعید بن جبیر اور مجاہد رحمہم اللہ سے کہ اونہون نے فرمایا کہ سفر مین چاہے روزہ رکہو چاہے افطار کرو اور روزہ رکہنا افضل ہے

٥٤٨ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا حبیب عن عمرو بن ہرم قال سئل جابر بن زید عن صیام رمضان فی السفر فقال یصوم من شاء اذا کان یستطیع ذلک ما لم یتکلف امرا یشق علیہ وانما اراد اللہ تعالے بالافطار التیسیر علے عبادہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبیب نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن ہرم سے کہا جابر بن زید رح سے سفر مین روزہ رمضان رکہنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اونہون نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکہسکتا ہے وہ روزہ رکہے اور تکلیف مالا یطاق نہ اوٹہائے کیونکہ اللہ تعالے نے اپنے بندون پر آسانی کرنے کیلئے افطار کی رخصت دیدی ہے

٥٤٩ **حدثنا** یونس قال انا بشر بن بکر عن الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی القاسم بن محمد عن عائشۃ رض انہا کانت تصوم فی السفر فی الحر فقلت ما حملہا علے ذلک فقال انہا کانت تبادر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن بکر نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی مجہسے یحیے بن ابی کثیر سے کہا حدیث بیان کی مجہسے قاسم بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ آپنے سفر مین اور موسم گرما مین روزہ رکہا

کرتی تھین مین نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ ایسا آپ کیون کیا کرتی تہین فرمایا بغرض تعجیل **فصل ه** عَائِشَةُ كَانَتْ تَرَى الْمُبَادَرَةَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنْ تَاخِيْرِ ذٰلِكَ الْحَضَرِ **ترجمه** تو اب دیکہو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا تعجیل کو تاخیر سے افضل جانکر سفر مین روزہ رکہا کرتی تہین **وَكَانَ** اَيْضًا مَا احْتَجَّ بِهٖ مَنْ كَرِهَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُوْرٍ الْكَلْبِيِّ اَنَّ دِحْيَةَ ابْنَ خَلِيْفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهٖ بِدِمَشْقَ اِلٰى قَدْرِ قَرْيَةِ عَقَبَةٍ فِي رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ وَمَعَهُ اُنَاسٌ وَكَرِهَ اٰخَرُوْنَ اَنْ يُّفْطِرُوْا فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى قَرْيَتِهٖ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ اَرَاهُ اَنَّ قَوْمًا رَغِبُوْا عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لِلَّذِيْنَ صَامُوْا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ **ترجمه** جو لوگ سفر مین روزہ رکہنا مکروہ جانتے ہین اونہون نے اس حدیث سے ہی تمسک کیا ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو الخیر سے وہ منصور الکلبی سے کہ دحیہ بن خلیفہ رمضان مین اپنے قریہ سے دمشق آئے اور اون کا قریہ دمشق سے اتنے فاصلہ پر تہا جتنا کہ معظمہ سے عقبہ[سله] غرض اونہون نے افطار کیا اور روزہ نہین رکہا ان کے ساتہہ اور لوگ بہی تہے اونہون نے افطار مکروہ جانا جب یہہ اپنے قریہ کو واپس آئے تو کہا واللہ آج مین نے وہ امر دیکہا جس کے دیکہنے کی مین توقع نہیں رکہتا تہا ان لوگون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی اصحاب کی سنت سے بے رغبتی کی یہہ اونہون نے اون لوگون کی سنت کی تہی جنہون نے روزے رکہے تہے پہر کہا اے پروردگار اب مجہے اس جہان سے اوٹہالے۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ اسْتَحَبُّوا الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ دِحْيَةَ اِنَّمَا ذَمَّ مَنْ رَغِبَ عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ كَذٰلِكَ فَهُوَ مَذْمُوْمٌ وَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْ هَدْيِهٖ بَلْ عَلٰى التَّمَسُّكِ بِهَدْيِهٖ فَهُوَ مَحْمُوْدٌ **ترجمه** سو اس کا جواب یہہ ہے کہ دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالے عنہ نے سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی سنت سے بے رغبتی کرنے والون کی مذمت کی سو درحقیقت جو شخص ایسا کرے اور افطار کو مکروہ جانکر سفر مین روزہ رکہے تو یہہ مذموم ہے اور جو شخص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی سنت سے بے رغبتی نہین کرتا بلکہ آپ اور آپ کے اصحاب کی سنت سے تمسک کرکے سفر مین روزہ رکہے اور افطار کو مکروہ نہ جانے تو یہہ محمود ہے **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْرُدُ الصِّيَامَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعِبَادِ مَنْ قَبِلَهَا فَحَسَنٌ جَمِيْلٌ وَمَنْ تَرَكَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ وَكَانَ حَمْزَةُ يَصُوْمُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَكَانَ اَبُوْ مُرَاوِحٍ كَذٰلِكَ وَكَانَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ **ترجمه** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زرعہ نے کہا خبر دی ہمکو حیوۃ (بن شریح) نے کہا خبر دی ہمکو ابو الاسود نے اونہون نے سنی عروہ بن زبیر سے وہ روایت کرتے ہین ابو مراوح الاسلمی سے وہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین روزے پے درپے رکہتا ہون (یعنے صائم الدہر ہون) تو کیا مین سفر مین روزے رکہا کرون فرمایا

سله عقبہ بمعظمہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے راستہ مین پڑتا ہے اس مقام پر حجاج بن یوسف جیسے ظالم بادشاہ نے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہما کو مصلوب کیا تھا ماسوی اس کے عقبہ ایک قریہ کا بہی نام ہے جو تبوک کے راستہ مین واقع ہے اس مقام پر منافقین غزوہ تبوک کے موقع پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ غدر کرنیکے لئے جمع ہوئے تہے لیکن اللہ تعالے نے آپ کو ان کے فتنے سے محفوظ رکہا کذا فی المجمع البحار ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے

اللہ تعالےٰ نے سفر مین افطار کرنے کی رخصت دی ہے سو جو شخص اس رخصت کو قبول کرے اس نے اچھا کیا اور جو اوسے ترک کرے تو اوس پر کوئی گناہ نہیں ابوالاسود بیان کرتے ہین کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی صائم الدہر شخص تہے حضر و سفر دونون مین روزہ رکہا کرتے تہے اسیطرح ابومراوح اور عروہ بن زید ہی **قل** مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْطَارِ وَاَنَّ الْاِفْطَارَ اِنَّمَا هُوَ رُخْصَةٌ **ترجمہ** پس یہہ حدیث بہی دلالت رکہتی ہے کہ سفر مین روزہ رکہنا افضل ہے اور افطار کرنا صرف رخصت ہی **وقل** حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے کہا خبر دی ہمکو حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی ہمکو ابوالاسود نے وہ روایت کرتے ہین عروہ بن زبیر سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صائم الدہر تہی سفر و حضر دونون مین روزہ رکہا کرتی

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکہنے کا بیان

حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالُوْا ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ وَقَالَ بَكْرٌ وَصَالِحٌ فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَيَّامَ الْاَضْحٰى وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمُ عِيْدِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس اور صالح بن عبدالرحمن نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعبدالرحمن المقری نے ان تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن علی نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ عقبہ بن عامر سے اور ابکر بن ادریس اور صالح بن عبدالرحمن نے اپنی اپنی حدیث مین کہا ہے کہ سُنی مین نے اپنے والد سے وہ روایت کرتے ہین عقبہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایام الاضحیٰ اور ایام التشریق یوم عرفہ و یوم عید کہانے پینے کے دن ہین

بیان المسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا بِهٖ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ وَجَعَلُوْا صَوْمَهٗ كَصَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِنَهْيِهٖ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ لِاَنَّهٗ هُنَالِكَ عِيْدٌ وَلَيْسَ فِيْ غَيْرِهٖ كَذٰلِكَ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہے جس طرح عید کے دن اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے کہ فرمایا ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکہنا مکروہ نہین ہے اور اس حدیث کا جواب یہہ دیا ہے کہ محتمل ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین عرفہ کے دن روزہ رکہنے سے خاص عرفہ (یعنے عرفات مین روزہ رکہنا منع فرمایا ہو اور ماسوائے عرفات مین روزہ رکہنے کی ممانعت نہین جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس حدیث سے واضح ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

اَبُوْدَاؤُدَ قَالَا ثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض فِيْ بَيْتِهٖ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس المکی اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حوشب بن عقیل نے وہ روایت کرتے ہین مہدی الہجری سے وہ عکرمہ سے کہا ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت مین حاضر بیٹھے ہوئے تہے کہ اونہون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات مین روزہ رکہنے سے منع فرمایا **فَاَخْبَرَ** اَبُوْهُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّهْيَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّمَا هُوَ بِعَرَفَةَ خَاصَّةً **ترجمہ** پس ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات مین روزہ رکہنے سے منع فرمایا **فَاحْتَجَّ** اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا

۵۳ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُذَيْفَةَ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَصُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْبَكْرٍ رض وَلَا عُمَرُ رض وَلَا عُثْمَانُ رض وَلَا عَلِيٌّ رض يَوْمَ عَرَفَةَ **ترجمہ** قائلین قول اول اس حدیث سے بہی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین اسمٰعیل بن امیہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا عرفہ کے دن نہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ نے روزہ رکہا نہ ابوبکر صدیق نے نہ حضرت عمر نہ حضرت عثمان اور نہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہم نے **قِيْلَ لَهُمْ** هٰذَا اَيْضًا عِنْدَنَا عَلَى الصِّيَامِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رض فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ **ترجمہ** اس حدیث کے جواب مین بہی یہی کہا جائیگا کہ یہہ حدیث بہی ہمارے نزدیک اوسی معنے پر محمول ہے جس معنے پر ہم نے پہلی محمول کی چنانچہ خود ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے دوسری حدیث مین اس امر کا بیان کیا ہے اور وہ یہہ حدیث ہے۔

۵۴ **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَاَبُوْدَاؤُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رض فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ رض فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ رض فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُكَ وَلَا اَنْهَاكَ فَاِنْ شِئْتَ فَصُمْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَصُمْهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ اور ابوداؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن ابی نجیح سے وہ اپنے والد سے وہ ایک شخص سے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے عرفات مین عرفہ کے دن روزہ رکہنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ (حج کرنے) نکلے تو آپ نے عرفہ کا روزہ نہین رکہا اور ابوبکر صدیق رض کے ساتہہ نکلے اونہون نے بہی نہین رکہا اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض کے ساتہہ نکلے تو اونہون نے بہی نہین رکہا اور خود مین بہی نہین رکہتا اور نہ تمہین حکم دیتا ہون اور نہ منع ہی کرتا ہون چاہے رکہو اور چاہے نہ رکہو۔ **فَبَيَّنَ** هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْمَوْقِفِ **ترجمہ** پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نافع نے جو عرفہ کے روزہ نہ رکہنے کے متعلق ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا ہے وہ عرفات مین عرفہ کے دن روزہ نہ رکہنے کی بابت ہی۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْاَمْرِ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مَا

۵۵ حَدَّثَنَا

ابن ابی داؤد قال ثنا سہل بن بکار قال ثنا ابو عوانة قال ثنا رقبة عن جبلة بن سحیم قال سمعت ابن عمر سئل عن صوم یوم الجمعة ویوم عرفة فامر بصیامہما ترجمہ ماسوای اس کے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بہی روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہل بن بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رقبہ نے وہ روایت کرتے ہین جبلہ بن سحیم سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے جمعہ اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے روزہ رکھنے کیلئے فرمایا

۵۶ وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثواب صوم یوم عرفة من حدیث ابن عمر وابی قتادة الانصاری ما قد حدثنا ابو بکرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت غیلان بن جریر یحدث عن عبد اللہ بن معبد عن ابی قتادة الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صوم یوم عرفة فقال یکفر السنة الماضیة والباقیة ترجمہ اس کے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابن عمر رضا اور بروایت ابی قتادة الانصاری رضا عرفہ کے روزہ کے اجر و ثواب کے متعلق یہ حدیث روایت کی گئی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سُنی مین نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن معبد سے وہ ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا وہ گذشتہ و آئندہ سال کے گناہون کا کفارہ ہے

۵۷ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا ابی قال سمعت غیلان بن جریر یحدث عن عبد اللہ بن معبد الزمانی عن ابی قتادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احتسب علی اللہ فی صیام یوم عرفة ان یکفر السنة التی قبلہ والسنة التی بعدہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سُنی مین نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن معبد الزمانی سے وہ ابو قتادہ رضا سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہون کہ عرفہ کا روزہ اگلی اور پچھلی سال کے گناہون کا کفارہ ہوگا

۵۸ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا یحیی بن معین قال ثنا المعتمر قال قرأت علی الفضیل قال حدثنی ابو جریر انہ سمع سعید بن جبیر یقول سأل رجل ابن عمر عن صوم یوم عرفة قال کنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعدلہ بصوم سنة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر نے کہا پڑہی مین نے فضیل کے سامنے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جریر نے اونہون نے سعید بن جبیر سے فرماتے تھے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے عرفہ کے روزہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ کے روزہ کو ایک سال کے روزون کے برابر گنتے تھے۔ فثبت بھذہ الاثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الترغیب فی صوم یوم عرفة فدل ذلک ان ما کرہ من صومہ فی الاثار الاول ھو للعارض الذی ذکرنا من الوقوف بعرفة لشدة تعبھم وھذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالےٰ ترجمہ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے روزے کا اجر و ثواب بیان فرما کر عرفہ کے روزہ کی ترغیب دلائی پس معلوم ہوا کہ وہ جو شروع باب کی حدیث مین

آپ نے عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا ہے وہ عرفہ مین وقیام کرنے اور تہکان کے سبب سے منع فرمایا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءِ

عاشوری یعنے دسوین محرم کا روزہ رکھنے کے بیان مین

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ هِنْدِ بْنِ أَسْمَاءَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قَوْمِي مِنْ أَسْلَمَ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ فَلْيَصُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ وَجَدْتَ مِنْهُمْ قَدْ أَكَلَ مِنْ صَدْرِ يَوْمِهِ فَلْيَصُمْ آخِرَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن ابی بکر سے وہ جبیب بن ہند بن اسماء سے وہ اپنے والد سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کیطرف جو قبیلہ اسلم سے تہی سردار بنا کر بہیجا تو فرمایا کہ اون سے کہنا کہ عاشوری کا روزہ رکہین اور جنہین تم شروع دن مین کہاتے ہوئے دیکھہ لو تو اون سے کہدینا کہ وہ آخر دن مین روزہ رکھہ لین حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ هُوَ ابْنُ الْمِنْهَالِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبَيْحَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ أَصُمْتُمْ هٰذَا الْيَوْمَ فَقُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ فَأَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عبدالرحمن بن سلمہ الخزاعی یعنے ابن المنہال سے وہ روایت کرتے ہین اپنے چچا سے فرمایا ہم عاشوری کی صبح کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم ناشتہ کرچکے تہے فرمایا تم لوگون نے آج روزہ رکہا ہے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو ناشتہ کرچکے ہین فرمایا اچہا اب سے شام تک روزہ پورا کرلینا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ نَاسًا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضُهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ أَصُمْتُمُ الْيَوْمَ فَقَالُوْا لَا وَقَدْ أَكَلْنَا فَقَالَ فَصُوْمُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے کہا سُنی مین نے ابوالمنہال سے وہ روایت کرتے ہین اپنے چچا سے جو قبیلہ اسلم سے تہے کہ کئی ایک لوگ عاشوری کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا تم نے آج روزہ رکہا ہے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو کہانا کہا چکے فرمایا اچہا باقی دن روزے سے گذارو۔

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوْبُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَفِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِصَوْمِهِ بَعْدَ مَا أَصْبَحُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ فِي يَوْمٍ عَلَيْهِ صَوْمُهُ بِعَيْنِهِ وَلَمْ يَكُنْ نَوٰى صَوْمَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَّهُ يُجْزِيْهِ أَنْ يَنْوِيَ صَوْمَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الزَّوَالِ عَلٰى مَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشوری کا روزہ واجب ہی کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد ان لوگون کو باقی دن روزے کے ساتھہ گذارنیکا حکم کیا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ جس روزہ مین سے خصوصیت یومیہ شرط ہے اور شب کو روزہ کی نیت نہیں کی ہے

تو صبح کو نیت کرنا جائز ہے ولگر وقت زوال تک کما قال اہل العلم ماسوای ان آثار کے اور حدیثین بہی عاشوری کے روزہ

۵۴ کی بابت روایت کی گئی ہین اور وہ یہہ حدیثین ہین حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الحمانی قال ثنا یوسف بن یزید
قال ثنا خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قال سألتها عن صوم یوم عاشوراء فقالت بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الامصار من کان اصبح صائما فلیقم علی صومہ ومن کان اصبح مفطرا فلیتم آخر یومہ فلم
نزل نصومہ بعد ونصومہ صبیاننا وھم صغار ونتخذ لھم اللعبۃ من العھن فاذا سألونا الطعام اعطیناھم
اللعبۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے یوسف بن یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن ذکوان نے وہ روایت کرتے ہین ربیع بنت معوذ سے کہا مین نے
اون سے عاشورے کے روزے کے متعلق دریافت کیا تو اونہون نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سب
جگہ کہلا بہیجا تہا کہ جو شخص صبح کو روزہ دار ہو وہ اپنے روزہ پر قائم رہے اور جو بے روزہ اوٹہے تو وہ بہی شام تک اپنا روزہ
پورا کرلے سو ہم ہمیشہ عاشوری کا روزہ رکہتے ہین اور اپنے بچوّن کو بہی رکہاتے ہیں اور اون کے لئے صوف کے کہلونے
بنا دیتے ہین جب وہ کہانا مانگتے ہیں تو انہین کہلونون سے اونہیں بہلا دیتے ہین ففی ھذا الحدیث انھم کانوا
یمنعون صبیانھم الطعام ویصومونھم یوم عاشوراء وھذا عندنا غیر جائز لان الصبیان غیر متعبدین
بصیام ولا بصلوۃ ولا بغیر ذلک وکیف یکونون متعبدین بشئ من ذلک وقد رفع اللہ عز وجل عنھم القلم
ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ وہ لوگ عاشوری کے دن اپنے بچون کو بہی کہانے پینے سے روک کر اون کو بہی روزہ رکہوا
دیتے تہے اور ہمارے نزدیک یہہ ناجائز ہے کیونکہ صبیان مکلف باحکام شرعیہ نہین ہین نہ اون پر نماز فرض ہے نہ روزہ

۵۵ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اونہین مرفوع القلم کیا ہے جبتک کہ وہ بڑے نہ ہو جائیں حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال
اخبرنی جریر بن حازم عن سلیمن الاعمش عن ابی ظبیان عن عبد اللہ بن عباس عن علی بن ابی طالب رض
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال رفع القلم عن ثلثۃ عن الصبی حتی یکبر وعن النائم حتی یستیقظ
وعن المجنون حتی یفیق ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو جریر
بن حازم نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان الاعمش سے وہ ابو ظبیان سے وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سے وہ علی بن طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تین شخصون سے
قلم اوٹہا یا گیا ہے بچون سے جبتک وہ بڑے ہون اور سونیوالے سے جبتک وہ بیدار ہو اور مجنون سے جبتک کہ وہ افاقہ پائے

۵۶ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔ وقد روی فی نسخ صوم یوم عاشوراء عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آثار صحیحۃ ترجمہ اس کے علاوہ عاشوری کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہونیکے متعلق بہی

۵۷ کئی ایک آثار صحیحہ روایت کیے گئے ہیں حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الوھبی قال ثنا المبارک بن
فضالۃ عن ابراھیم ابن اسمعیل عن شقیق ابن سلمۃ قال دخلت علی ابن مسعود رض یوم عاشوراء وعندہ

رَاطَبٌ فَقَالَ اُدْنُهُ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ اُمِرْنَا بِصِيَامِهٖ قَبْلَ رَمَضَانَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مبارک بن فضالہ نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن اسمٰعیل سے وہ شقیق بن سلمہ سے کہا مین عاشورے کے دن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اون کے سامنے کھجورین رکھی ہوئی تہی فرمایا نزدیک آجاؤ مین نے کہا آج تو عاشوری کا دن ہے اور مین روزہ دار ہون فرمایا ہان رمضان سے پہلے ہمین اس دن روزہ رکہنے کا حکم کیا گیا تہا

۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَصُوْمُهٗ ثُمَّ تُرِكَ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمارہ بن عمیر سے وہ قیس بن السکن سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ آپکے پاس ایک شخص آیا آپ کچھ کہا رہے تہے آپنے اوس سے کہا نزدیک آجاؤ کہا مین تو روزہ دار ہون آپ نے فرمایا ہم ہی عاشورے کا روزہ رکہا کرتے تہے بعد ازان چھوڑ دیا گیا

۹ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رض اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ عَاشُوْرَاءَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے کہا دونون نے حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا خبر دی مجھکو عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر نے اونہین خبر دی حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالےٰ عنہا نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشوری کا روزہ رکہنے کا رمضان کی فرضیت سی پہلے حکم دیا تہا پھر جب روزی رمضان کے فرض کئے گئے تو آپ نے فرمایا جو شخص چاہے عاشوری کا روزہ رکہے اور جو شخص چاہے افطار کرے

۱۰ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ وَشُعَيْبٌ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عِرَاكًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد اور شعیب نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سی یزید بن ابی حبیب نے اونہین خبر دی عراک نے اونہین عروہ بن زبیر نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۱۱ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عَلَيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے وہ روایت کرتے ہین اشعث سی وہ جعفر بن ابی ثور سے وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہمین عاشوری کے روزہ کا حکم کیا کرتے تہے اور ہمین اوس کے رکہنے کی تحریص و ترغیب دلایا کرتے تہے پھر جب صیام رمضان فرض کئے گئے تو پھر آپ نے ہمین

تحریص وترغیب ولانا چھوڑ دیا اور ہمین منع ہی نہیں کیا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادۃ قال سمعت شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل عن القاسم بن مخیمرۃ عن ابی عمار عن قیس بن سعید بن عبادۃ قال امرنا بصوم عاشوراء قبل ان یفرض رمضان فلما نزل رمضان لم نؤمر ولم ننہ عنہ ونحن نفعلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا سنی مین نے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہین سلمہ بن کہیل سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے وہ ابو عمار سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا ہمین فرضیت صیام رمضان سے پہلے عاشوری کا روزہ رکہنے کا حکم کیا گیا تہا پہر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوی تو پہر نہ ہمکو عاشورے کا حکم کیا گیا نہ منع کیا گیا مگر ہم عاشوری کا روزہ رکہا کرتے ہین **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا شعبۃ قال سمعت الحکم قال سمعت القاسم ابن مخیمرۃ عن عمرو بن شراحبیل عن قیس بن سعد مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی مین نے قاسم بن مخیمرہ سے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن شرحبیل سے وہ قیس بن سعد سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن شعبۃ عن الحکم عن القاسم بن مخیمرۃ فذکر باسنادہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ سے وہ حکم سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے پہر اون کی سند سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **ففی** ھذہ الآثار نسخ وجوب صوم یوم عاشوراء ودلیل ان صومہ قد رد الی التطوع بعد ان کان فرضا **وقد** رویت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آثار اخر فیہا دلیل علی ان صومہ کان اختیارا لا فرضا **ترجمہ** پس ان آثار سے وجوب صوم عاشورا کا نسخ ثابت ہی اور کہ اوس کا حکم فرضیت سے نفلیت کی طرف منتقل کیا گیا ہے ماسوائے ان آثار کے اور آثار بھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ صوم عاشورا اول ہی سے فرض نہ تھا بلکہ اختیاری امر تھا **فمنہا ما** حدثنا ابو بکرۃ وعلی بن شیبۃ قالا ثنا روح قال ثنا شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض انہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ھذا الیوم الذی اظہر اللہ عز وجل فیہ موسی علی فرعون فقال انتم اولی بموسی منہم فصوموہ **ترجمہ** ازانجملہ یہ حدیث ہی جو بیان کی ہمسے ابوبکرہ اور علی بن شیبہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو بشر سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لے گئے اور یہود کو دیکہا کہ وہ عاشورے کا روزہ رکہتے ہیں آپ نے اون سے اس کا سبب دریافت کیا کہا اس روز اللہ تعالے نے موسے علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تھا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ان لوگوں کی نسبت موسے علیہ السلام کی طرف سے شکر اللہ عزوجل کا ادا کرنے کے زیادہ مستحق ہو سو تم بھی عاشورے کا روزہ رکہا کرو۔ **ففی** ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکرا للہ عز وجل فی اظہارہ موسی علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض **ترجمہ** اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشورے کا روزہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے کا شکر ادا کرنے کے لئے رکہا کہ اس روز اللہ تعالے نے فرعون پر موسے علیہ الصلوۃ والسلام کو غالب کیا تھا **وقد** حدثنا ابو بکرۃ وابن مرزوق قالا ثنا روح قال ثنا ابن جریج قال ثنا

ص پس یہ اختیاری تہا نہ فرضی

عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَوْ شَھْرَ رَمَضَانَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن ابی یزید نے اونہون نے سنی ابن عباس رضہ سے فرماتے تھے کہ مجھے نہین معلوم کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم صوم عاشورے اور صیام رمضان کے ماسوے کسی اورون کے روزہ رکہنے مین زیادہ کوشش کرتے ہون

۵۱۷ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِیَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰی یَوْمٍ فِی الصِّیَامِ اِلَّا شَھْرَ رَمَضَانَ وَیَوْمَ عَاشُوْرَاءَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد الازرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الجبار بن ورد نے کہا سنی مین نے ابی ملیکہ سے کہتے تھے حدیث بیان کی مجہہ سے عبید اللہ بن ابی یزید نے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا رمضان اور عاشورے کے روزہ پر اور کسی دن کے روزہ کو فضیلت نہین

۵۱۸ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَکَمَ بْنَ الْاَعْرَجِ یَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبِرْنِیْ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ عَنْ اَیِّ بَالِہٖ تَسْاَلُ قُلْتُ اَسْاَلُ عَنْ صِیَامِہٖ اَیَّ یَوْمٍ اَصُوْمُ قَالَ اِذَا اَصْبَحْتَ مِنْ تَاسِعَۃٍ فَاَصْبِحْ صَائِمًا قُلْتُ کَذٰلِکَ کَانَ یَصُوْمُ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاجب بن عمر نے کہا سنی مین نے حکم بن الاعرج سے بیان کرتے تھے کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ مجھے آپ عاشورے کے دن کا حال بتلا دیجئے فرمایا اس کا کون سا حال دریافت کرتے ہو مین نے کہا روزہ کے متعلق کہ کون سے دن روزہ رکہنا چاہیئے دنوین تاریخ یا دسوین تاریخ فرمایا جب نوین تاریخ کو صبح اوٹھو تو روزدار اوٹھو مین نے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکہا کرتے تھے فرمایا اسی دن **فَھٰذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ **وَقَدْ** دَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی صَوْمِہٖ ذٰلِکَ اَنَّہٗ کَانَ اِخْتِیَارًا لَا فَرْضًا مَا قَدْ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ اَخْبَارِہٖ بِالْعِلَّۃِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِھَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ **ترجمہ** پس اس حدیث مین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عاشورے کا روزہ رکہا کرتے تھے اور سعید بن جبیر کی حدیث سے جو انہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے ثابت ہے کہ یہہ روزہ اختیاری تھا نہ فرضی کیونکہ سعید بن جبیر نے روایت کیا ہے کہ یہہ روزہ آپ ادائی شکر کیلئے رکہا کرتے تھے کہ اس روز اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تہا

۵۱۹ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے حسن بن عبد اللہ بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین جابر سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عاشورے کا روزہ رکہا کرتے تھے **فَقَدْ** یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ اَیْضًا مِنْ اَجْلِ الْمَعْنَی الَّذِیْ ذَکَرَہُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضہ **ترجمہ** پس یہہ حدیث بہی اوسی معنے پر محمول ہے کہ یہہ روزہ آپ وہی ادائی شکر کے لئے رکہا کرتے تھے جیساکہ حضرت ابن عباس رضہ نے اپنی حدیث مین ذکر کیا ہے ۔ ×

وقد حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائیل عن ثویر قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر یقول ھذا یوم عاشوراء فصوموہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بصومہ ترجمہ اور حدیث بیان کی ۔۔۔۔۔ ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ثوری سے کہا سنی مین نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرماتے تہے کہ یہہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکہا کرو کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی اس دن روزہ رکہا کرتے تہے فقد یجوز ان یکون ذلک للعلۃ التی ذکرناھا ایضا ترجمہ یہہ حدیث بہی اسی معنے پر محمول ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث مین مذکور ہین

۱۲۱ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا مسلم قال ثنا عبد اللہ بن میسرۃ الواسطی قال ثنا مزیدۃ بن جابر عن امہ ان عثمان استعمل ابا موسی علی الکوفۃ فقال یوم عاشوراء صوموا ھذا الیوم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصومہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم (بن ابراہیم) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن میسرۃ الواسطے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مزید بن جابر نے وہ روایت کرتے ہین اپنی والدہ سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے جب ابو موسی اشعری کو کوفہ کا عامل مقرر کیا تہا تو اونہون نے عاشورہ کے دن بیان کیا کہ یہہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکہا کرو کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی اس دن روزہ رکہا کرتے تہے فھذا الحدیث یحتمل ما فی حدیث ابن عباس ایضا ترجمہ یہہ حدیث بہی اسی معنے پر محمول ہے جو اوپر مذکور ہوی

۱۲۲ حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانۃ عن الحر بن الصباح عن ھنیدۃ بن خالد عن امراتہ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشوراء وثلثۃ ایام من کل شھر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین حر بن الصباح سے وہ ہنیدہ بن خالد سے وہ اپنی بیوی سے وہ بعض ازواج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نصف ذی الحجۃ اور یوم عاشورا اور ہر مہینہ کے تین دن یعنے ایام بیض کے) روزے رکہا کرتے تہے فھذا ایضا مثل الذی قبلہ ترجمہ یہہ حدیث بہی اسی معنے پر محمول ہے جو اوپر مذکور ہوی

۱۲۳ حدثنا فھد قال ثنا الحمانی قال ثنا ابو اسامۃ قال ثنا ابو عمیس عن قیس ابن مسلم عن طارق بن شھاب عن ابی موسی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان یوم عاشوراء یوما یصومہ الیھود ویتخذونہ عیدا فصوموہ انتم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمیس نے وہ روایت کرتے ہین قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے وہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود عاشورہ کے دن روزہ رکہتے ہین اور عید مناتے ہو سو تم بہی یہ روزہ رکہا کرو ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بصومہ لان الیھود کانت تصومہ وقد اخبر ابن عباس فی حدیثہ بالعلۃ التی من اجلھا کانت الیھود تصومہ انھا علی الشکر منھم للہ تعالی فی اظھارہ موسی علی فرعون وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا صامہ کذلک والصوم للشکر اختیار لا فرض ترجمہ پس اس حدیث مین) ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزہ کا حکم کیا اس لیے کہ یہود اس دن روزہ رکہا کرتے تہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے اپنی حدیث مین اس کی وجہہ بیان کر دی ہے کہ یہود یہہ روزہ ادای شکر کے لیے رکہا کرتے تہے کیونکہ اللہ تعالے نے اس دن موسی علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تہا اور اسی ادای شکر کیلیے رسول مقبول صلے

۵۲۴ اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنا اختیار کیا سو یہ روزہ اختیاری ہے نہ فرضی۔ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وهب قال
حدثني عبد الله بن عمر والليث بن سعد عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب
منكم ان يصوم يوم عاشوراء فليصمه ومن لم يحب فليدعه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن عمر اور لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم مین سے عاشورے کے دن روزہ رکھنا چاہے
۵۲۵ سو وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن اسحق عن نافع عن ابن
عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم عاشوراء ان هذا اليوم كانت قريش تصومه في الجاهلية
فمن شاء ان يصومه فليصمه ومن شاء ان يتركه فليتركه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے
کہتا ہین نے عاشورے کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوتے ہوئے سنا کہ اس دن قریش جاہلیت کے زمانہ مین روزہ
۵۲۶ رکھا کرتے تہی سو جو شخص چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال
سمعت غيلان بن جرير يحدث عن عبد الله بن معبد عن ابي قتادة قلت الانصاري قال الانصاري عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه قال في صوم يوم عاشوراء اني احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنی مین نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے
ہین عبد اللہ بن معبد سے وہ ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے عاشورے
۵۲۷ کے روزہ کے متعلق فرمایا کہ مین اللہ تعالے سے امید کرتا ہون کہ یہ روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہون کا کفارہ ہوگا **حدثنا**
ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا ابي قال سمعت غيلان فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی مین نے غیلان سے
۵۲۸ پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا مهدي بن ميمون و
حماد بن زيد عن غيلان فذكر باسناده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داود نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے مہدی بن میمون اور حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں غیلان سے پہر اون کی اسناد سے مثل سابق کے
بیان کی **ففي** هذا الحديث انه امرهم بصومه احتسابا لما ذكر فيه من الكفارة وليس هذا بمخالف عندنا لحديث
ابن عباس لانه قد يجوز ان يكون كان يصومه شكرا لله لما اظهر موسى على فرعون فيشكر الله به ما شكره به من
ذلك فيكفر به عنه السنة الماضية **ترجمہ** اس حدیث مین ہے کہ آپنے بامید کفارہ ذنوب عاشورے کا روزہ رکھنے کا حکم کیا اور
یہہ ہمارے نزدیک حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی اوس حدیث کے منافی نہین جس مین مذکور ہے کہ یہہ روزہ آپ
ادائے شکر کے لئے رکہتے تہے کہ اللہ تعالے نے اوس روز موسی علیہ السلام کو فرعون پر غالب کیا تہا سو جائز ہے کہ یہہ روزہ آپ ادائے
۵۲۹ شکر کے لئے رکھتے تہے اور بلحاظ اجر و ثواب وہ گذشتہ سال کے گناہون کا کفارہ ہی **حدثنا** ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا
روح قال ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن انه سمع معاوية عام حج وهو على المنبر يقول يا اهل
المدينة اين علماؤكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في هذا اليوم هذا يوم عاشوراء ولم يكتب عليكم

صِیَامُهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْیَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیُفْطِرْ **فقد** یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ وَلَمْ یَکْتُبْ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ اَیْ صِیَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَلَیْسَ فِیْ هٰذَا نَفْیٌ اَنْ یَکُوْنَ قَدْ کَانَ کُتِبَ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ فِیْمَا تَقَدَّمَ ذٰلِکَ الْعَامَ مِنَ الْاَعْوَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِکَ عَلٰی مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الْاُوَلِ **فقد** ثَبَتَ نَسْخُ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ الَّذِیْ کَانَ فَرْضًا وَاُمِرَ بِذٰلِکَ عَلَی الْاِخْتِیَارِ وَاَخْبَرَ بِمَا فِیْ ذٰلِکَ مِنَ الثَّوَابِ فَصَوْمُهُ حَسَنٌ وَهُوَ الْیَوْمُ الْعَاشِرُ قَدْ قَالَ ذٰلِکَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ حَدِیْثِ الْحَکَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ وَذَکَرَ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد الرحمن سے اونہوں نے سنی معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ جس سال حج کرتے ہوئے مدینہ طیبہ گئے تو اونہوں نے منبر کے اوپر بیان کیا کہ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہان ہین مین نے اس عاشورے کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عاشورے کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا گیا جو چاہے رکھے اور جو چاہے افطار کرے رجائز ہے کہ اس حدیث مین ولم یکتب علیکم صیامہ یعنے اس کا روزہ تم پر فرض نہین کیا گیا سے یہہ مراد ہو کہ اس کا روزہ اس سال فرض نہین پس اس صورت مین یہہ حدیث اس امر کے منافی نہ ہوگی کہ پہلے یہہ روزہ فرض تہا بعد ازان مذکورہ بالا حدیثون سے اوس کی فرضیت خوب منسوخ ہوگی بہر کیف یہہ ثابت ہوا کہ عاشورے کی فرضیت پہلے تہی بعد کو منسوخ ہوگئی اور پہر اختیاری طور پر اوس کے رکھنے کا حکم کیا گیا کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کا ثواب بیان فرمایا ہے کہ وہ ایک سال کے گناہون کا کفارہ ہے (اور بعض روایتون مین ہے کہ دو سال کے گناہون کا) لہذا اوس کا رکھنا بہتر ہے اور عاشوراء دسوان دن ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے حکم بن الاعرج کی حدیث مین بیان کیا ہے **وقد** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۵۳۰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ الْعَامَ الْقَابِلَ لَاَصُوْمَنَّ یَوْمَ التَّاسِعِ یَعْنِیْ عَاشُوْرَاءَ **ترجمہ** اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر مین زندہ رہا تو آئندہ سال نوین تاریخ کا ہی روزہ رکھونگا چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین قاسم بن عباس سے وہ عبد اللہ بن عمیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم سے فرمایا اگر مین آئندہ سال زندہ رہا تو نوین تاریخ روزہ رکھونگا یعنے عاشورے کا۔

۵۳۱ **حدثنا** اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ صَوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ یَوْمَ التَّاسِعِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر اور ابو داود نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہوں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ مین عاشورے کا روزہ نوین تاریخ رکھونگا

۵۳۲ **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ سُلَیْمٰنَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق اور علی بن شیبہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فقوله** لَاَصُوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ یَوْمَ التَّاسِعِ اِخْبَارٌ مِنْهُ عَلٰی اَنَّهٗ یَکُوْنُ ذٰلِکَ الْیَوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَقَوْلُهٗ لَاَصُوْمَنَّ یَوْمَ التَّاسِعِ یَحْتَمِلُ لَاَصُوْمَنَّ یَوْمَ التَّاسِعِ مَعَ الْعَاشِرِ اَیْ لِئَلَّا اَقْصِدَ بِصَوْمِیْ اِلٰی یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِعَیْنِهٖ کَمَا یَفْعَلُ الْیَهُوْدُ وَلٰکِنْ اَخْلِطُهٗ بِغَیْرِهٖ فَاَکُوْنُ قَدْ صُمْتُهٗ بِخِلَافِ مَا تَصُوْمُهُ الْیَهُوْدُ

وقد روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ایدل علی ھذا المعنی ترجمہ پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لاصومن عاشوراء
یوم التاسع سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشوراء نوین تاریخ کا دن ہے اور یہ قول اس معنے کا بھی محتمل ہے کہ مین دسوین تاریخ کے ساتھ نوین
تاریخ کا بھی روزہ رکہون گا تاکہ مقصود اصلی صرف دسوین تاریخ کا روزہ رکہنا نہ ہو اور اس سے مقصود صرف یہود کی مخالفت ہی چنانچہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے ایک اور حدیث روایت کی گئی ہے وہ اس معنے پر دلالت رکہتی ہے

٣٣ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی عطاء انہ سمع ابن عباس یقول خالفوا الیہود وصوموا یوم التاسع و
العاشر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے
کہا خبر دی مجھکو عطا نے اونہون نے سُنی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تہے کہ یہود کی مخالفت کرکے نوین اور دسوین
دونون دن روزہ رکہا کرو فدل ذلک علی ان ابن عباس قد صرف قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن عشت
الی قابل لاصومن یوم التاسع الی ما صرفناہ الیہ ترجمہ پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لاصومن عاشوراء یوم التاسع کو اوس معنے کیطرف پہیرا ہے جس معنے کیطرف ہم نے پہیرا

٣٤ وقد جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک ایضا ما حدثنا فھد قال ثنا محمد بن عمران بن ابی لیلی قال حدثنی
ابی قال حدثنی ابن ابی لیلی عن داود بن علی عن ابیہ عن جدہ ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صوم یوم
عاشوراء صوموہ وصوموا قبلہ یوما او بعدہ یوما ولا تشبھوا بالیھود ترجمہ ماسوای اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے ہی اس کے متعلق روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران بن ابی لیلے
نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی لیلے نے وہ روایت کرتے ہین داود بن علی سے وہ اپنے
والد سے وہ اپنے دادا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صوم عاشوری کے متعلق کہ
عاشوری کے ساتھ اوس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکہو اور صرف عاشوری کا روزہ رکہکر یہود کے ساتہ تشبُّہ حاصل نکرو

٣٥ حدثنا فھد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو شھاب عن ابن ابی لیلی فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے
سے پہر اونہی کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی فثبت بھذا الحدیث ما ذکرنا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انما اراد بصوم یوم التاسع ان یدخل صومہ یوم عاشوراء فی غیرہ من الصیام حتی لا یکون مقصودا
الی صومہ بعینہ کما جاء عنہ فی صوم یوم الجمعۃ ترجمہ پس اس حدیث سی ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
قول لاصومن عاشوراء یوم التاسع کے وہی معنے ہین جو ہم نے بیان کئے تاکہ عاشوری کے ساتھ دوسرے دن کے مل جانے سی یوم عاشوری
کی خصوصیت باقی نہ رہے جیسا کہ جمعہ کے روزے کے متعلق وارد ہوا ہے

٣٦ حدثنا فھد قال ثنا محمد بن سعید الاصبھانی
قال انا عبدۃ بن سلیمان عن سعید وھو ابن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن سعید بن المسیب عن عبد اللہ بن عمرو قال
دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی جویریۃ رض یوم الجمعۃ وھی صائمۃ فقال لھا اصمت امس قالت لا قال اتصومین
غدا قالت لا قال فافطری اذا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید الاصبہانی نے کہا
خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ سعید بن المسیب سے وہ عبد اللہ بن عمرو (بن
العاص) رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ام المومنین جویریہ رضی اللہ تعالے عنہا کے

پاس تشریف لائے اور وہ روزہ سی تہین فرمایا کیا تم نے کل ہی روزہ رکہا تہا کہا نہین فرمایا کیا کل رکہو گی عرض کیا نہین فرمایا تو پہر آج
۵۳۷ کا روزہ افطار کر دو حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبة عن قتادة قال سمعت
ابا ایوب العتکی یحدث عن جویریة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا ثم ذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے
کہا سنی ہین ابوایوب العتکی سے وہ روایت کرتے ہین جویریہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائے
۵۳۸ پہر مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة وحماد بن سلمة وھمام عن
قتادة فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سی پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی -
۵۳۹ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا ھشام بن حسان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ھریرة رض ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم الجمعة الا ان تصوموا قبلہ یوما او بعدہ یوما ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن حسان نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن
عمرو سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکہو مگر یہ کہ
۵۴۰ اوس کے ساتہ اوس کے پہلے اور بعد کے دن کا ہی روزہ رکہو حدثنا بکر بن ادریس قال ثنا ادم قال ثنا شعبة قال
ثنا عبد الملک بن عمیر قال سمعت رجلا من بنی الحارث بن کعب یحدث عن ابی ھریرة رض عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بمثل معناہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الملک بن عمیر نے کہا سنی ہین نے بنی حارث بن کعب کے ایک شخص سے وہ روایت
۵۴۱ کرتے ہین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سی مثل حدیث سابق کے حدثنا فھد قال ثنا محمد بن سعید قال انا شریک عن
عبد الملک بن عمیر عن زیاد الحارثی عن ابی ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن عمیر سے وہ زیاد الحارثی
۵۴۲ سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا القاسم بن سلام
بن مسکین قال ثنا ابی قال سألت الحسن عن صیام یوم الجمعة فقال نھی عنہ الا فی ایام متتابعة ثم
قال حدثنی ابو رافع عن ابی ھریرة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام یوم الجمعة الا فی ایام قبلہ
او بعدہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن سلام بن مسکین نے کہا حدیث بیان کی ہم سی
ہمارے والد نے کہا مین نے حسن بصری رحمہ اللہ سی جمعہ کے دن روزہ رکہنے کی بابت دریافت کیا تو فرمایا جمعہ کے دن روزہ رکہنے سی منع کیا گیا ہے
مگر یہ کہ اوس سے پہلے یا بعد ہی روزہ رکہا جائے پہر فرمایا حدیث بیان کی مجہہ سے ابو رافع نے وہ روایت کرتے ہین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
۵۴۳ عنہ سی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکہنے سی منع فرمایا مگر یہ کہ اوس سے پہلے یا بعد ہی روزہ رکہا جائے حدثنا
ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لھیعة قال ثنا یزید بن ابی حبیب ان ابا الخیر حدثہ ان حذیفة البارقی حدثہ ان
جنادة ابن ابی امیة الازدی حدثہ انھم دخلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم جمعة فقرب الیھم
طعاما فقال کلوا فقالوا نحن صیام فقال اصمتم امس قالوا لا قال افتصامون انتم غدا قالوا لا قال فافطروا ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی حبیب نے اون سے حدیث بیان کی ابو الخیر رضہ حذیفہ البارقی رضہ اور جنادہ بن امیۃ الازدی رضہ نے کہ یہہ تینوں جمعہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے جب اون کے سامنے کہانا رکہوایا اور فرمایا کہاؤ تو اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو روزہ سے ہین فرمایا تم نے کل ہی روزہ رکہا تہا عرض کیا نہیں فرمایا کل ہی رکہو گے عرض کیا نہیں فرمایا تو پہر روزہ افطار کرلو حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضہ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ وَقَعْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيدٌ لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے معاویہ بن صالح نے وہ روایت کرتے ہین ابو بشر سے وہ عامر بن لدین الاشعری سے کہ اونہون نے ابو ہریرہ رضہ سے جمعہ کے دن روزہ رکہنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا تم نے مسئلہ ایسے شخص سے پوچہا جو اوس سے خبردار ہے مینے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کا دن تمہاری عید ہے سو تم اپنی عید کو روزہ کا دن نہ بناؤ مگر یہہ کہ اوس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد ہی روزہ رکہو **فَلَمَّا** كُرِهَ أَنْ يُقْصَدَ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَيْنِهِ بِصِيَامٍ إِلَّا أَنْ يُخْلَطَ بِيَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ بِيَوْمٍ بَعْدَهُ فَيَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي صِيَامٍ حَتَّى صَارَ مِثْلَهُ وَكَذٰلِكَ عِنْدَنَا سَائِرُ الْأَيَّامِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْصَدَ إِلَى صَوْمِ يَوْمٍ مِنْهَا بِعَيْنِهِ كَمَا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْصَدَ إِلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَوْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِأَعْيَانِهِمَا وَلٰكِنْ يُقْصَدُ إِلَى الصِّيَامِ فِي أَيِّ الْأَيَّامِ كَانَ وَإِنَّمَا أُرِيدَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَرَاهَةِ الَّتِي وَصَفْنَا التَّفْرِقَةَ بَيْنَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَبَيْنَ سَائِرِ مَا يَصُومُ النَّاسُ غَيْرَهُ لِأَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ مَقْصُودٌ بِصَوْمِهِ إِلَى شَهْرٍ بِعَيْنِهِ لِأَنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ صَوْمُهُمْ إِيَّاهُ بِعَيْنِهِ إِلَّا مَنْ عُذِرَ مِنْهُمْ بِمَرَضٍ أَوْ سَفَرٍ وَغَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ لَيْسَ كَذٰلِكَ فَهٰذَا أَوْجَهُ مَا رُوِيَ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَشَرَحْنَاهُ **ترجمہ** پس جس طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص خصوصیت یومیہ کے سبب سے جمعہ کے دن روزہ رکہنا پسند نہین فرمایا جبتک کہ اوس سے پہلے یا بعد کے دن ہی روزہ رکہا جائے یہی حکم ہمارے نزدیک باقی تمام دنون کا ہے کہ کسی خاص دن خصوصیت یومیہ کے سبب سے روزہ رکہنا جائز نہیں یہی حکم عاشورے اور جمعہ کے دن کے روزہ کا ہے کہ خاص خصوصیت یومیہ کے سبب سے جمعہ یا عاشورے کے دن روزہ رکہنا جائز نہین ہی ہان پے درپے روزے رکہنا جائز ہے خواہ کسی دنون مین ہون اور اس تفریق سے اصل مقصود رمضان اور غیر رمضان کے روزون کے درمیان فرق کرنا ہے کیونکہ رمضان کے روزے مقصود بذاتہا ہیں اور خاص مہینہ مین رکہے جاتے ہین اس لئے کہ وہ فریضۃ اللہ ہین ہان جو شخص بیمار ہو یا سفر مین ہو تو اوس سے تعین ایام اوٹہہ جاتی ہے اس لئے وہ دوسرے دنون مین رمضان کے روزون کی قضا کر سکتا ہے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق معانی آثار کے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن مین وارد ہوئے ہین اور جسکی ہمنے شرح کی ہے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن روزہ رکہنے کا بیان

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ هُوَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومَنَّ يَوْمَ السَّبْتِ فِي غَيْرِ مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُنَّ وَلَوْ لَمْ تَجِدْ إِحْدَاكُنَّ إِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ أَوْ عُودَ عِنَبٍ فَلْتَمْضَغْهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے اوس نے ابراہیم سے

کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبد اللہ بن البسر سے وہ اپنی ہمشیرہ صماء رضہ سے کہا مجھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ بجز صوم فریضہ کے ہفتہ کو دن روزہ نہ رکہنا اگرچہ تمہیں اس روز کہانے کو نہ ملے اور صرف کسی درخت کے چہلکے یا انگور کی شاخین ملیں تو اونہین کو چبالین۔

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهٖ بَأْسًا **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ جَاءَ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ تُصَامَ قَبْلَهٗ يَوْمٌ اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمٌ **وَقَدْ** ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَالْيَوْمُ الَّذِىْ بَعْدَهٗ هُوَ يَوْمُ السَّبْتِ **فَفِىْ** هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِىْ هٰذَا اِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَهِىَ اَشْهَرُ وَاَظْهَرُ فِىْ اَيْدِى الْعُلَمَاءِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّاذِّ الَّذِىْ قَدْ خَالَفَهَا وَقَدْ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَحَضَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اِنْ كَانَ يَوْمَ السَّبْتِ فَلَا تَصُوْمُوْهُ **فَفِىْ** ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى دُخُوْلِ كُلِّ الْاَيَّامِ فِيْهِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا **وَسَنَذْكُرُ** ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِىْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى **فَفِىْ** ذٰلِكَ اَيْضًا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ يَوْمِ السَّبْتِ وَبَيْنَ سَائِرِ الْاَيَّامِ **وَقَدْ** اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ ہفتہ کے دن نفلی روزہ مکروہ ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا کہ حرج نہیں کہ ہفتہ کے دن کوئی نفلی روزہ رکہا جاے اونہون نے اون حدیثون سے تمسک کیا ہے جن مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکہنے سے منع فرمایا ہے مگر یہہ کہ اوس کے پہلے یا بعد کے دن کا بہی روزہ رکہا جائے اور بعد کا دن بہی ہفتہ کا دن ہے اور یہہ حدیثین ہم باب گذشتہ مین معہ اون کے اسانید کے بیان کر چکے ہین پس ان آثار مین ہفتہ کے دن نفلی روزہ رکہنے کی اباحت مذکور ہے اور اس حدیث شاذ کی نسبت یہہ آثار اہل علم کے نزدیک زیادہ مشہور و معروف ہین اسکے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکہنے کی اجازت دی ہے اور یہہ نہین فرمایا کہ اگر ہفتہ کا دن ہو تو عاشورے کا روزہ نہ رکہنا پس عاشورے مین تمام ایام داخل ہین کہ خواہ کسی دن واقع ہو ماسوای اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے احب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما کہ اللہ تعالے کے نزدیک زیادہ پسندیدہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکہا کرتے تہے اور ایک دن افطار کیا کرتے تہے یہہ حدیث ہم معہ وس کی اسناد کے اسی کتاب مین آگے ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے اس مین ہفتہ وغیرہ تمام ایام داخل وشامل ہین ماسوائے اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام بیض کے روزے رکہنے کا حکم فرمایا ہے **وَرُوِىَ** عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَكِيْمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَمَرَهٗ بِصِيَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ **ترجمہ** چنانچہ اس باب مین آپ سے یہہ حدیث روایت کی گئی ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن اور حکیم سے وہ موسی بن طلحہ سے وہ ابن الحوتکیہ سے وہ ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (ہر ماہ کی) تیرہوین چودہوین اور پندرہوین تاریخ روزہ رکہنے کا حکم کیا۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

ی دمشی ۱۲ محمد احسن المترجم سلمہ اللہ تعالے۔

بْنِ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اَنْ نَصُوْمَ لَيَالِيَ الْبِيْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هِيَ كَهَيْأَةِ الدَّهْرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے انس بن سیرین نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالملک بن قتادہ بن ملحان القیسی سے وہ اپنے والد سے کہا ہمیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایام بیض کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ بمنزلہ صیام الدہر کے ہیں **وَقَدْ** يَدْخُلُ السَّبْتُ فِيْ هٰذِهٖ كَمَا يَدْخُلُ فِيْهَا غَيْرُهٗ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ **فَفِيْهَا** اَيْضًا اِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا **وَلَقَدْ** اَنْكَرَ الزُّهْرِيُّ حَدِيْثَ الصَّمَّاءِ فِيْ كَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ وَلَمْ يَعُدَّهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَهْلِ الْعِلْمِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ بِهٖ **ترجمہ** ان دنوں میں بھی ہفتہ کا دن داخل ہے لہذا اس حدیث سے بھی ہفتہ کا روزہ رکھنے کی اباحت ثابت ہوئی ماسوای اس کے زہری رحمۃ اللہ نے تو حدیث صمار کا انکار ہی کیا ہے اور اسے اہل علم کی حدیث سے شمار نہیں کیا

٥٧

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَرَاهَتِهٖ فَقَالَ ذَاكَ حَدِيْثٌ حِمْصِيٌّ فَلَمْ يَعُدَّهُ الزُّهْرِيُّ حَدِيْثًا يُقَالُ بِهٖ وَضَعَّفَهٗ **وَقَدْ** يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنْ كَانَ ثَابِتًا اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا نَهٰى عَنْ صَوْمِهٖ لِئَلَّا يُعَظِّمَ بِذٰلِكَ فَيُمْسِكُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ فِيْهِ كَمَا يَفْعَلُ الْيَهُوْدُ **فَاَمَّا** مَنْ صَامَهٗ لَا لِاِرَادَتِهٖ تَعْظِيْمَهٗ وَلَا لِمَا تُرِيْدُ الْيَهُوْدُ بِتَرْكِهَا السَّعْيَ فِيْهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ خَصَّ فِيْ صِيَامِ اَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مَقْصُوْدَةً بِالصَّوْمِ وَهِيَ اَيَّامُ الْبِيْضِ فَهَلْ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَا بَأْسَ بِالْقَصْدِ بِالصَّوْمِ اِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهٖ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهٗ قَدْ قِيْلَ اِنَّ اَيَّامَ الْبِيْضِ اِنَّمَا اَمَرَ بِصَوْمِهَا لِاَنَّ الْكُسُوْفَ يَكُوْنُ فِيْهَا وَلَا يَكُوْنُ فِيْ غَيْرِهَا وَقَدْ اُمِرْنَا بِالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالصَّلٰوةِ وَالْعِتَاقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَعْمَالِ الْبِرِّ عِنْدَ الْكُسُوْفِ فَاُمِرَ بِصِيَامِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ بِرًّا مَفْعُوْلًا بِعَقِبِ الْكُسُوْفِ فَذٰلِكَ صِيَامٌ غَيْرُ مَقْصُوْدٍ بِهٖ اِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ وَلٰكِنَّهٗ صِيَامٌ مَقْصُوْدٌ بِهٖ فِيْ وَقْتِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَارِضٍ كَانَ فِيْهِ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا يَوْمُ الْجُمُعَةِ اِذَا صَامَهٗ رَجُلٌ شُكْرًا لِعَارِضٍ مِنْ كُسُوْفِ شَمْسٍ اَوْ قَمَرٍ اَوْ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَاِنْ لَمْ يَصُمْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ يَوْمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ہشام الرعینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا زہری رحمۃ اللہ سے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں کہا گیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تو روایت کیا گیا ہے کہ آپنے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہا وہ حمصی حدیث ہے بہر کیف زہری رحمۃ اللہ نے یہ حدیث احادیث صحیحہ سے شمار نہیں کی بلکہ اوس کی تضعیف کی اور ہمارے نزدیک تو اوس کی تاویل یہ ہے کیونکہ اگر یہ حدیث درحقیقت ثابت ہے تو اس حدیث میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کی تعظیم کرکے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا جیسا کہ یہود کیا کرتے تھے تو اب جو شخص ہفتہ کی تعظیم نکرے بلکہ اوس کے ساتھ اور دنوں کے بھی روزے رکھے تو یہ جائز ہے (جیسا کہ گذشتہ باب میں بیان کیا گیا) اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ایام بیض میں تو ان خاص دنوں میں روزہ رکھنے کی اجازت و رخصت دیگئی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تخصیص یوم اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم اس لئے کیا گیا کہ اکثر کسوف و خسوف انہیں دنوں میں واقع ہوتا ہے اور اس وقت ہمیں نماز وغیرہ اعمال صالحہ کے ساتھ تقرب الی اللہ حاصل کرنے کا حکم کیا گیا ہے لہذا

ان دنون مین ہمین روزہ رکہنے کا حکم کیا گیا تاکہ یہہ روزے کسوف وخوف کے بعد تقرب الی اللہ کا سبب ہون لہذا اس اعتبار سے اون روزون کے درمیان خصوصیت یومیہ مقصود نہین بلکہ مقصود ادای شکر ہے بسبب عارض کے خواہ کسی دن ہو یہی حکم جمعہ کے دن کا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن کسی عارض کے سبب سے ادای شکر کا روزہ رکہے یا محض ادای شکر کے لیے روزہ رکہے تو کوئی حرج نہین اگرچہ اوس سے پہلے یا بعد کے دن کا روزہ نہ رکہے

بَابُ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ

نصف شعبان کے بعد رمضان تک روزہ رکہنے کے بیان مین۔

۱۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْقَاصُّ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان اور یعقوب بن اسحق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن ابراہیم قصہ گو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علا بن عبدالرحمن نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف شعبان کے بعد کوئی روزہ نہین جبتک کہ ماہ رمضان نہ آئے

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهِ وَهُوَ حَسَنٌ غَيْرُ مَنْهِيٍّ عَنْهُ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزہ رکہنا جائز نہین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کوئی حرج نہین کہ پورے ماہ شعبان کے روزے رکہے جائین اور یہہ جائز ہے **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ

۲۵ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ **ترجمہ** اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے چچا عبداللہ بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے فضیل بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملاتے تہے

۳۵ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ سالم سے وہ ابوسلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بجز شعبان و رمضان کے اور کسی مہینون کے پے در پے روزے رکہتے ہوے نہین دیکہا

۴۵ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْغُصْنِ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ لَا يَدَعُهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ لَا تَدَعُ صَوْمَ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْأَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالغصن ثابت بن قیس نے وہ روایت کرتے ہین ابوسعید المقبری سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ (یعنے ہر ہفتہ) مین دو دن روزہ رکہتے تہے اور کبہی ترک نہین کرتے تہے چنانچہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہر جمعہ کے دو دن کا روزہ کبہی ترک نہین کرتے فرمایا کون سے دو دن مین نے عرض کیا دوشنبہ اور پنجشنبہ فرمایا یہہ وہ دن ہین جن مین اللہ عزوجل کے روبرو بندون کے اعمال پیش کئے جاتے ہین سو مین چاہتا ہون کہ میرے اعمال ایسے وقت پیش ہون کہ مین روزدار ہون

۵۵ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدی قال ثنا ثابت فذکر باسنادہ مثله وزاد قال وما رأیت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من شهر ما يصوم من شعبان فقلت يا رسول الله رايتك تصوم من شعبان ما لا تصوم من غيره من الشهور قال هو شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان وهو شهر يرفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ اور مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی ماہ مین اتنے روزے رکہتے نہین دیکہا جتنے کہ ماہ شعبان مین آپ رکہا کرتے تہے چنانچہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے آپ کو اتنے روزے کسی ماہ مین رکہتے نہین دیکہا کہ جتنے آپ شعبان مین رکہا کرتے ہین تو فرمایا اس مہینہ سے لوگ غافل ہین اور یہہ وہ مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان واقع ہے اسی مین بندون کے (سالانہ) اعمال رب العالمین کے روبرو پیش ہوتے ہین سو مین چاہتا ہون کہ میرے اعمال ایسے وقت پیش ہون کہ مین روزدار ہون

۵۶ حدثنا فهد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا نافع عن یزید یعنی یزید بن عبد الله بن اسامة ان ابن الهاد حدثه ان محمد بن ابراهيم حدثه عن ابی سلمة ابن عبد الرحمن عن عائشة رض انها قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر ما كان يصوم في شعبان كان يصومه كله الا قليلا بل كان يصومه كله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن عبد اللہ بن اسامہ سے اون سے حدیث بیان کی ابن الہاد نے اون سے محمد بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہین ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جسقدر روزے ماہ شعبان مین رکہتے تہے کسی ماہ مین نہین رکہتے تہے کیونکہ آپ اکثر شعبان بلکہ کل شعبان کے روزے رکہا کرتے تہے

۵۷ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود الطيالسي قال ثنا هشام عن يحيى عن ابی سلمة قال حدثتني عائشة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يصوم من السنة اكثر من صيامه في شعبان فانه كان يصومه كله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد الطیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہین یحیے سے وہ ابو سلمہ سے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تمام سال مین جسقدر روزے شعبان مین رکہتے تہے کسی ماہ مین نہین رکہتے تہے کیونکہ آپ پوری ماہ شعبان کے روزے رکہا کرتے تہے

۵۸ حدثنا یونس قال انا بشر عن الاوزاعی قال حدثنی یحیی قال حدثنی ابو سلمة قال حدثتنی عائشة فذكر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو بشر نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے کہا بیان کی مجہہ سے یحیے نے کہا حدیث کی مجہہ سے ابو سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے پہر مثل حدیث سابق کے بیان کی

٥٩ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدِ اللَّیْثِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَ یُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَکَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے چچا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسامہ بن زید اللیثی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے کہا مین نے عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھنے کا حال دریافت کیا تو اونہون نے بیان کیا کہ آپ روزے رکھتے یہانتک کہ ہمین خیال ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کرین گے اور جب افطار کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھین گے اور شعبان کے تو آپ پوری یا اکثر شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے

٦٠ — حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ الرِّشْکُ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهَا مِنْ اَیِّهٖ قَالَتْ مَا کَانَ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ الشَّهْرِ صَامَهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی ابن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید الرشک نے وہ روایت کرتے ہین معاذۃ العدویہ سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ مین تین دن روزہ رکھا کرتے تھے فرمایا ہان کہا گیا کون سے تین دن فرمایا جن دنون مین چاہتے رکھ لیتے **قَالُوْا** فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنْ لَّا بَاْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ کُلِّهٖ **فَکَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِیْنَ عَلَیْهِمْ اَنَّ الَّذِیْ رُوِیَ فِیْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا قَبْلَ ذٰلِکَ مِمَّا فِیْهِ النَّهْیُ اِخْبَارٌ عَنْ قَوْلِهٖ فَکَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَحَّحَ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا فَیُجْعَلَ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ مُبَاحًا لَهٗ وَمَا نَهٰی عَنْهُ کَانَ مَحْظُوْرًا عَلٰی غَیْرِهٖ فَیَکُوْنُ حُکْمُ غَیْرِهٖ فِیْ ذٰلِکَ خِلَافَ حُکْمِهٖ حَتّٰی یَصِحَّ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا وَلَا یَتَضَادَّانِ **فَکَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ اُسَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ شَعْبَانَ هُوَ شَهْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْ صَوْمِهٖ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ صَوْمَهُمْ اِیَّاهُ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْطَارِ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا **ترجمہ** باقی اہل علم فرماتے ہین کہ ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ کل ماہ شعبان کے روزے رکھنا جائز ہے مگر قایلین قول اول اسکے جواب مین کہہ سکتے ہین کہ ان آثار مین جو کچھ مذکور ہے اوس مین خاص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کا ذکر ہے اور شروع باب کی حدیث مین نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی نہی وارد ہے اور بالضرور ہے کہ دونون حدیثون مین تطبیق دی جائے باین طریق کہ جن حدیثون مین خاص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کا ذکر ہے وہ آپکے ساتھ مخصوص تھا اور جس حدیث مین نہی وارد ہوئی ہے اوس مین اور لوگون کا حکم ہے اس تطبیق سے دونوں حدیثیں منطبق ہو جاتی ہین اور ایکدوسری سے تضاد و تخالف نہیں رہتی اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ حدیث اسامہ مین (جو اس باب کی چہٹی حدیث ہی) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ مہینہ کہ لوگ اس مہینہ مین روزہ رکھنے سے غافل رہتے ہین تو یہ دلالت رکھتا ہے کہ اور لوگون کو بھی اس مہینہ مین روزہ رکھنا چاہئے اور کہ اس مہینے مین روزے رکھنا افطار کرنے سے افضل ہے ماسوا اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیثیں بھی روایت کی گئی ہین جو ہماری اس بیان پر دلالت رکھتی ہین

٦١ — حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ **ترجمہ** حدیث بیان کی

ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صدقہ بن موسیٰ نے وہ روایت
کرتے ہین ثابت سی وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صیام رمضان کے بعد افضل
۵۱۲ الصیام رمضان کے روزی ہین حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ
هٰرُوْنَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ یَعْنِیْ بَعْدَ
رَمَضَانَ قَالَ صَوْمُ شَعْبَانَ تَعْظِیْمًا لِرَمَضَانَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن
بن صالح الازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے وہ روایت کرتے ہین صدقہ بن موسیٰ سے وہ ثابت سی وہ
انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سے روزی افضل ہین
۵۱۳ فرمایا شعبان کے روزی جو تعظیم رمضان کے لئے رکھے جائین حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ
قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد التیمی نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہین ثابت
سے وہ مطرف بن عبد اللہ الشخیر سے وہ عمران بن حصین رض سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے آخر
۵۱۴ شعبان کے روزی بہی رکھے ہین عرض کیا نہین فرمایا تو پہر رمضان کے بعد دو دن روزے رکھہ لینا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ
بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الشِّخِّیْرِ
عَنْ عِمْرَانَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ صُمْ یَوْمًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا خبر دی ہم کو حماد نے وہ روایت کرتے ہین جریری سے وہ ابو العلا سی وہ مطرف
بن عبد اللہ بن الشخیر سے وہ عمران رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز
اس کے کہ اونہون نے رمضان کے بعد ایک دن روزہ رکہنے کا ذکر کیا ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَهٰذَا فِیْ آخِرِ شَعْبَانَ فَفِیْ
هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ مَا قَدْ وَافَقَ فِعْلَهٗ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے
ہین کہ ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر شعبان مین روزہ رکہنے کا حکم فرمایا سو یہ آپکے فعل سی موافق
۵۱۵ ہے وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یَحْیٰی
بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ
اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ رَجُلًا كَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا فَلْیَصُمْهُ ترجمہ سوای اس کے بہی آپسے آخر شعبان مین روزہ رکہنے کے متعلق
روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ہشام بن ابی عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو روزوں کے ساتہہ رمضان کی پیش قدمی نکرو ہان جو شخص پہلے سی روزے
۵۱۶ رکہتا چلا آیا ہے وہ روزی رکہتا رہی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ
بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم کہا حدیث بیان
۵۱۷ کی ہم سے ہشام نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ

ثنا هشام عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة رض فذكر مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عمرو سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ رض سے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۱۸ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن ابی سلمة قال سمعت الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة عن ابی هريرة رض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے کہا سنی مین نے اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۱۹ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا حسین المعلم وهشام بن ابی عبد الله عن یحیی فذکر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین المعلم اور ہشام بن ابی عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین یحیی سے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۲۰ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا الوحاظی یعنی یحیی بن صالح قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة رض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح الوحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہین ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۲۱ **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا عبد الوهاب قال انا محمد بن عمرو فذکر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمرو نے پھر ان کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **فلما** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان یوافق ذلك صوما کان یصومه احدکم فلیصمه دل ذلك علی دفع ما قال اهل المقالة الاولی وعلی ان ما بعد النصف من شعبان الی رمضان حکم صومه حکم صوم سائر الدهر المباح صومه **فلما** ثبت هذا المعنی الذی ذکرنا دل ذلك ان النهی الذی کان من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حدیث ابی هريرة الذی ذکرناه فی اول هذا الباب لم یکن الا علی الاشفاق منه علی صوام رمضان لا لمعنی غیر ذلك وکذلك نامر من کان الصوم بقرب رمضان یدخله به ضعف یمنعه من صوم رمضان ان لا یصوم حتی یصوم رمضان لان صوم رمضان اولی به من صوم ما لیس علیه صومه **فهذا** هو المعنی الذی ینبغی ان یحمل علیه معنی ذلك الحدیث حتی لا یضاد غیره من هذه الاحادیث **وقد** روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما امر به عبد الله بن عمرو وما یدل علی ذلك ایضا **ترجمہ** پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو روزون کے ساتھ رمضان کی پیش قدمی نکرو مگر یہہ کہ کوئی شخص پہلے سے ہی روزے رکھتا چلا آتا ہے تو وہ روزے رکھے تو یہہ آپ کا قول قائلین قول اول کے خلاف پر دلالت کہتا ہے اور دلالت رکھتا ہے کہ مابعد شعبان کا حکم آخر شعبان تک وہی حکم ہے جو تمام ایام کا کہ جس طرح تمام ایام مین روزہ رکھنا جائز ہے اسیطرح آخر شعبان مین بہی پس جب ان آثار سے آخر شعبان مین روزہ رکھنا مباح ہوا تو اب وہ جو ابوہریرہ رضی تعالی عنہ کی حدیث مین جو شروع باب مین مذکور ہوئی آخر شعبان مین روزہ رکہنے کی نہی وارد ہوئی ہے وہ ہمارے نزدیک محمول ہے ترحم و تلطف پر سو ہم ہی یہی کہتے ہین کہ مطلب یہہ ہے کہ رمضان سے

پہلے روزہ رکھنے سے جس شخص کو ضعف لاحق ہو وہ نصف شعبان سے آخر شعبان تک روزے نہ رکھے کیونکہ رمضان کے روزے رکھنا بہر حال مقدم ہے بخلاف اون روزون کے جن رکھنا فرض نہین پس اسی معنے پر اس حدیث کو محمول کرنا چاہیے تاکہ دوسری حدیثین اس سے متضاد نہ واقع ہون چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث جو عبد اللہ عمرو (ابن العاص رضی) سے روایت کی گئی ہے اس معنے پر دلالت رکھتی ہے

۵۲۲ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ رَجُلٍ مِنْ ثَقِیْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ عمرو بن اوس سے جو قبیلہ ثقیف کے ایک شخص ہے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پسندیدہ تر روزہ اللہ تعالے کے نزدیک روزہ داؤد علیہ السلام ہے کیونکہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے

۵۲۳ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ زِیَادِ بْنِ اَبِی الْفَیَّاضِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِیَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن ابی الفیاض سے کہا سنی مین نے ابو عیاض سے کہا سنی مین نے عبد اللہ بن عمرو رض سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۲۴ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ وَعَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلے علیہ وسلم قال اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ صِیَامُ دَاوٗدَ وَکَانَ یَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور علی بن شیبہ دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن دینار نے کہ اونہین عمرو بن اوس نے خبر دی وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمرو رض سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پسندیدہ تر روزہ اللہ تعالے کے نزدیک روزہ داؤد ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نصف سال روزہ رکھا کرتے تہے

۵۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ یَعْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فَسَاَلَہٗ عَنِ الصِّیَامِ فَقَالَ لَہٗ صُمْ یَوْمًا وَلَکَ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ قَالَ زِدْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ بِیْ قُوَّۃً قَالَ صُمْ یَوْمَیْنِ فَلَکَ تِسْعَۃُ اَیَّامٍ قَالَ زِدْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ بِیْ قُوَّۃً ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَلَکَ ثَمَانِیَۃُ اَیَّامٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے وہ روایت کرتے ہین شعیب بن عبد اللہ بن عمرو سے وہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور روزے رکھنے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دس دن افطار کرو عرض کیا یا رسول اللہ اس سے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دیجیے کیونکہ مین زیادہ روزے رکھنے کی قوت رکھتا ہون فرمایا اچھا دو دن روزے رکھو اور نو دن افطار کرو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اور زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دیجیے کیونکہ مین اس سے بہی زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہون فرمایا اچھا تین دن روزے رکھو اور آٹھ دن افطار کرو۔

۵۲۶ حدثنا علی بن شیبة قال ثنا روح قال ثنا حسین المعلم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من حسبک ان تصوم من کل شھر ثلثة ایام بکل حسنة عشرة امثالھا فذلک صوم الدھر کلہ فشددت علی نفسی فشدد علی فقلت انی اطیق غیر ذلک اکثر من ذلک فقال صم صوم نبی اللہ داود قلت وما صوم داود نبی اللہ قال نصف الدھر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین المعلم نے وہ روایت کرتے ہین یحیی بن ابی کثیر سے وہ ابو سلمہ سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہا مجہ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے ہر مہینے مین تین روزے رکہنا کافی ہے کیونکہ ہر ایک نیکی کا اجر دس حصے ملتا ہے تو اس لحاظ سے ہر مہینے کے تین روزے سال بہر کے روزون کے برابر ہوئے تو مین نے اپنے نفس پر تشدد کیا تو حضور نے مجہ پر تشدد کیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اس سے زیادہ روزے رکہنے کی طاقت رکہتا ہون فرمایا نبی اللہ داود علیہ السلام کا روزہ رکہا کرو مین نے عرض کیا نبی اللہ داود علیہ السلام کا روزہ کون سا ہے فرمایا نصف سال روزے رکہتا[1]

۵۲۷ حدثنا یونس قال ثنا بشر عن الاوزاعی قال حدثنی یحیی فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۸ حدثنا علی بن شیبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا محمد بن ابی حفصة قال ثنا ابن شھاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن عمرو قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول لاصومن الدھر فقال صم ثلثة ایام من کل شھر قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال صم یوما وافطر یومین قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما فذلک صوم داود وھو اعدل الصیام **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی حفصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن المسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ مین ہمیشہ روزے رکہنا چاہتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ ہر مہینہ مین تین روزے رکہ لیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین اس سے زیادہ قوت رکہتا ہون فرمایا ایک دن روزہ رکہا کرو اور دو دن افطار کیا کرو مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکہتا ہون فرمایا دو دن روزہ رکہو اور ایک دن افطار کرو یہ صیام داود ع کا ہے اور اعدل الصیام ہے

۵۲۹ حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابی داود قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شھاب ان سعیدا اخبرہ وابا سلمة ان عبد اللہ بن عمرو قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داود نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے اونہین خبر دی سعید اور ابو سلمہ نے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳۰ حدثنا محمد بن خزیمة وفھد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الھاد عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمة عن عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث ابن سعد

[1] انکا روزہ یہ تہا کہ ایکدن روزہ رکہتے اور ایکدن افطار کرتے تہے تو اس حساب سے ۶ ماہ کے روزے ہوئے جو نصف سال ہے ۱۲ احمد علی شاہ عفی عنہ

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ سے وہ عبداللہ بن عمرو سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۳۱ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب وروح قالا ثنا شعبة عن سعيد بن ابراهيم عن طلحة بن هلال او هلال بن طلحة قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله صم ثلثة ايام من كل شهر من جاء بالحسنة فله عشر امثالها قلت اني اطيق اكثر من ذلك قال صم داود كان يصوم يوما ويفطر يوما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور روح بن عبادہ نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابراہیم سے وہ طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ سے کہا سُنی مین نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ای عبداللہ ہر مہینے مین تین روزے رکہا کرو کیونکہ جو شخص کوی نیکی کرتا ہے تو اوسے اوس کا دس حصے اجر ملتا ہے مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ کی قوت رکہتا ہون فرمایا صوم داؤد ع رکہو کیونکہ وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے

۵۳۲ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا معلى بن اسد قال ثنا عبد العزيز بن المختار قال ثنا خالد الحذاء قال حدثني ابو قلابة قال حدثني ابو المليح قال دخلت مع ابيك زيد بن عمرو على عبد الله ابن عمرو بن العاص فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر له صومه قال فدخل علي فالقيت له وسادة من ادم حشوها ليف فجلس على الارض وقال لي انما يكفيك من كل شهر ثلثة ايام قلت يا رسول الله قال فخمسة ايام قلت يا رسول الله قال فسبعة ايام فقلت يا رسول الله قال فتسعة ايام قلت يا رسول الله قال فاحد عشر يوما قلت يا رسول الله قال اظنه قال ثلثة عشر يوما قلت يا رسول الله قال لا صيام فوق صيام داود شطر الدهر صيام يوم وافطار يوم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن المختار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد الحذاء نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو الملیح نے کہا مین تمہارے والد زید بن عمرو کے ساتہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رض کی خدمت مین تہا تو اونہون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اون کے روزہ رکہنے کے متعلق ذکر کیا گیا عبداللہ بن عمرو بن العاص رض بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مین نے آپ کے لیے تکیہ ڈالدیا یہ تکیہ چمڑے کا تہا اور اوس کا بہراؤ کہجور کے کٹے ہوی پوست کا تہا مگر (تواضعًا) آپ نیچے بیٹہے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے لئے کافی ہے کہ تم ہر مہینے مین تین روزے رکہ لیا کرو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا پانچ دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا سات دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا نو دن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا دس دن ابو الملیح بیان کرتے ہین کہ اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اونہون نے بیان کیا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ فرمایا تیرہ دن پہر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا رصیام داؤد ع سے آگے تو روزہ رکہنا جائز ہے نہین وہ نصف سال ورزے رکہنا ہے یعنے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار

۵۳۳ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة بن قدامة عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تصوم قلت اصوم فلا افطر قال صم من كل شهر ثلثة ايام قلت اني اقوى من ذلك قال فلم يزل يناقصني واناقصه حتى قال فصم احب الصيام الى الله عز وجل صوم داود صوم يوم وافطار يوم ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے زائدہ بن قدامہ نے وہ روایت کرتے ہین عطار بن السائب سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہا مجھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم روزی کسطرح رکھا کرتے ہو مین نے عرض کیا کہ مین روزی رکھتا ہون تو پھر افطار نہین کرتا فرمایا ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرو مین نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ قوت حاصل ہے عرض آپ اسیطرح روزی کم کراتے گئے اور مین افطار مین کمی کرتا گیا حتے کہ آپ نے فرمایا کہ اچھا وہ روزہ رکھو جو اللہ تعالے کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور وہ صوم داؤد ہے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

۵۳۴ حدثنا ابو امیۃ قال ثنا علی بن قادم قال ثنا مسعر عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم انبأ انک تصوم الدھر وتقوم اللیل قال قلت انی اقوی قال انک اذا فعلت نفھت لہ النفس وھجمت لہ العین قال قلت انی اقوی قال فصم ثلثۃ ایام من کل شھر قال قلت انی اقوی قال فصم صوم اخی داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن قادم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے وہ ابو العباس سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہا مجھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین دی گئی کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور تمام رات جاگتے ہو۔ . . . . مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا اگر تم اس پر بھی عمل کروگے تو اس سے نفس تھک جائیگا اور آنکھین بیٹھنے لگین گی مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا اچھا تم ہر مہینے مین تین روزے رکھ لیا کرو مین نے عرض کیا مین اس سے زیادہ قوت رکھتا ہون فرمایا اچھا ہماری بھائی داؤد ع کا روزہ رکھا کرو کیونکہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے اور (باوجود اسکے) انکا یہ حال تھا کہ جب دشمن کے مقابل مین لڑتے تو بھاگتے نہ تھے

۵۳۵ حدثنا یونس قال ثنا اسد قال ثنا شعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت قال سمعت ابا العباس رجلا من اھل مکۃ وکان شاعرا وکان لا یتھم فی الحدیث قال سمعت عبد اللہ بن عمرو وذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے کہا سنی مین نے ابو العباس سے جو مکہ معظمہ کے رہنے والے اور ایک شاعر شخص تھے اور حدیث مین بھی متہم نہ تھے (یعنے مقبول فی الحدیث شخص تھے) کہا سنی ہیں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۳۶ حدثنا ابو امیۃ قال ثنا شریح قال ثنا ھشیم قال انا حصین ومغیرۃ عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ صم من کل شھر ثلثۃ ایام ثم ذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین اور مغیرہ نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھ لیا کرو پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۵۳۷ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب بن جریر قال ثنا ابی قال سمعت غیلان بن جریر یحدث عن عبد اللہ بن معبد الزمانی عن ابی قتادۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذاک صوم داؤد قال یا رسول اللہ فکیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت علی ذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا بیان کیا ہم سے میرے والد نے کہا سنی مین نے غیلان بن جریر سے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن معبد الزمانی سے وہ ابو قتادہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن عمر کہنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہہ صوم داؤد ہے عرض کیا یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا اجر ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے فرمایا مین آرزو کرتا ہون کاش مجھے اس کی قوت دی جاتی فَلَمَّا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ صَوْمَ يَوْمٍ وَاِفْطَارَ يَوْمٍ مِنْ سَائِرِ الدَّهْرِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ صَوْمَ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِمَّا قَدْ دَخَلَ فِي اِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان آثار متواترہ مین ہمیشہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا مباح فرمایا تو یہہ دلالت رکھتا ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا بہی اس اباحت مین داخل ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا رہتا ہے ۔

۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي يَزِيْدَ الضَّبِّيِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ اَفْطَرَا جَمِيْعًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد الزبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین زید بن جبیر سے وہ ابو یزید الضبی سے وہ میمونہ بنت سعد سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بحالت روزہ بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا (میان بیوی) دونون نے روزہ افطار کر لیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُقَبِّلَ فِي صَوْمِهٖ وَاِنْ قَبَّلَ فَقَدْ اَفْطَرَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ بوسہ لینے مین روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے

۵۲ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَرَاَيْتُهٗ لَا يَنْظُرُنِي قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنِي قَالَ اَلَسْتَ الَّذِي تُقَبِّلُ وَاَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّي لَا اُقَبِّلُ بَعْدَ هٰذَا وَاَنَا صَائِمٌ فَاَقَرَّ بِهٖ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ترجمہ اور ماسوای اسکے اس حدیث سے بہی احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی نے کہا مین نے اسامہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ سے عمر بن حمزہ نے حدیث بیان کی ہے تو اونہون نے کہا خبر دی مجھکو سالم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عمر رض سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا تو مین نے دیکہا کہ آپ میریطرف نظر نہین کرتے تہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا کیا حال ہے فرمایا کیا تم روزدار ہوکر بوسہ نہین لیتے مین نے عرض کیا قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپ کو حق کے ساتہہ بہیجا ہے آج سے بعد کبہی مین روزدار ہوکر بوسہ نہ لونگا پہر آپنے انکو اپنے قریب کر لیا پہر فرمایا ہان

۵۳ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض ترجمہ اور اس حدیث سے بہی احتجاج کیا ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ هَانِئٍ وَكَانَ يُسَمَّى الْهَزْهَازَ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ يَقْضِي يَوْمًا آخَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے

وہ ہلال بن یساف سے وہ ہانی سے جو ہزھاز کے نام سے موسوم تہے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روزہ دار
۵۴ ہوکر بوسہ لینے کے متعلق پوچھا گیا تو اونہون نے فرمایا کہ کسی اور دن اس روزہ کی قضا ادا کرنی چاہیئے **حَدَّثَنَا**
اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الْهُزْهَازِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موئل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین
منصور سے وہ ہلال سے وہ ہزھاز سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث سابق کے **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا
بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ **ترجمہ** اور اس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو حضرت جو عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے خود
۵۵ اون کے قول کے متعلق روایت کی گئی ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ذئب سے وہ زہری سے وہ سعید بن المسیب سے کہ
۵۶ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزدار ہوکر بوسہ لینے سے منع کیا کرتے تہے۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ
جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَعَضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُقَبِّلَ
وَاَنَا صَائِمٌ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عمران بن مسلم سے وہ زاذان سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر مین اپنا
منہ انگاری پر مارون تو یہہ مجہے زیادہ پسند ہے کہ مین روزدار ہوکر بوسہ لون **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
۵۷ الْمُسَيَّبِ **ترجمہ** اور اوس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو سعید بن المسیب سے روایت کی گئی ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ
قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ
صَائِمٌ فَقَالَ يَنْقُضُ صَوْمَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اعین نے وہ روایت کرتے ہین عبدالکریم سے وہ سعید بن المسیب سے اوس شخص کے متعلق
جو روزدار ہوکر اپنی بیوی کا بوسہ لے　**بیان المسئلة**　فرمایا اوس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَخَفْ مِنْهَا اَنْ تَدْعُوَهٗ اِلٰى غَيْرِهَا مِمَّا يَمْنَعُ مِنْهُ
الصَّائِمُ **وَكَانَ** مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ اِبَاحَتِهِ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مَا هُوَ اَظْهَرُ مِنْ حَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَاَوْلٰى اَنْ يُؤْخَذَ بِهٖ **ترجمہ** اور باقی اہل
علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بحالت روزہ بوسہ لینے مین حرج نہین جبتک کہ بوسے سے آگے تجاوز کرنے کا خوف نہ
ہو جو روزدار کیلئے جائز نہین اونہون نے اوس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روزدار کے لیے
۵۸ بوسہ کی اباحت کی بابت روایت کی گئی ہے اور جو حدیث میمونہ بنت سعد سے اولیٰ واظہر اور زیادہ قابل عمل ہے **وَهُوَ** مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ
الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ فَعَلْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيْمًا قَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَاَنْتَ
صَائِمٌ فَقُلْتُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْمَ **ترجمہ** اور وہ یہہ حدیث ہی جو بیان کی ہم سے

ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عبداللہ بن الاشج سے وہ عبدالملک بن سعید الانصاری سے وہ جابر بن عبداللہ سے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ایک روز مین ہشاش وبشاش تہا کہ مین نے روزہ مین بوسہ لے لیا بعدازان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آج مین ایک امر عظیم کا مرتکب ہوا وہ یہہ کہ مین نے روزدار ہوکر بوسہ لے لیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم پانی سے کلی کرو تو کیا اوس مین حرج ہے مین نے عرض کیا کوئی حرج نہین فرمایا تو پہر تم کس بات مین خائف ہو۔ **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا شبابة بن سوار قال انا لیث بن سعد فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا خبردی ہمکو لیث بن سعد نے پہر اون کی اسناد سے مثل سابق کے بیان کی **فھذا** الحدیث صحیح الاسناد معروف الرواة ولیس کحدیث میمونة بنت سعد الذی رواہ عنھا ابو یزید الضبی وھو رجل لا یعرف فلا ینبغی ان یعارض حدیث من ذکرنا بحدیث مثلہ مع انہ قد یجوز ان یکون حدیثہ ذلک علی معنی خلاف معنی حدیث عمر ھذا ویکون جواب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی فیہ جوابا للسؤال سئل فی صائمین باعیانھما علی دلتہ ضبطھما لانفسھما فقال ذلک فیھما ای انہ اذا کانت القبلة منھما فقد کان معھا غیرھا مما قد یضرھما **وھذا** اولی ما حمل علیہ معناہ حتی لا یضاد غیرہ **واما** حدیث عمر بن حمزة فلیس ایضا فی اسنادہ کحدیث بکیر الذی قد ذکرنا لان عمر بن حمزة لیس مثل بکیر بن عبداللہ فی جلالتہ وموضعہ من العلم واتقانہ مع انھما لو تکافئا لکان حدیث بکیر اولاھما لانہ قول من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الیقظة وذلک قول قد قامت بہ الحجة علی عمر وحدیث عمر بن حمزة انما ھو علی قول حکاہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم وذلک مما لا تقوم بہ الحجة فما تقوم بہ الحجة اولی مما لا تقوم بہ الحجة **ثم** ھذا ابن عمر قد حدث عن ابیہ بما حکاہ عمر بن حمزة فی حدیثہ ثم قال بعد ابیہ بخلاف ذلک **ترجمہ** پس یہہ حدیث صحیح الاسناد معروف الرواة ہے اور حدیث میمونہ بنت سعد جیسی نہین جس کے راوی ابو یزید الضبی ہین جو ایک مجہول الحال شخص ہین پس جائز نہین کہ کوئی اس قسم کی حدیث اس حدیث سے معارض ہوئے جو ابہی ہمنے ذکر کی باوجود اس کے ممکن ہے کہ ابو یزید الضبی والی حدیث کے معنے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی اس حدیث کی برخلاف ہون وہ یہہ کہ ابو یزید الضبی کی حدیث مین جو جواب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دیاہے اون دو روزدارون کے متعلق ہی جو اپنے نفوس پر قدرت نہیں رکہتے تہے پس جو آپنے انہین بوسہ سے منع فرمایا تو اس لئے کہ بوسہ کے ساتہہ یہلہ وس فعل کے بہی مرتکب ہوجاینگے جو درحقیقت روزہ کو توڑ دینے والاہے پس اوس حدیث کو اس معنے پر حمل کرنا اولے ہی تاکہ دوسری حدیثون سے تضاد وتخالف نہ رہے اب رہی حدیث عمر بن حمزہ سو یہہ بہی بلحاظ اسناد کے حدیث بکیر بن عبداللہ بن الاشج کے برابر نہین کیونکہ عمر بن حمزہ سے نسبتہ بکیر بن عبداللہ بن الاشج کا رتبہ اعلی اور اون کا اتقان کہین بڑہکر ہے باینہمہ اگر بالفرض دونون کا مرتبہ برابر مان لیا جائے تب بہی حدیث بکیر پر عمل کرنا اولی واقدم ہے کیونکہ حدیث بکیر مین جو قول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا نقل کیا گیا ہے بحالت بیداری نقل کیاہے اور اس کے ساتہہ حجت قائم کی جاتی ہے اور حدیث عمر بن حمزہ مین جو قول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیاہے وہ بحالت خواب ہی اور اوس سے حجت قائم نہین کی جاتی تو جس قول کے ساتہہ حجت قائم کی جاتی ہے اوس پر عمل کرنا اولی واقدم ہے اوس قول کے نسبت کہ جس کے ساتہہ حجت قائم نہین کی جاتی۔ ماسوای اسکے عمر بن حمزہ کی حدیث

مین ابن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا ہے جو اوس مین مذکور ہی پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اوس کے خلاف ہی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ابی حمزۃ عن مورق عن ابن عمر انہ سئل عن القبلۃ للصائم فارخص فیہا للشیخ وکرھھا للشاب ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج (بن المنہال) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ابو حمزہ سے وہ مورق سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی کہ آپ سے بحالت روزہ بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے بوڑہے کے لئے اجازت دی اور جوان کیلئے مکروہ کہا **فدل** ذلک ان ھذا کان عندہ اولی مما حدثہ بہ عمر مما ذکرہ عمر بن حمزۃ فی حدیثہ **واما** ما قد احتجوا بہ من قول ابن مسعود فانہ قد روی عنہ ایضا خلاف ذلک ترجمہ پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا یہہ قول دلالت رکہتا ہے کہ اون کے نزدیک اون کا یہہ قول حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث سے اولی تہا اور یہہ وہی حدیث ہے جو عمر بن حمزہ نے بروایت ابن عمر روایت کی ہے اور وہ جو قائلین قول اول حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول سے احتجاج کیا ہے سو آپ سے ہی اس کے خلاف روایت کیا گیا ہے **حدثنا** فہد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا اسرائیل عن طارق عن حکیم بن جابر قال کان ابن مسعود یباشر امراتہ وھو صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین طارق سے وہ حکیم بن جابر سے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزہ مین اپنی بیوی کا بوسہ وغیرہ لے لیا کرتے تہے **فقد** تکافا ھذا الحدیث وما روی الھزھاز عن عبد اللہ **واما** ما ذکروہ من قول سعید یعنی ابن المسیب انہ ینقض صومہ فان ماروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبیھہ ذلک بالمضمضۃ اولی من قول سعید **ثم** قال بذلک جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما سنذکر ذلک عنہم فی آخر ھذا الباب ان شاء اللہ تعالےٰ **وقد** جاءت الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترۃ بانہ کان یقبل وھو صائم ترجمہ پس یہہ حدیث ہزہاز کی اوس حدیث کا جواب ہی جو اونہون نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے اب رہا سعید بن المسیب کا قول کہ بوسہ لینے سی روزہ ٹوٹ جاتا ہے سو اوس کا جواب یہہ ہے کہ وہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واقعہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے بوسہ کو مضمضہ (کلی) کرنے کے ساتہ تشبیہ دی تو یہہ سعید بن المسیب کے قول سے کہین اولی وافضل ہے یہی اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم اجمعین سے ایک جماعت کا قول ہے جیسا کہ ہم آخر باب مین ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالےٰ ماسوا اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ سے ہی باآثار متواترہ روایت کیا گیا ہے کہ آپ بحالت روزہ دار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تہے **فمن** ذلک ما حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوھاب بن عطاء عن سعید بن ابی عروبۃ عن ایوب عن عبد اللہ بن شقیق عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصیب من الرؤس وھو صائم ترجمہ ازانجملہ کئی ایک آثار یہہ ہین حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوھاب بن عطاء نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ ایوب سے وہ عبد اللہ بن شقیق سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزہ دار ہونیکے سرسے فائدہ اوٹہاتے تہے (یعنی بوسہ لے لیتے ہی) **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبد الاعلی عن سعید بن ابی عروبۃ عن ایوب قال ثنا عبد اللہ بن شقیق عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مثله فما ذكرت ما هو حتى قيل القبلة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلےٰ نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ ایوب سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن شقیق نے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس رضہ سے مثل حدیث سابق کے عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہین کہ مین نہین سمجھتا تھا کہ سر سے فائدہ اوٹھلنے سے کیا مراد ہے یہانتک کہ کہا گیا کہ یہہ بوسے کنایہ ہے

٤له حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الوهبی هو احمد بن خالد قال ثنا شيبان عن يحيى بن ابی كثير قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن عن زينب بنت ابی سلمة عن ام سلمة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقبلها وهو صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد الوہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ بن ابی کثیر سے کہا خبر دی مجھکو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے وہ روایت کرتے ہین زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تھے

٥له حدثنا علی بن معبد قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا هشام بن ابی عبد الله عن يحيى عن ابی سلمة فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ سے وہ ابو سلمہ سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

٦له حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن بكير بن عبد الله عن ابی بكر بن المنكدر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن زينب بنت ابی سلمة عن ام سلمة انها قالت قبلنی رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عبد اللہ سے وہ ابوبکر بن المنکدر سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت روزدار ہونیکی بوسہ لیا ہے

٧له حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا طلحة بن يحيى عن عبد الله بن فروخ قال اتت ام سلمة امرأة فقالت ان زوجی يقبلنی وانا صائمة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلنی وهو صائم وانا صائمة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمکو طلحہ بن یحیےٰ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن فروخ سے کہا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت مین ایک بی بی آئین اور بیان کیا کہ میرا شوہر بحالت میری روزدار ہونیکے بوسہ لے لیا کرتا ہے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہی بحالت اپنے اور میرے روزدار ہونے کے بوسہ لیا کرتے تھے

٨له حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا ابو معاوية الضرير عن الاعمش عن مسلم بن صبيح عن شتير بن شكل عن حفصة رض بنت عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم انه قبل وهو صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ الضریر نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ مسلم بن صبیح سے وہ شتیر بن شکل سے وہ ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا

٩له حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانة عن منصور عن مسلم فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ مسلم سے پھر اون کی اسناد سے

۵۲۰ مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابی مریم قال اخبرنی ابن الزناد قال حدثنی ابی ان
علی بن الحسین اخبرہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلھا وھو صائم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی الزناد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے
والد نے کہ اونہیں خبر دی علی بن الحسین نے وہ روایت کرتے ہین ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
۵۲۱ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تھے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن ابی
الزناد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن عائشۃ رض مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الزناد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ علی بن الحسین سے وہ
۵۲۲ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ھرون بن
اسمعیل الخزاز قال ثنا علی ابن المبارک قال ثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رض
مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل الخزاز نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے علی بن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہین ابو سلمہ سے وہ عروہ ابن الزبیر سے وہ
۵۲۳ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوھاب قال انا
سعید عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رض مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبد الوھاب نے کہا خبر دی ہمکو سعید نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ
۵۲۴ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن
ھشام فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
۵۲۵ بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ہشام سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا
علی بن معبد قال ثنا شجاع بن الولید قال ثنا عبید اللہ بن عمر قال حدثنی القاسم عن عائشۃ رض مثلہ وزاد وکانت
تقول وایکم املک لاربہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے قاسم نے وہ روایت
کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا فرمایا کرتی تہیں کہ اور تم مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے نفس پر کون شخص زیادہ قدرت
۵۲۶ رکہہ سکتا ہے حدثنا اسمعیل بن یحیی المزنی قال ثنا محمد بن ادریس الشافعی قال ثنا سفیان قال قلت لعبد الرحمن
بن القاسم احدثک ابوک عن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلھا وھو صائم قال فطاطا
راسہ واستحیی قلیلا وسکت ثم قال نعم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحیے المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن ادریس الشافعی رح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا مین نے عبد الرحمن بن القاسم سے پوچھا کہ کیا تم سے تمہارے
والد نے بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت
۵۲۷ روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تہے تو وہ کچھہ شرما ہی سے سر جہکا کر تہوڑی دیر خاموش رہے پہر کہا ہان مجھہ سے بیان کی ہے حدثنا
محمد بن عبد اللہ ھو ابن میمون البغدادی قال ثنا الولید ھو ابن مسلم قال ثنا الاوزاعی عن یحیی قال حدثنی ابو سلمۃ

عَنْ عَائِشَۃَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون البغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن المسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے وہ روایت کرتے ہین یحیے (بن ابی کثیر) سے کہا حدیث بیان مجھہ سے ابوسلمہ نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے انکا بوسہ لیتے تہے

۵۲۸ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ ھُوَ ابْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۹ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو ابوسلمہ نے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۵۳۰ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَیَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ لِیْ اَبِیْ اَھْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاَدْخَلَھُمْ عَلَیَّ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رضہ فَسَاَلْتُھَا عَنِ الْقُبْلَۃِ یَعْنِیْ لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ لَیْسَ بِذٰلِکَ بَاْسٌ قَدْ کَانَ مَنْ ھُوَ خَیْرُ النَّاسِ یُقَبِّلُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا میرے والد نے رمضان شریف مین مجھہ اور میرے اہل وعیال کو ایک جگہ جمع کیا یعنے اونہیں میرے پاس بہیجدیا لہذا مین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینے کے متعلق آپسے پوچہا فرمایا کوئی حرج نہین کیونکہ جو خیر الناس تہے (یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم) بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تہے

۵۳۱ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَسَّانٍ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن حسان نے وہ روایت کرتے ہین لیث بن سعد سے وہ یحیے بن سعید سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تہے

۵۳۲ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ اَنَّھَا قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقَبِّلَنِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمَۃٌ فَقَالَ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَبَّلَنِیْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سعد بن ابراہیم سے وہ طلحہ بن عبید اللہ بن معمر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لینا چاہا مین نے کہا مین روزدار ہون فرمایا مین بہی روزدار ہون غرض بحالت روزہ آپنے بوسہ لیا۔

۵۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْھَمْدَانِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْتَنِعُ مِنْ وُجُوْھِنَا وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمران بن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہین ابواسحٰق الہمدانی سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے ہمارے

۳۴ پھر ون سے فائدہ اوٹھانے سے نہین رُکتے تھے (یعنے بوسہ لینے سی) **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو عاصم عن ابن عون عن ابراهیم عن الاسود قال انطلقت انا و عبد الله بن مسعود الی عائشۃ رض نسألها عن المباشرۃ ثم خرجنا و لم نسألها فرجعنا فقلنا یا ام المؤمنین اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یباشر وهو صائم قالت نعم و کان املککم لاربه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عون سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے کہا مین اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ حضرت عائشہ رض کی خدمت مین بحالت روزدار بوسہ وغیرہ لینے کا مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوی اور بغیر دریافت کئے باہر نکل آئی پھر واپس گئے اور عرض کیا ای ام المؤمنین کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ وغیرہ لیتے تھے فرمایا ہان مگر حضور تم لوگون سے اپنے نفس پر زیادہ قدرت رکھتے تھے -

فسؤال عبد الله عائشۃ رض عن هذا دلیل علی انه لم یکن عنده فی ذلک شیء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اخبرته به عائشۃ رض عنه **فدل** ذلک علی ان ما روی عنه مما قد وافق ذلک کان متأخرا عما روی عنه مما خالف ذلک **ترجمہ** پس حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اس مسئلہ کا دریافت کرنا دلالت رکھتا ہے کہ اونہین اس کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ معلوم نہین ہوا تھا یہانتک کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے آپ کو اس مسئلہ کی خبر دی اور دلالت کرتا ہے کہ وہ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے اس مسئلہ کے موافق روایت کیا گیا ہے اوس روایت سی جو متاخر ہے جس مین اون سے اس مسئلہ کے خلاف روایت کیا گیا ہے -

۳۵ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن عون عن ابراهیم عن الاسود و مسروق قالا سألنا عائشۃ رض اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یباشر وهو صائم فقالت نعم ولکنه کان املک لاربه منکما او لامره الشک من ابی عاصم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن عون سے وہ ابراہیم سے وہ اسود اور مسروق سے دونون نے کہا کہ ہم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ وغیرہ لیتے تھے فرمایا ہان مگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس یا اپنے امر پر تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے شک ابو عاصم کیطرف ہے کہ اون کے شیخ ابن عون نے لاربہ کہا یا لامرہ

۳۶ **حدثنا** ابو بشر الرقی قال ثنا شجاع عن حریث بن عمرو عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ رض قالت ربما قبلنی رسول الله صلی الله علیه وسلم و باشرنی وهو صائم و اما انتم فلا بأس به للشیخ الکبیر الضعیف **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع نے وہ روایت کرتے ہین حریث بن عمرو سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا بسا اوقات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ وغیرہ لیتے تھے سو تم ہی جو بوڑھا ضعیف ہو اوس کے لئے بوسہ وغیرہ لینے مین کوئی حرج نہین

۳۷ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا شیبان ابو معاویة عن زیاد بن علاقة عن عمرو بن میمون هو الاودی قال سألنا عائشۃ عن الرجل یقبل وهو صائم فقالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل وهو صائم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن علاقہ سے وہ عمرو بن میمون الاودی سے کہا ہم لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے بحالت روزدار ہونیکے بوسے لینے کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونے کے بوسہ لیا کرتے تھے -

۵۳۸ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء قال ثنا اسرائیل عن زیاد عن عمرو بن میمون عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وانا صائمۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین زیاد سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے۔

۵۳۹ **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن یزید المقرئ قال ثنا موسی بن علی قال سمعت ابی یقول حدثنی ابو قیس مولی عمرو بن العاص قال بعثنی عبد اللہ بن عمرو الی ام سلمۃ رض زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلہا اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وہو صائم فان قالت لا فقل ان عائشۃ رض تخبر الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وہو صائم فاتیت ام سلمۃ رض فابلغتہا السلام عن عبد اللہ بن عمرو وقلت اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وہو صائم فقالت لا فقلت ان عائشۃ رض تخبر الناس انہ کان یقبل وہو صائم فقالت لعلہ انہ لم یکن یتمالک عنہا حبا اما ایای فلا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یزید المقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن علی نے کہا سنی مین نے اپنے والد سے کہتے تھے حدیث بیان کی مجھ سے ابو قیس مولے عمرو بن العاص نے کہا مجھے عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ تعالے عنہ نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین بہیجا کہ مین آپ سے دریافت کرون کہ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے اگر وہ کہین نہیں تو کہنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا تو خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تھے چنانچہ مین نے آپ کی خدمت مین آکر اول اون کا سلام پہنچایا اور پہر آپ سے پوچھا کہ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے فرمایا نہین مین نے کہا حضرت عائشہ رض تو خبر دیتی ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے تھے فرمایا اس کا سبب یہہ ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اون کے ساتھہ محبت زیادہ تھی اس لئے آپ قابو نہین رکھہ سکتے تھے اور میرے ساتھہ تو کبھی آپ نے ایسا نہین کیا **وقد** تواترت ہذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقبل وہو صائم فدل ذلک ان القبلۃ غیر مفطرۃ للصائم **فان** قال قائل کان ذلک مما قد خص بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تری الی قول عائشۃ رض وایکم کان املک لاربہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قیل** لہ ان قول عائشۃ رض ہذا انما ہو علی انہا لا تامن علیہم ولا یامنون علی انفسہم ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامنہ علی نفسہ لانہ کان محفوظا **والدلیل** علی ان القبلۃ عندہا لا تفطر الصائم ما قد روینا عنہا انہا قالت فاما انتم فلا باس بہ للشیخ الکبیر الضعیف ارادت بذلک انہ لا یخاف من اربہ فدل ذلک علی ان من لم یخف من القبلۃ وہو صائم شیئا آخر وامن علی نفسہ انہا لہ مباحۃ **وقد** ذکرنا عنہا فی بعض ہذہ الآثار انہا سئلت عن القبلۃ للصائم فقالت جوابا لذلک السوال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وہو صائم فلو کان حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک عندہا خلاف حکم غیرہ من الناس اذا لما کان ما علمتہ من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جوابا لما سئلت عنہ من فعل غیرہ **وقد** سالہا عبد اللہ بن عمرو لما جمع لہ ابوہ اہلہ فی شہر رمضان عن مثل ذلک فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ذلک وہذا عندنا لانہا کانت تامن علیہ **فدل** ما ذکرنا علی استواء حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الناس عندہا فی حکم القبلۃ اذا لم یکن معہا الخوف علی ما بعدہا مما تدعو الیہ

وَهُوَ اَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذٰلِكَ لِاَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْجِمَاعَ وَالطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ حَرَامًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِيَامِهٖ كَمَا هُوَ حَرَامٌ عَلٰى سَائِرِ اُمَّتِهٖ فِيْ صِيَامِهِمْ ثُمَّ هٰذِهِ الْقُبْلَةُ قَدْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا فِيْ صِيَامِهٖ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَّكُوْنَ اَيْضًا حَلَالًا لِسَائِرِ اُمَّتِهٖ فِيْ صِيَامِهِمْ اَيْضًا وَيَسْتَوِيْ حُكْمُهٗ وَحُكْمُهُمْ فِيْهَا كَمَا يَسْتَوِيْ فِيْ سَائِرِ مَا ذَكَرْنَا **ترجمہ** پس یہہ آثار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر روایت کئے گئے ہین اور یہہ دلالت رکہتے ہین کہ بوسہ لینے سے روزہ نہین ٹوٹتا اب اگر کوی یہہ اعتراض کرے کہ جائز ہے کہ بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مخصوص تہا کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے بعض انہین آثار مین فرمایا ہی کہ کون شخص تم مین سے اپنے مقصود پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قدرت رکہتا ہے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض کے اس قول کے یہہ معنے ہین کہ آپ ان لوگون کی قدرت پر مطمئن نہ تہین اور نہ خود یہہ لوگ ہی اپنے نفوس پر پوری قدرت رکہہ سکتے تہی جتنی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قدرت حاصل تہی کیونکہ آپ محفوظ تہی اب یہی اس امر کی دلیل کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے نزدیک ہی بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹتا نہین تہا آپکا وہ قول ہے جو بعض انہین آثار مین مذکور ہو چکا ہے اور تم مین سے جو شخص بوڑہا ہو اس کے لئے بوسہ لینے مین حرج نہین سو یہہ دلالت رکہتا ہے کہ جو شخص بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینے سے بوسے آگے تجاوز نکر سکتا ہو یعنے اپنے نفس پر مطمئن ہو اوس کے لئے بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینا مباح ہے انہین مین سے بعض آثار مین یہہ بہی مذکور ہو چکا ہے کہ آپ سے بحالت روزدار ہونے کے بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپنے اس سوال کے جواب مین فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تہی اب اگر یہہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مخصوص ہوتا تو آپ جواب یہہ نہین فرماتین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیا کرتے تہی ماسوای اس کے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے جب عبد اللہ بن عمر رض کے اہل وعیال کو رمضان مین ان کے پاس بہیجدیا تو عبد اللہ بن عمر رض آپ کی خدمت مین آئے تو آپ نے اون سے یہی یہی فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تہی یہہ اس لئے کہ آپ ان کی قدرت پر مطمئن تہین بہرکیف یہہ آثار دلالت رکہتے ہین کہ اس حکم مین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگ برابر ہین جبکہ وہ بوسے آگے تجاوز نکرین نظر وقیاس بہی اسی کا مقتضی ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین کہ جماع اور کہانا پینا جسطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر روزے مین حرام کیا گیا اسی طرح تمام امت پر بہی حرام کیا گیا تو اسیطرح جب بوسہ لینا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال تہا تو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ آپ کی امت کے لئے بہی حلال ہو **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِهٖ وَحُكْمِ اُمَّتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ

۵۴۰ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهٗ تَسْاَلُ لَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ زَوْجَهَا فَزَادَهٗ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتِيْهَا اَنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رض قَدْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهٗ شَرًّا وَقَالَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ

ترجمہ ماسوائی اِس کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک اور حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہے وہ بہی اس امر پر دلالت رکہتی ہی کہ آپکا اور آپکی اُمت کا حکم اس مسئلہ مین برابر تہا اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے کہ ایک شخص نے روزدار ہونیکی حالت مین اپنی بیوی کا بوسہ لیا جس سے اونہین بعد کو از حد فکر لاحق ہوئی اہذا اونہون نے اپنی بیوی کو مسئلہ پوچہنے کیلئے بہیجا چنانچہ وہ اُمّ سلمہ زوجۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور اپنے شوہر کے واقعہ سے خبر کی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے ہین اوس شخص کی بیوی نے جاکر اپنے شوہر کو اطلاع دی تو وہ اور زیادہ رنج وفکر مین پڑا کہ ہم تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مثل نہین ہین کیونکہ آپ کے لئے تو اللہ تعالے جو چاہتا ہے سو حلال کرتا ہے ان کی بیوی پہر واپس آئیں تو اوس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی گہر مین تشریف فرما تہے چنانچہ آپنے دریافت کیا کہ یہہ کس غرض سے آئی ہین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے آپ کو ان کے شوہر کے واقعہ کی خبر کی فرمایا تم نے انہین میرے معاملہ کی کیون نہین خبر کردی کہا مین نے ان سے کہدیا تہا اور انہون نے اپنے شوہر کو بہی اوس کی اطلاع کردی تو وہ اور رنج وفکر مین ہوئے کہ اللہ تعالے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو چاہتا ہے سو حلال کرتا ہے ریہہ سنکر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے[1] اور فرمایا کہ بلا شبہہ لوگون کی نسبت مین اللہ تعالے سے زیادہ ڈرنیوالا اور اوس کے حدود کا تم سے زیادہ عالم ہون ۔ **فَلَمَّا** ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس یہہ حدیث بہی دلالت رکہتی ہے کہ اس حکم مین آپ اور آپ کی اُمت مساوی تہی یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق آثار کے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

۵۴۱ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اُبَاشِرُ وَاَنْتَ صَائِمٌ فَقَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اور ایسا ہی روایت کیا گیا ہے ایک جماعت متقدمین سے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجہسے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجہسے یحیٰی بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہین سالم دوسی سے وہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اون سے ایک شخص نے پوچہا کہ آپ بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لیتے ہین فرمایا ہان ۔

۵۴۲ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ فِيْهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہما سے روزدار ہونیکی حالت مین بوسہ لینے کا مسئلہ پوچہا گیا تو آپ نے بوڑہے شخص کو اجازت دی اور جوان شخص کے لئے مکروہ کہا

۵۴۳ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ اَهْلِكَ تُقَبِّلُهَا قَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ رض نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابو النضر سے اونہین خبر دی عائشہ بنت طلحہ نے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا یہان تہین کہ جب ان کے شوہر عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر آپکے پاس

[1] علامہ علی القاری المحدث رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ غالبا رسول مقبول اللہ علیہ وسلم کے غصے کا سبب ہوگا کہ اصل مسئلہ جسطرح ثابت ہوا اوسی پر عمل کرنا چاہئے نہ کہ اوس مین وہم وگمان کو دخل دیا جائے جیساکہ اُن بیوی کے شوہر نے گمان کیا تہا کہ شاید یہہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مخصوص ہو ۱۲ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فتوی اپنی رائے سے دیا ہو کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے تو اللہ جو چاہتا ہے سو حلال کرتا ہی کذا افادہ المولوی وصی احمد محشی ہذا الکتاب ۱۲ مترجم سلمہ تعالے

لیئے اور وہ روزدار تہے تو آپنے اون سے کہا کہ جاؤ اپنی بیوی کے پاس ہی بیٹھو اوٹھو کہا مین روزدار ہون فرمایا کیا ہوا۔

۴۴۴ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا شعیب قال ثنا اللیث عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن ابی مرۃ مولی عقیل عن حکیم بن عقال انہ قال سألت عائشۃ رض ما یحرم علی من امرأتی وانا صائم قالت فرجہا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الموذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عبد اللہ بن الاشج سے وہ ابو مرہ مولی عقیل سے وہ حکیم بن عقال سے کہ اونہون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے دریافت کیا کہ جب مین روزدار ہون تو عورت سے میری لئے کون کون امر حرام ہین فرمایا اسکی شرمگاہ **فہذہ** عائشۃ رض تقول فیما یحرم علی الصائم من امرأتہ وما یحل لہ منہا ما قد ذکرنا فدل ذلک علی ان القبلۃ کانت مباحۃ عندہا للصائم الذی یأمن علی نفسہ ومکروھۃ لغیرہ لیس لانہا حرام علیہ ولکنہ لانہ لا یأمن اذا فعلہا من ان تغلبہ شہوتہ حتی یقع فیما یحرم علیہ **ترجمہ** پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا خبر دیتی ہیں کہ روزدار کے لئے عورت سے مجامعت کرنا حرام ہے نہ کہ بوسہ وغیرہ لینا پس یہہ دلالت رکہتا ہے کہ جو شخص اپنے نفس پر مطمئن ہو اور نفس پر پورا قابو رکہتا اوس کے لئے بوسہ وغیرہ لینا مباح ہے اور جو نفس پر قابو نہ رکہتا ہو اوس کے لیئے مکروہ ہے مگر حرام نہین کیونکہ جو شخص اپنے نفس پر قابو نہین رکہتا ممکن ہے اگر وہ بوسہ وغیرہ لے تو اس کی خواہش غلبہ کرے اور منجر بفساد ہو

۴۴۵ **وقد** حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب عن ثعلبۃ بن صعیر العذری ھکذا قال ابن ابی مریم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہون الصائم عن القبلۃ ویقولون انہا تجر الی ما ھو اکبر منہا **فقد** بین فی ھذا الحدیث المعنی الذی من اجلہ کرھہا من کرھہا للصائم وانہ انما ھو خوفہم علیہ منہا ان تجرہ الی ما ھو اکبر منہا **ترجمہ** اس کے علاوہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ ثعلبہ بن صعیر العذری سے ابن ابی مریم نے اسیطرح بیان کیا ہے اور ثعلبہ بن صعیر العذری وہ شخص ہین جن کے چہرہ پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک ملا تہا یہہ بیان کرتے ہین کہ اونہون نے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ وہ روزدار کو بوسہ لینے سے اسلئے منع کرتے تہے کہ بو اوس امر کیطرف منجر ہوتا ہے جو اس سے اعظم واکبر ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جو لوگ بوسہ لینے سے منع کرتے تہے اس لئے منع کرتے تہے کہ بوسہ لینا اوس امر کیطرف منجر ہو سکتا ہے جو اوس سے بڑا ہے (یعنے جماع) **فذلک** دلیل علی انہ اذا ارتفع ذلک المعنی الذی من اجلہ منعوہ منہا انہا لہ مباحۃ **ترجمہ** پس یہہ دلیل ہے اس امر کی کہ اگر یہہ احتمال قطعا نہ ہو تو بوسہ لینا مباح ہے کیونکہ وہ بوسہ لینے سے اس لئے منع کرتے تہے کہ بوسہ لینا منجر بفساد نہ ہو

۴۴۶ **وقد** حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا ھشام بن اسمعیل الدمشقی العطار قال ثنا مروان بن معاویۃ عن ابی حیان التیمی عن ابیہ قال سأل عمر بن الخطاب رض علی بن ابی طالب رض عن قبلۃ الصائم فقال علی یتقی اللہ ولا یعود فقال عمر ان کانت ھذہ لقریبۃ من ھذہ فقول علی یتقی اللہ ولا یعود یحتمل ولا یعود لہا ثانیۃ ای لانہا مکروھۃ لہ من اجل صومہ ویحتمل ولا یعود ای یقبل مرۃ بعد مرۃ فیکثر ذلک منہ فیتحرک لہ شہوتہ فیخاف علیہ من ذلک مواقعۃ ما حرم اللہ علیہ وقول عمر ھذہ قریبۃ من ھذہ ای ان ھذہ التی کرھتہا لہ قریبۃ من التی اجتنبہا لہ او ان ھذہ التی اجتنبہا لہ قریبۃ من التی کرھہا لہ فلا دلالۃ لہ فی ھذا الحدیث ولکن الدلالات فیما

قَدْ تَقَدَّمَ مِنَّا قَبْلُ ذِكْرُنَا لَهُ قَبْلَهُ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خریمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن اسمٰعیل الدمشقی العطار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مروان بن معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو حیان التیمی سے وہ اپنے والد سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بحالت روزدار ہونیکے بوسہ لینے کا مسئلہ پوچھا تو آپنے کہا یتقی اللہ ولا یعود چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور پھر اوس کا اعادہ نکرے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اسی کے قریب ہے پس حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول یتقی اللہ ولا یعود کے معنے محتمل ہین کہ دوبارہ نلے اس لئے کہ مکروہ ہے اور محتمل ہے کہ اس لئے دوبارہ بوسہ نلے کہ بار بار بوسہ لینے سے خواہش غلبہ کریگی اور وہ منجر بفساد ہوگی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول ہذہ قریبۃ من ہذہ کی یا یہ معنے ہین کہ مین جس امر کو مباح کہتا ہون وہ اس کے قریب قریب ہے جسے تم مکروہ کہتے ہو یا دوسرے لفظون مین کہ جس امر کو تم مکروہ کہتے ہو اس کے قریب قریب ہے جسے مین مباح کہتا ہون پس اس حدیث مین ہی بوسہ کی حرمت یا حلت پر کوئی واضح دلیل نہین لیکن اون حدیثون مین ہے جو اوپر مذکور ہوئین -

بَابُ الصَّائِمِ يَقِئُ

قے کرنیسے روزہ کے ٹوٹنے کا بیان

۵۱ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے وہ روایت کرتے ہین حسین المعلم سے وہ یحیے بن ابی کثیر سے وہ عبد الرحمٰن الاوزاعی سے وہ یعیش بن الولید سے وہ اپنے والد سے وہ معدان بن ابی طلحہ سے وہ ابو درداء رضہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو روزہ افطار کیا معدان بن ابی طلحہ بیان کرتے ہین کہ جب مین دمشق مین ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملا تو اونہون نے فرمایا کہ ابو الدرداء رضہ نے ٹھیک بیان کیا چنانچہ اوس وقت آپکی دست مبارک پر پانی مین نے ہی ڈالا تھا

۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ هٰكَذَا قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے وہ روایت کرتے ہین حسین المعلم سے وہ یحیے بن ابی کثیر سے وہ عبد اللہ بن عمرو الاوزاعی سے وہ یعیش بن الولید بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہین معدان بن ابی طلحہ سے وہ ابو الدرداء رضی سے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی ابن ابی داؤد بیان کرتے ہین کہ ابو معمر نے کہا کہ عبد الوارث بن عمرو نے اسیطرح بیان کیا ہے

۵۳ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجُوْدِيِّ عَنْ بَلْجٍ رَجُلٍ مِنْ مَهْرَةَ عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الجودی سے وہ روایت کرتے ہین بلج

جو قبیلہ مہرہ کے ایک شخص تہے وہ روایت کرتے ہین ابو شیبہ المہری سے کہا مین نے ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ داوس کے متعلق ہم سے حدیث بیان کیجئے تو اونہون نے کہا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپنے قی کی تو روزہ افطار کیا۔

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا قَاءَ فَقَدْ اَفْطَرَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنِ اسْتَقَاءَ اَفْطَرَ وَاِنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ وَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ قَاءَ فَاَفْطَرَ اَيْ قَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ وَقَدْ يَجُوْزُ هٰذَا فِي اللُّغَةِ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص قے کرے اوسی روزہ افطار کر لینا چاہیے اور احتجاج اِس حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر آپ سے قی کرے تب تو روزہ افطار کرنا چاہیے اور اگر غلبہ کر کے خود قی آجائے تو نہین اور حدیث اوّل کا جواب یہہ دیا ہے کہ جائز ہے کہ قی آنے سی آپ کو ضعف ہو گیا ہو گا اسلیے آپنے روزہ افطار کر لیا ہو اور یہہ لغۃً جائز ہے **وَاحْتَجَّ** الْاَوَّلُوْنَ لِقَوْلِهِمْ

۵۴

اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا اَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ **ترجمہ** قائلین قول اوّل اِس حدیث سے بہی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی حبیب نے کہا خبر دی مجھکو ابو مرزوق نے وہ روایت کرتے ہین حنش سے وہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا ہم لوگو نمین سے بعض نے کہا کیا آج آپ کا روزہ نہین ہے فرمایا تہا کیون نہین مگر مجھے قی آگئی **حَدَّثَنَا**

۵۵

اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمّاد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن اسحق سے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو مرزوق سے وہ حنش سے وہ فضالہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قِيْلَ** لَهُمْ وَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ الْاَوَّلِ يَجُوْزُ وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ فَضَعُفْتُ عَنِ الصَّوْمِ فَاَفْطَرْتُ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْقَيْءَ كَانَ مُفْطِرًا لَهُ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّهُ قَاءَ فَاَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** اس حدیث کے جواب مین وہی کہا جائیگا جو حدیث اوّل کے جواب مین کہا گیا پس ان دونون مین اس امر پر کوئی دلیل نہین کہ قئ آنے سی روزہ ٹوٹ جاتا ہے بلکہ معنے یہہ ہین قی آنیکے بعد بوجہہ ضعف کے آپنے خود روزہ افطار کر لیا **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ حُكْمِ الصَّائِمِ اِذَا قَاءَ اَوِ اسْتَقَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفَسَّرًا **مَا قَدْ** حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ **ترجمہ** کیونکہ خود قی آنے اور آپسے قی کرنے کا حکم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بہ تفصیل روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان

۵۶

کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسٰے بن یونس نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سی کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر قی غلبہ کرے اور وہ روزہ دار ہو تو اوس پر روزہ کی قضا واجب نہین اور جو آپ سی قے کری تو اوسے قضا ادا کرنی چاہیے **فَبَیَّنَ** هٰذَا الْحَدِیْثُ کَیْفَ حُکْمُ الصَّائِمِ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَیْءُ اَوِ اسْتَقَاءَ وَاَوْلَی الْاَشْیَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ الْاٰثَارَ عَلٰی مَا فِیْهِ اِتِّفَاقُهَا وَتَصْحِیْحُهَا لَا عَلٰی مَا فِیْهِ تَنَافِیْهَا وَتَضَادُّهَا فَیَکُوْنُ مَعْنَی الْحَدِیْثَیْنِ الْاَوَّلَیْنِ عَلٰی مَا وَصَفْنَا حَتّٰی لَا یَتَضَادَّ مَعْنَاهُمَا مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ **فَهٰذَا** حُکْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** حُکْمُهُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا الْقَیْءَ حَدَثًا فِیْ قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَغَیْرَ حَدَثٍ فِیْ قَوْلِ اٰخَرِیْنَ وَرَاَیْنَا خُرُوْجَ الدَّمِ کَذٰلِکَ وَکُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا افْتَصَدَ عِرْقًا اَنَّهُ لَا یَکُوْنُ بِذٰلِکَ مُفْطِرًا وَکَذٰلِکَ لَوْ کَانَتْ بِهٖ عِلَّةٌ فَانْفَجَرَتْ عَلَیْهِ دَمًا مِنْ مَوْضِعٍ مِنْ بَدَنِهٖ فَکَانَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ حَیْثُ ذَکَرْنَا مِنْ بَدَنِهٖ وَاسْتِخْرَاجُهُ اِیَّاهُ سَوَاءً فِیْمَا ذَکَرْنَا وَکَذٰلِکَ هُمَا فِی الطَّهَارَةِ وَکَانَ خُرُوْجُ الْقَیْءِ مِنْ غَیْرِ اسْتِخْرَاجٍ مِنْ صَاحِبِهٖ اِیَّاهُ لَا یَنْقُضُ الصَّوْمَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اَنْ یَکُوْنَ خُرُوْجُهُ بِاسْتِخْرَاجِ صَاحِبِهٖ اِیَّاهُ کَذٰلِکَ لَا یَنْقُضُ الصَّوْمَ فَلَمَّا کَانَ الْقَیْءُ لَا یُفَطِّرُهُ فِی النَّظَرِ کَانَ مَا ذَرَعَهُ مِنَ الْقَیْءِ اَحْرٰی اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ **فَهٰذَا** حُکْمُ هٰذَا الْبَابِ اَیْضًا مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَلٰکِنْ اِتِّبَاعُ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰی وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ **وَقَدْ** رُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ **ترجمہ** اس حدیث مین ہے کہ جب خود قے آجائے اوس پر قضا واجب نہین اور ادائے قضا اوسپر ہے جو آپ سے قے کرے اور ظاہر ہے کہ احادیث کو معنے متفق پر محمول کرنا چاہیے نہ کہ تضاد وتخالف پر پس اگلی دونون حدیثون کے وہی معنے ہین جو بیان کئے ہم نے یہہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصیح معانی آثار کے اور اوس کا حکم بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکہتے ہین کہ قی سے بعض لوگون کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور باقی اہل علم کے نزدیک نہین اور ہم دیکہتے ہین کہ خون کا بہی یہی حکم ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص فصد کہلوائے تو اس سے روزہ نہین ٹوٹتا اسیطرح اگر بواسیر وغیرہ کی بیماری ہو یا کوئی پہوڑا وغیرہ ہوا ور آپسے پہوٹکر خون بہ نکلے تو ان دونون صورتوں مین روزہ نہین ٹوٹتا خواہ خون نکلوایا جائے یا آپ سے نکلے حکم برابر ہے جس طرح وضو مین کہ خون نکلے یا نکلوایا جائے دونون صورتون مین ہمارے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہین اور یہہ تو اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ خود قے آئے تو روزہ نہین ٹوٹتا تو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ آپسے قے کرنے سے بہی روزہ نہ ٹوٹنا چاہیے (جیسا کہ خون کے نکلنے اور نکلوانے سی) تو خود قے آنے سی بدرجہ اولے روزہ نہین ٹوٹنا چاہیے یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے لیکن جو کچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اوس پر عمل کرنا اولے واقدم ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین یعنے صحابہ و تابعین سے روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ وَصَخْرُ ابْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَیْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَیْسَ عَلَیْهِ الْقَضَاءُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک اور صخر بن جویرہ نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص قے کرے اور وہ روزہ دار ہو تو اوس پر قضا واجب ہے اور جس کو قے خود آجائے تو اوس پر قضا واجب نہین **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک

۵۷

۵۸

نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے مثل حدیث سابق کے ۵۹ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد یعنی ابن سلمۃ عن حماد عن ابراھیم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مثل حدیث سابق کے

۶۰ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حمید عن الحسن مثلہ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ حسن بصری رحمہ اللہ سے مثل حدیث سابق کے

۶۱ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حبان السلمی عن القاسم بن محمد مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حبان السلمی سے وہ قاسم بن محمد سے مثل حدیث سابق کے ۔

بَابُ الصَّآئِمِ یَحْتَجِمُ

بحالت روزدار ہونیکے سینگی لگانے کے بیان میں

۶۲ حدثنا علی بن معبد قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا سعید عن مطر الوراق عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن ابی رافع قال دخلت علی ابی موسی وھو یحتجم لیلا فقلت لولا کان ھذا نھارا فقال اتامرنی اھریق دمی وانا صائم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ روایت کرتے ہیں مطر الوارق سے وہ بکر بن عبد اللہ المزنی سے وہ ابو رافع سے کہا میں شب کو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا اگر آپ سینگیں دن کو لگواتے تو اونہوں نے فرمایا کہ تم مجھے بحالت روزدار ہونیکے خون نکلوانے کے لیے کہتے ہو حالانکہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے اور لگوانیوالا دونوں روزہ افطار کر دیا

۶۳ **حدثنا** ربیع الجیزی قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال ثنا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن عروۃ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن شعیب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا حاجم اور محجوم دونوں نے روزہ افطار کیا

۶۴ **حدثنا** فھد قال ثنا احمد بن حمید وابوبکر بن ابی شیبۃ قالا ثنا ابن فضیل عن عطاء بن السائب قال شھد عندی نفر من اھل البصرۃ منھم الحسن بن ابی الحسن عن معقل الاشجعی انہ قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا احتجم لثمان عشرۃ لیلۃ خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید اور ابو بکر بن ابی شیبہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن فضیل نے وہ روایت کرتے ہیں عطا بن السائب سے کہا میرے پاس اہل بصرہ کی ایک جماعت آئی جن میں حسن بن ابی الحسن بھی تھے اونہوں نے معقل الاشجعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ اونہوں نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس گذرے اور میں بتاریخ آٹھ رمضان سینگیں لگوا رہا تھا فرمایا حاجم او محجوم دونوں نے روزہ افطار کیا

حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري عن سعيد عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم الاشعري عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے وہ روایت کرتے ہین سعید سے وہ قتادہ سے وہ شہر بن حوشب سے وہ عبد اللہ بن غنم الاشعری سے وہ ثوبان موسیٰ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا سعيد فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے پہر اون کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا** فهد قال ثنا يحيى بن عبد الله البابلتي قال ثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو قلابة قال حدثني ابو اسماء الرحبي عن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في رمضان في ثمان عشرة فمر برجل يحتجم فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ البابلتی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابو اسماء الرحبی نے وہ روایت کرتے ہین ثوبان موسلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اٹھارہ رمضان کو آپ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو سینگی لگوا رہا تہا آپ نے فرمایا حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا **حدثنا** محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد عن الاوزاعي عن يحيى قال حدثني ابو قلابة ان ابا اسماء حدثه ان ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثه ثم ذكر مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے وہ یحییٰ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو قلابہ نے اون سے حدیث بیان کی اسماء نے اون سے ثوبان موسلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا** فهد قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا ابو الاحوص عن ليث عن عطاء عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین لیث بن سعد سے وہ عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجم و محجوم دونون نے روزہ افطار کیا **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن عون قال ثنا هشيم عن خالد ومنصور عن ابي قلابة عن ابي الاشعث الصنعاني عن شداد بن اوس ان النبي صلى الله عليه وسلم مر في رمضان على رجل يحتجم فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہین خالد اور منصور سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابو الاشعث الصنعانی سے وہ شداد بن اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان مین ایک شخص کے پاس سے گذرے جو سینگئین لگوا رہا تہا فرمایا حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا **حدثنا** ابراهيم بن محمد بن يونس قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن عاصم عن ابي قلابة فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابو قلابہ سے پہر

۱۱۵ اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** فهدٌ قَالَ ثنا الحسنُ بنُ الربیعِ قَالَ ثنا داودُ بنُ عبدِ الرحمنِ العطّارِ عنِ ابنِ جُریجٍ عن عطاءٍ قَالَ قَالَ ابو هریرةَ رض قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیهِ وسلّمَ افطرَ الحاجمُ والمحجومُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن الربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن عبد الرحمن العطار نے وہ روایت کرتے ہین ابن جُریج سے وہ عطار سی کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نی بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجم اور محجم دونون نے روزہ افطار کیا

۱۲۵ **حدثنا** ربیعُ المؤذنُ قَالَ ثنا اسدٌ قَالَ ثنا ابنُ لهیعةَ قَالَ ثنا عمرُو بنُ شعیبٍ عن سعیدِ ابنِ المسیّبِ عن ابی هریرةَ رض عن رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیهِ وسلّمَ انّهُ قَالَ افطرَ الحاجمُ والمحجومُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن شعیب نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن المسیب سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سی وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا

بیان المسئلة

قال ابو جعفرٍ فذهبَ قومٌ الی انّ الحجامةَ تفطرُ الصائمَ حاجمًا کانَ او محجومًا واحتجّوا فی ذلکَ بهذهِ الآثارِ **و خالفهم** فی ذلکَ آخرونَ فقالوا لا یفطرُ الحجامةُ حاجمًا ولا محجومًا وقالوا لیسَ فیما رویتموهُ عنِ النبیِّ صلی اللّٰه علیهِ وسلّمَ من قولهِ افطرَ الحاجمُ والمحجومُ ما یدلُّ انّ ذلکَ الفطرَ کانَ من اجلِ الحجامةِ قد یجوزُ ان یکونَ النبیُّ صلی اللّٰه علیهِ وسلّمَ اخبرَ انّهما افطرا بمعنی آخرَ ووصفهما بما کانا یفعلانِهِ حینَ اخبرَ عنهما بذلکَ کما یقولُ فسقَ القائمُ لیسَ انّهُ فسقَ بقیامِهِ ولکنّهُ فسقَ بمعنی غیرِ القیامِ **وقد** رُوی عن ابی الاشعثِ الصنعانیِّ وهو احدُ من روی ذلکَ الحدیثَ فی هذا المعنی **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص روزہ مین سنگیں لگوائے تو حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سنگیین لگوانے سی نہ حاجم کا روزہ ٹوٹتا ہے نہ محجوم کا اور مذکورہ بالا حدیثون کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان حدیثون میں اس امر پر کوئی دلالت نہین کہ سنگیین لگوانے سی حاجم اور محجوم دونون کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ جائز ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین کسی اور وجہ سے ان لوگون سے فرمایا ہو کہ حاجم اور محجوم دونون نے روزہ افطار کیا مثلا کوئی شخص کسے کہڑے شخص سے کہے فسق القائم یعنے اس کہڑے ہونیوالے نے فسق کیا تو اس کا یہ مطلب نہین کہ بوجہ کہڑے ہونیکے یہ شخص فسق کا مرتکب ہوا بلکہ ظاہر ہے فسق کا سبب ماسوائے قیام کے کوئی اور امر ہے چنانچہ ابوالاشعث الصنعانی سے جو مذکورہ بالا حدیث کے راویون سے ایک شخص ہین یہی معنے روایت کئے ہین

۱۳۵ **حدثنا** ابنُ ابی داودَ قَالَ ثنا الوحاظیُّ قَالَ ثنا یزیدُ بنُ ربیعةَ الدمشقیُّ عن ابی الاشعثِ الصنعانیِّ قَالَ انّما قَالَ النبیُّ صلی اللّٰه علیهِ وسلّمَ افطرَ الحاجمُ والمحجومُ لانّهما کانا یغتابانِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ربیعۃ الدمشقی نے وہ روایت کرتے ہین ابوالاشعث الصنعانی سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون دونون شخصوں سے افطر الحاجم والمحجوم اس لئے فرمایا تہا کہ دونون غیبت کر رہے تہے فرمایا اون دونون نے روزہ افطار کیا۔

وهذا المعنی معنی صحیحٌ ولیسَ افطارُهما ذلکَ کالافطارِ بالاکلِ والشربِ والجماعِ ولکنّهُ حبطَ اجرُهما باغتیابهما فصارا بذلکَ مفطرینِ لا انّهُ افطارٌ یوجبُ علیهما القضاءَ وهذا کما قیلَ الکذبُ یفطرُ الصائمَ لیسَ یرادُ بهِ الفطرُ الذی

یُوجِبُ الْقَضَاءَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰی حُبُوْطِ الْاَجْرِ بِذٰلِكَ كَمَا يَحْبِطُ بِالْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَهٰذَا النَّظَرُ مَا حَمَلْنَاهُ نَحْنُ عَلَيْهِ مِنَ التَّاوِيْلِ
الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ مَعْنًى اٰخَرُ **ترجمہ** اور
یہہ معنے صحیح ہین کیونکہ اس کے یہہ معنے توہین نہین کہ اونہون نے کچھہ کہا پکر روزہ افطار کر لیا بلکہ معنے یہہ ہین کہ (بسبب غیبت
کرنیکے) ان دونون کے روزہ کا اجر چھین لیا گیا اور اس لئے گویا اونہون نے روزہ افطار کر لیا لہذا اس افطار کے یہہ ہی معنے نہیں
کہ اون پر اس کی قضا واجب تہی اسیطرح جھوٹ بولنے کے متعلق وارد ہوا ہے الکذب یفطر الصائم کہ جھوٹ بولنا روزدار کا
روزہ افطار کرا دیتا ہے پس اس کے بہی یہی معنے ہیں کہ اوس کے روزہ کا اجر چھین لیا جاتا ہے جسطرح کہانے پینے کے سبب سے نہ یہہ
کہ اوس کی قضا واجب ہی پس مذکورہ بالا حدیث کی ہمارے نزدیک یہی تاویل ہے ماسوامی اس کے ایک جماعت اصحاب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے ایک اور معنے روایت کیلئے گئے ہین

۵۱۴ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبِ الْكَيْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّمَا كَرِهْنَا اَوْ كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب الکیسانی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ابو المتوکل الناجی
سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم روزدار کے لئے سنگیں لگوانا بوجہہ ضعف لاحق ہونیکے مکروہ جانتے
ہین

۵۱۵ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلَ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كُنْتُمْ
تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب الکیسانی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے کہا ثابت البنانی نے
انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ بہی روزدار کے لئے سنگیین لگوانا مکروہ جانتے ہین فرمایا صاف صرف
بوجہہ ضعف کے

۵۱۶ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ
الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَرٰی الْحِجَامَةَ تُكْرَهُ لِلصَّائِمِ اِلَّا مِنَ الْجُهْدِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن
شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ھارون نے کہا خبر دی ہمکو حمید الطویل نے کہا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روزدار ہو کر
سنگیین لگوانے کا مسئلہ پوچھا گیا فرمایا مین تو صرف ضعف و تعب لاحق ہونیکے سبب سے روزدار کے لئے سنگیین لگوانا مکروہ جانتا
ہون

۵۱۷ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا
نَدَعُ الْحِجَامَةَ اِلَّا كَرَاهِيَةَ الْجُهْدِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدبہ بن خالد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن المغیرہ نے وہ روایت کرتے ہین ثابت سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم
صرف ضعف و تعب لاحق ہونیکے سبب سے سنگیین لگوانا ترک کرتے تہے

۵۱۸ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا
شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَمُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا
كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے
کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین جابر سے وہ ابو جعفر اور سالم سے وہ سعید اور مغیرہ سے وہ ابراہیم اور
لیث سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا سنگیین لگوانا روزدار کے لئے مکروہ نہین کیا گیا
مگر ضعف لاحق ہونیکے سبب سے **فَلَمَّا ثَبَتَ** هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَلٰی اَنَّ الْمَكْرُوْهَ مِنْ اَجْلِهَا الْحِجَامَةُ فِی الصِّيَامِ هُوَ الضَّعْفُ

الَّذِیْ یُصِیْبُ الصَّائِمَ فَیُفْطِرُ مِنْ اَجْلِهٖ بِالْاَکْلِ وَالشُّرْبِ **وقد** رُوِیَ نَحْوُهٗ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰی عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ **ترجمہ**
پس یہہ آثار دلالت رکھتے ہیں کہ روزدار کیلئے ضعف لاحق ہونیکے سببسے سنگیین لگوانا مکروہ ہے اور ظاہر ہے کہ ضعف منجر

۵۱۹ بہ افطار ہوگا یہی معنے ابوالعالیۃ رحمہ اللہ سے بھی روایت کئے گئے ہین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ
ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ اَنَّ اَبَا الْعَالِیَةِ قَالَ اِنَّمَا کَرِهْتُ مَخَافَةَ اَنْ یُغْشٰی عَلَیْهِ قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا قِلَابَةَ
فَقَالَ لِیْ اِنْ غُشِیَ عَلَیْهِ یُسْقَی الْمَاءَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عاصم الاحول نے کہ ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے کہ فرمایا کہ سنگیین لگوانا روزدار کے لئے مکروہ
نہین کیا گیا مگر ضعف وغشی لاحق ہوگی تو پانی ضرور پلایا جایگا **وقد** رُوِیَ هٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا بِعَیْنِهٖ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۵۲۰ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے بھی یہی معنے روایت کئے گئے ہین **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا یَحْیٰی ابْنُ اَیُّوْبَ
قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ یَذْکُرُ قَوْلَ النَّاسِ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ فَقَالَ الْقَاسِمُ
لَوْ اَنَّ رَجُلًا حَجَمَ یَدَهٗ اَوْ بَعْضَ جَسَدِهٖ مَا یُفَطِّرُهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنَّمَا کُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ اَنْ یُغْشٰی
عَلَیْهِ فَیُفْطِرَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن ایوب
نے کہا حدیث بیان کی مجھسے یحیے بن سعید نے کہا سُنی میں نے قاسم بن محمد سے کہ اونہون نے لوگون کا قول الحاجم والمحجوم
ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ فرض کیا اگر کوئی شخص اپنا ہاتھہ یا کوئی اور عضو زخمی کرے تو کیا اوس سے اوس کا روزہ ٹوٹ جائیگا سالم
بن عبداللہ نے فرمایا کہ سنگیین لگوانا روزدار کے لئے اس سببسے مکروہ ہے کہ کہین اوس پر غشی نہ طاری ہوجائے اور غش منجر
افطار ہو **والمعنی** الَّذِیْ رُوِیَ فِیْ تَاْوِیْلِ ذٰلِكَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ کَاَنَّهٗ اَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِاَنَّ الضَّعْفَ لَوْ کَانَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ
بِالنَّهْیِ اِلَیْهِ لَمَا کَانَ الْحَاجِمُ دَاخِلًا فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا کَانَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ قَدْ جُمِعَا فِیْ ذٰلِكَ اَشْبَهَ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ
لِمَعْنًی وَاحِدٍ هُمَا فِیْهِ سَوَاءٌ مِثْلُ الْغِیْبَةِ الَّتِیْ هُمَا فِیْهَا سَوَاءٌ کَمَا قَالَ اَبُو الْاَشْعَثِ **وقد** رُوِیَ اَیْضًا عَنِ الشَّعْبِیِّ
وَاِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّمَا کُرِهَتْ مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ اَیْضًا **ترجمہ** لیکن جو معنے اس حدیث کے ابوالاشعث الصنعانی
سے روایت کئے گئے ہین زیادہ مناسب ہین کیونکہ اگر حدیث افطر الحاجم والمحجوم ہین افطار کا سبب ضعف ہوتا تو محجوم
کے ساتھہ حاجم کے ذکر کی کوئی وجہہ تہی لیکن جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حاجم اور محجوم دونون کا ذکر کیا تو اس
کی یہہ وجہہ زیادہ مناسب ہوئی کہ وہ دونون غیبت کرتے تہے جیسا کہ ابوالاشعث الصنعانی نے بیان کیا ہے لہذا وہ دونون اس
حکم مین شریک ہوئے کہ اون دونون نے روزہ افطار کیا بخلاف ضعف کے کہ وہ صرف محجوم کے افطار کا سبب ہوسکتا

۵۲۱ ہے اور شعبی اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ سے بھی کراہت کا سبب ضعف روایت کیا گیا ہے **حدثنا** یَزِیْدُ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ
قَالَ ثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ اِنَّمَا کُرِهَتْ مِنْ
اَجْلِ الضَّعْفِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے القطان نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اعمش نے کہا مین نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روزدار ہوکر سنگیین لگوانے کے متعلق دریافت کیا فرمایا روز

۵۲۲ دار کے لئے صرف ضعف لاحق ہونیکے سببسے سنگیین لگوانا مکروہ کیا گیا ہے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ الشَّعْبِیُّ اِنَّمَا کُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِاَنَّهَا
تُضْعِفُهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے

کہا خبر دی ہمکو داؤد نے وہ روایت کرتے ہین شعبی سے کہ حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بحالت روزدار ہونیکے سنگیین
لگوائیں اس کے بعد شعبی رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ روزدار کے لئے سنگیین لگوانا اسلئے مکروہ کیا گیاہے کہ اوسے ضعف لاحق نہ ہو
٥٢٣ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبَاحَۃِ الْحِجَامَۃِ لِلصَّائِمِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ
مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ ماسوای اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا گیاہے کہ آپنے بحالت روز
دار ہونیکے سنگیین لگوائیں حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعمر نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبدالوارث نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگیین لگوائین اور آپ روزہ سے تھے
٥٢٤ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَھُوَ النَّضْرُ بْنُ
عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِیُّ قَالَ اَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود النضر بن عبدالجبار
المرادی نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن ربیعہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رض سے وہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے
٥٢٥ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
یَزِیْدَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین حسن بن یزید سے وہ
عکرمہ سے وہ ابن عباس رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے
٥٢٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ شَھِیْدٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن عبداللہ الانصاری نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن شدید سے وہ میمون بن مہران سے وہ ابن عباس رض سے فرمایا رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگیین لگوائیں اور آپ محرم اور صائم تھے
٥٢٧ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ
قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعود بن سعد الجعفی نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ
مقسم سے وہ ابن عباس رض سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے راستہ مین سنگیین لگوائین اور
آپ محرم صائم تھے
٥٢٨ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ
وَاَبُوْ حُذَیْفَۃَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو
عاصم اور ابوحذیفہ نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے
پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی
٥٢٩ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ
یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ صَائِمٌ ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے
ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رض سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگیین لگوائیں اور آپ روزہ
سے تہے ۵۳۰ **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزیز بن مسلم قال ثنا یزید بن ابی زیاد
فذکر باسنادہ مثلہ وزاد وھو صائم محرم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی زیاد نے پہر اون کی اسناد سے
مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ اور آپ صائم و محرم تہے ۵۳۱ **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن عمران
قال حدثنی ابی قال حدثنی ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ احتجم وھو صائم محرم بین مکة والمدینة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن عمران نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابن ابی لیلی نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رض سے وہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مکہ اور مدینہ کے راستہ مین سنگیین لگوائین اور آپ صائم و محرم تہے ۵۳۲ **حدثنا** ابن ابی
داود قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا القاسم بن مالک عن عاصم عن انس رض ان ابا طیبة حجم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو صائم فاعطاہ اجرہ ولو کان حراما ما اعطاہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن مالک نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ انس رض
سے کہ ابو طیبہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سنگیین لگائیں اور آپ صائم تہے پہر آپ نے اونہین اجرت دی اور اگر اون
کی اجرت ناجائز ہوتی تو آپ اونہین اجرت کیون دیتے **فدل فعلہ** ھذا صلی اللہ علیہ وسلم علی ان الحجامة
لا تفطر الصائم ولو کانت مما یفطر الصائم اذا ما احتجم وھو صائم فهذا وجه هذا الباب من طریق تصحیح الآثار
واما وجهه من طریق النظر فانا رأینا خروج الدم اغلظ احواله ان یکون حدثا ینتقض به الطهارة وقد
رأینا الغائط والبول خروجهما حدث ینتقض به الطهارة ولا ینقض الصیام فالنظر علی ذلک ان یکون الدم
کذلک وقد رأینا الصائم لا یفطرہ فصد العرق فالحجامة فی النظر ایضا کذلک وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف
ومحمد رحمهم اللہ تعالی **ترجمہ** پس آپکا سنگیین لگوانا دلالت رکہتا ہے کہ سنگیین لگوانے سے روزہ نہین ٹوٹتا والا
آپ روزدار ہوکر کیون سنگیین لگواتے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر وقیاس
کے سو ہم دیکہتے ہین کہ خروج دم حدث ہی یعنے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اسیطرح خروج بول وبراز بہی حدث ہے کیونکہ
ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہہ تو مسلم ہے کہ خروج بول وبراز سے روزہ نہین ٹوٹتا تو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ خروج دم کا
بہی یہی حکم ہو اس کے علاوہ ہم دیکہتے ہین کہ فصد کہلوانے سے روزہ بالاتفاق نہین ٹوٹتا تو بحکم نظر وقیاس یہی حکم سنگیین
لگوانے کا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۵۳۳ **وقد** حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا
حجاج قال ثنا حماد عن یحیی بن سعید ان سالما بن عبد اللہ والقاسم بن محمد کانا لا یریان بالحجامة للصائم
باسا وقالا ارأیت لو احتجم علی ظهر کفه اکان ذلک یفطرہ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین یحیی بن سعید سے کہ سالم بن عبد اللہ
اور قاسم بن محمد روزدار کیلیے سنگیین لگوانے مین کوئی حرج نہین جانتے تہے اور فرماتے تہے کہ اگر کوئی شخص ہاتہ کے پنجہ پر سنگیین

لگوائے تو گیا اوس سے اوس کا روزہ ٹوٹ جائیگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصْبِحُ فِي يَوْمٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ جُنُبًا هَلْ يَصُومُ أَمْ لَا

جو شخص رمضان میں کسی دن صبح کو بحالت جنابت اوٹھے تو روزہ رکھے یا نہین

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذُكِرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رض وَأُمِّ سَلَمَةَ رض فَتَسْأَلُهُمَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رض فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض بِئْسَ مَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ فَأَشْهَدُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رض فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا إِلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي فَإِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رض فَإِنَّهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ فَلْتُخْبِرَنَّهُ بِذٰلِكَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض لَا عِلْمَ لِي بِذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سمی مولی ابی بکر سے اونہون نے سنی ابوبکر بن عبدالرحمن سے بیان کرتے تہے کہ مین اور میرے والد مروان بن الحکم کے پاس بیٹھے ہوئے تہے اور یہہ اوس وقت کا ذکر ہے جبکہ وہ مدینہ کے حاکم تہے اوس وقت ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص صبح کو بحالت جنابت بیدار ہو تو وسے اوس دن افطار کرنا چاہئے تو مروان نے میرے والد سے کہا کہ مین تمہین قسم دلاتا ہون کہ تم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہما کے پاس جاؤ اور یہہ مسئلہ اون سے پوچھکر آؤ ابوبکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہین چنانچہ میرے والد گئے اور مین بہی اون کے ساتہہ گیا یہانتک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت آئے میرے والد عبدالرحمن نے آپ کو سلام کرنے کے بعد عرض کیا یا ام المؤمنین ہم لوگ مروان بن الحکم کے پاس بیٹھے ہوئے تہے کہ اون سے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ جو شخص صبح کو بحالت جنابت بیدار ہو تو اوسے اس دن روزہ نہین رکہنا چاہئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ابوہریرہ رض نے غلط کہا کیا تم ای عبدالرحمن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بے رغبتی کر سکتے ہو عرض کیا واللہ ہرگز نہین فرمایا تو مین شہادت دیتی ہون کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جنابت احتلام کے ساتہہ نہین بلکہ جنابت جماع کے ساتہہ بیدار ہوتے اور پھر اوس دن روزہ رکہتے اس کے بعد ہم ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے میرے والد نے آپ سے بہی یہہ مسئلہ پوچہا تو اونہون نے بہی یہی فرمایا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا تہا پہر ہم مروان بن الحکم کے پاس آئے اور اونہیں اوس کی خبر کی جو حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا تہا تو اونہون نے میرے والد سے کہا کہ مین

تمہین قسم دلاتا ہون کہ یہہ جو میری سواری دروازہ پر کہڑی ہوئی ہے ابہی اس پر سوار ہو کر ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خبر کر آؤ کیونکہ وہ عقیق مین ہین چنانچہ میرے والد سوار ہوئے اور اون کے ساتہہ مین ہی جب ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین آئے تو میرے والد آپ کے ساتہہ گفتگو کرتے رہے پہر تہوڑی دیر تک آپ سے اس مسئلہ کا ہی ذکر کیا آپنے فرمایا کہ خود مجہے اس مسئلہ کے متعلق کچہہ نہین معلوم البتہ مجہی خبر دینے والے نے اسیطرح خبر دی تہی (عقیق مدینہ منورہ مین ایک مقام کا نام ہے)

۵۲ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال ثنا عبد الله بن عون عن رجاء بن حيوة عن يعلى بن عقبة قال اصبحت جنبا وانا اريد الصوم فاتيت ابا هريرة رض فسألته فقال لي افطر فاتيت مروان فسألته واخبرته بقول ابي هريرة رض فبعث عبد الرحمن بن الحارث الى عائشة رض فسألها فقالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج لصلوة الفجر ورأسه يقطر من جماع ثم يصوم ذلك اليوم فرجع الى مروان فاخبره فقال الت ابا هريرة رض فاخبره فاتاه فاخبره فقال اما اني لم اسمعه من النبي صلى الله عليه وسلم انما حدثنيه الفضل عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عون نے وہ روایت کرتے ہین رجاء بن حیوۃ سے وہ یعلےٰ بن عقبہ سے کہا مین ایک روز صبح کو بحالت جنابت بیدار ہوا اور میرا ارادہ روزہ رکہنے کا تہا اس لئے مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا فرمایا روزہ افطار کر لو اس کے بعد مین مروان بن الحکم کے پاس آیا اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو کچہہ فرمایا تہا اون سے بیان کیا تو مروان بن الحکم نے عبدالرحمن بن الحارث کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت مین بہیجکر مسئلہ دریافت کرایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے نکلتے اور آپکا سر غسل جنابت کے پانی سے ٹپکتا ہوتا اور پہر آپ روزہ رکہتے چنانچہ عبدالرحمن بن الحارث نے مروان بن الحکم کو آکر اس کی خبر کی تو اونہون نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جاکر اس کی خبر کرو پہر جب وہ ابوہریرہ رض کی خدمت مین آئے تو انہون نے فرمایا کہ خود مین نے اس کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کچہہ نہین سنا ہان فضل (بن عباس رض) نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجہہ سے اسیطرح بیان کیا ہے

۵۳ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا ابن عون فذكر باسناده نحوه قال ابن عون فقلت لرجاء من حدثك عن يعلى قال اياي حدث يعلى **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ابن عون نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی ابن عون بیان کرتے ہین کہ مین نے رجاء بن حیوہ سے پوچہا کہ آپسے یہہ حدیث بروایت یعلےٰ کس نے بیان کی تو اونہون نے کہا کہ خود یعلےٰ نے۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب ذاهبون الى ما روى ابو هريرة رض من ذلك عن الفضل عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا به وقلدوه **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا يغتسل ويصوم يومه ذلك وذهبوا في ذلك الى ما رويناه في الفصل الاول عن عائشة او ام سلمة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسی حدیث ابی ہریرہ رض کیطرف گیا ہے جو اونہون نے فضل (بن عباس رض) سے روایت کی ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص بحالت جنابت بیدار ہو تو غسل کر کے روزہ رکہہ لے اونہون نے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالےٰ

عنہا سے احتجاج کیا ہے جو اوپر مذکور ہوئی **وَالی** مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رض زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ یَغْتَسِلُ ثُمَّ یَغْدُوْ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ ثُمَّ یَصُوْمُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ فَاَخْبَرْتُہٗ مَرْوَانَ فَقَالَ اِئْتِ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رض فَاَخْبِرْہُ بِذٰلِکَ فَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیْ صَدِیْقٌ فَاَعْفِنِیْ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَیْکَ لَتَاْتِیَنَّہٗ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِیْ اِلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِکَ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَائِشَۃُ رض اَعْلَمُ مِنِّیْ قَالَ شُعْبَۃُ وَفِی الصَّحِیْفَۃِ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ **ترجمہ** اور اس حدیث سے جو بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد اور روح بن عبادہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے کہا سُنی مین نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے مجھے خبر دی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کو بحالت جنابت بیدار ہوتے تو غسل کرکے مسجد تشریف لیجاتے اور سر سے آپکے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوتے اور پھر آپ روزہ ہی رکھہ لیتے مین نے مروان بن الحکم کو جاکر اوس کی خبر کی اونہون نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جاکر اس کی خبر کردے چنانچہ مین نے آپ کو بھی اسکی خبر کی تو اونہون نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض اس مسئلہ کے متعلق مجھ سے اعلم ہین شعبہ بیان کرتے کہ میری بیاض مین اسطرح ہے کہ میری نسبت آپ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حال سے اعلم ہین **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَخِیْہِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ وَلَا یُفْطِرُ فَدَخَلَ عَلٰی اَبِیْہِ یَوْمًا وَھُوَ مُفْطِرٌ فَقَالَ لَہٗ مَا شَاْنُکَ الْیَوْمَ مُفْطِرًا قَالَ اِنِّیْ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ فَلَمْ اَغْتَسِلْ حَتّٰی اَصْبَحْتُ فَاَفْتَانِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنْ اُفْطِرَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی عَائِشَۃَ رض یَسْاَلُوْنَھَا فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُصِیْبُہُ الْجَنَابَۃُ فَیَغْتَسِلُ بَعْدَ مَا یُصْبِحُ ثُمَّ یَخْرُجُ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ مَاءً فَیُصَلِّیْ لِاَصْحَابِہٖ ثُمَّ یَصُوْمُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب نے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی ہند نے وہ روایت کرتے ہین شعبی سے وہ عمر بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے برادر ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ روزہ رکہا کرتے تہے اور افطار نہین کرتے تہے ایک روز بغیر روزہ کے وہ اپنے والد کے پاس آئے اونہون نے پوچہا کہ تمہارا کیا حال ہے آج تم نے روزہ نہین رکھا کہ مجھے غسل کی ضرورت واقع ہوئی اور صبح تک مین غسل نہین کر سکا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجھے فتویٰ دیا کہ مین روزہ افطار کردن اسلیئے لوگون نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کی خدمت مین آدمی بہیجا کہ آپ سے مسئلہ سے پوچھکر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو جب غسل کی ضرورت واقع ہوتی تو آپ غسل کرتے اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور آپکے سر سے پانی ٹپکتا ہوتا اور اس روز آپ روزہ ہی رکہتے **حَدَّثَنَا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ عَنْ اَبِیْ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ بَعَثَہٗ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ رض وَعَائِشَۃَ رض قَالَ فَلَقِیْتُ غُلَامًا لَھَا نَافِعًا یَعْنِیْ اُمَّ سَلَمَۃَ قَالَ فَاَرْسَلْتُہٗ اِلَیْھَا فَرَجَعَ اِلَیَّ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّھَا قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ اَتٰی عَائِشَۃَ رض فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا غُلَامًا لَھَا ذَکْوَانَ اَبَا عَمْرٍو فَاَخْبَرَتْہٗ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یُصْبِحُ صَائِمًا فَاَتَیْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِقَوْلِھِمَا فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ لَتَاْتِیَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ فَلْيُخْبِرْنَهُ بِقَوْلِهِمَا فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هُنَّ اَعْلَمُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبدالوہاب (الثقفی) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عبدربہ سے وہ ابوعیاض
سے وہ عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام سے کہ مروان بن الحکم نے اونہین ام سلمہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا
کی خدمت مین بہیجا عبدالرحمن بن الحارث بیان کرتے ہین کہ جب مین گیا تو آپ کا غلام نافع مجھے ملا مین نے اوسے آپکے پاس بہیجا
وہ خبر لیکر آیا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہین کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو احتلام کا نہین بلکہ جماع کا غسل جنابت
کرتے اور تب بہی روزہ سے رہتے اس کے بعد وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کیخدمت مین آئی اور آپکے غلام ذکوان ابو عمر
کو آپکے پاس بہیجا اوس نے آکر خبر دی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو روزہ سے ہوکر احتلام کا نہین بلکہ جماع کا غسل جنابت کیا کرتے
رکہا کرتے تہی مین نے مروان بن الحکم کو آکر اس کی اطلاع دی اونہون نے کہا مین تمہین قسم دلاتا ہون کہ تم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے
عنہ کو اس کی خبر کرو چنانچہ مین آپکے پاس آیا اور آپ کو اس کی خبر کی آپنے فرمایا امہات المسلمین میری نسبت اس مسئلہ سے اعلم
ہین

۵۷ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا
ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین سمی سے
وہ ابوبکر (بن عبدالرحمن) سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اگر صبح کو جنبی
ہوتے تب بہی اس دن روزہ رکہہ لیتے

۵۸ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ
عُمَارَةَ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضہ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلَى صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ
رَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَصُوْمُ يَوْمَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن الربیع
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ عمارہ سے وہ ابوبکر بن عبدالرحمن (بن الحارث)
سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئی جاتے اور آپکے
سر سے غسل جنابت کا پانی ٹپکتا ہوتا تب بہی آپ اس دن روزہ رکہتے

۵۹ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رضہ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَصُوْمُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو ابن شہاب نے وہ روایت
کرتے ہین ابوبکر بن عبدالرحمن (بن الحارث) سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم اگر صبح کو بحالت جنابت بیدار ہوتے تب بہی اس دن روزہ رکہہ لیتے

۶۰ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا
لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضہ
وَاُمِّ سَلَمَةَ رضہ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا حَدَّثَتَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے
وہ عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام سے وہ ابوبکر بن عبدالرحمن (بن ابی بکر رضہ) سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
اور ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۶۱ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ
وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَزَادَ فِیْ رَمَضَانَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی
مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن سعید سے وہ ابوبکر بن عبد الرحمن سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اونہون نے رمضان کا ذکر زیادہ کیا ہے **حَدَّثَنَا** ۱۲
یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سُمی سے وہ ابوبکر بن عبد الرحمن سے پہر اون کی اسناد سے
مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ ۱۳
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہین اسود سے وہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ۱۴
بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَۃُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِذٰلِکَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زائدہ نے
وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن ابی سلیمان سے وہ عطاء سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے وہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم سے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَاصِمُ بْنُ بَھْدَلَۃَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَۃَ ۱۵
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عاصم بن بہدلہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو صالح سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ ۱۶
قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن عبد اللہ بن عثمان
القرشی نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ ۱۷
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ اَیْضًا **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہمکو سعید نے وہ روایت
کرتے ہین قتادہ سے وہ سعید بن المسیب سے وہ عامر بن ابی امیہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ ۱۸
مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام
نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ۱۹
سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے مثل حدیث سابق کے۔
حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعٌ ھُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ ۲۰

عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَرَدَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض فُتْيَاهُ عَلٰى هٰذَا الْخَبَرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی القطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ پہر ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رض کی حدیث کی خاطر اپنے فتوی سے رجوع کیا **قَالُوْا** فَلَمَّا تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجُزْ لَنَا خِلَافُ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رَوَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ رض وَعَائِشَةُ رض اِنَّمَا اَخْبَرَتَا بِهٖ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرَ الْفَضْلُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ حُكْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرَتْ عَائِشَةُ رض وَاُمُّ سَلَمَةَ رض فِيْ حَدِيْثِهِمَا وَيَكُوْنُ حُكْمُ سَائِرِ النَّاسِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ الْخَبَرَانِ غَيْرَ مُتَضَادَّيْنِ عَلٰى مَا يَخْرُجُ عَلَيْهِ مَعَانِي الْاٰثَارِ فَكَانَ الْحُجَّةُ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض هُوَ الَّذِيْ رَوٰى حَدِيْثَ الْفَضْلِ وَقَدْ رَجَعَ عَنْ فُتْيَاهُ اِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ رض وَاُمِّ سَلَمَةَ رض وَعَدَّ ذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا حَدَّثَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا الْحُجَّةُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ **وَحُجَّةٌ** اُخْرٰى اَنَّا قَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا كَحُكْمِهٖ ترجمہ پس باقی عالم فرماتے ہین کہ جب یہہ آثار رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر روایت کیے گئے ہین تو ہمین جائز نہین کہ ہم ان سے اختلاف کرین تاہم قائلین قول اول کہسکتے ہین کہ وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مخصوص تہا اور وہ جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فضل (ابن عباس رض) سے اور اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ ایکی ماسوائ اور لوگون کا حکم ہے والا دونون حدثیین متضاد ہو جائین گی پس ضرور ہے کہ ان دونون کو مناسب معنے پر محمول کیا جائے تو اس کا جواب دیا جایگا کہ حدیث فضل (ابن عباس رض) کے صرف ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہین اور اونہون نے حدیث عائشہ صدیقہ اور حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے سبب اپنی فتوی سے رجوع کیا اور حدیث فضل سے اون کی حدیثون کو اولی و افضل جانا سو یہہ ہمارے نزدیک حجت ہی اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ ایک حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے وہ دلالت رکہتی ہے کہ اس مسئلہ مین آپکا اور تمام لوگون کا حکم مساوی تہا اور وہ یہہ حدیث ہی **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ رض عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَاَنَا اَسْمَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَاَغْتَسِلُ وَاَصُوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِيْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن معمر الانصاری سے وہ ابو یونس مولی عائشہ رض سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور چونکہ آپ دروازے پر ہی کہڑے ہوئے تہے اس لئے مین بہی سن رہی تہی

۵۲۱

عرض کیا یارسول اللہ بعض اوقات میں جنابت کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہوتا ہے تو کیا میں غسل کرکے روزہ رکھ لیا کروں فرمایا کہ میں بھی تو جب کبھی جنابت کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں اور روزہ رکھنے کا ارادہ ہوتا ہے تو غسل کرکے روزہ رکھ لیتا ہوں عرض کیا یارسول اللہ آپ تو ہم لوگوں کے مثل نہیں آپکے تو اللہ تعالے نے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں یہ سنکر آپ صلعم غصہ ہوئے اور فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ میں تم لوگوں کی نسبت اللہ تعالے سے زیادہ ڈرنے والا اور تقوی طہارت کی تم سے نگہبانی کرنے والا ہوں۔ **فَلَمَّا** كَانَ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ السَّائِلِ هُوَ اِخْبَارُهُ عَنْ فِعْلِ نَفْسِهِ فِي ذٰلِكَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَهُ فِي ذٰلِكَ وَحُكْمَ غَيْرِهِ سَوَاءٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ صَائِمًا لَوْ نَامَ نَهَارًا فَاَجْنَبَ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُخْرِجُهُ عَنْ صَوْمِهِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اَنَّهُ هَلْ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِي الصَّوْمِ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَوْ يَكُوْنُ حُكْمُ الْجَنَابَةِ اِذَا طَرَاَتْ عَلَى الصَّوْمِ خِلَافَ حُكْمِ الصَّوْمِ اِذَا طَرَاَ عَلَيْهَا فَرَاَيْنَا الْاَشْيَاءَ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ مِنَ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ اِذَا طَرَاَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّوْمِ اَوْ طَرَاَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ فَهُوَ سَوَاءٌ **اَلَا تَرٰى** اَنَّهُ لَيْسَ لِحَائِضٍ اَنْ تَدْخُلَ فِي الصَّوْمِ وَهِيَ حَائِضٌ وَاَنَّهَا لَوْ دَخَلَتْ فِي الصَّوْمِ طَاهِرًا ثُمَّ طَرَاَ عَلَيْهَا الْحَيْضُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَنَّهَا بِذٰلِكَ خَارِجَةٌ مِنَ الصَّوْمِ فَكَانَتِ الْاَشْيَاءُ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ هِيَ الْاَشْيَاءُ الَّتِي اِذَا طَرَاَتْ عَلَى الصَّوْمِ اَبْطَلَتْهُ وَكَانَتِ الْجَنَابَةُ اِذَا طَرَاَتْ عَلَى الصَّوْمِ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا لَمْ تُبْطِلْهُ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ اِذَا طَرَاَ عَلَيْهَا الصَّوْمُ لَمْ تَمْنَعْ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ وَافَقَ مَا رَوَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ رض وَعَائِشَةُ رض وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سائل کے سوال کا جواب اپنے فعل سے دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس مسئلہ میں آپکا اور اپنی امت کا حکم ایک تھا یہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی الآثار اور اوس کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر روزدار دن کو سو جائے اور پھر جنابت احتلام کے ساتھ بیدار ہو تو اس سے اوس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اب دیکھنا یہ ہے کہ بحکم نظر و قیاس ان دونوں صورتوں کا حکم واحد ہے یا الگ الگ ایک یہ کہ بحالت روزدار ہونیکے جنبی ہو جائے جیسا کہ مذکور ہوا اور ایک پہلے سے ہی جنبی ہو اور اسی جنابت کے ساتھ روزہ کی ہی نیت کرے تو کیا اس صورت میں بھی کو وہ بالا صورت کیطرح داخل فی الصوم ہو سکتا ہے یا نہیں تو اب ہم اون احوال پر نظر ڈالتے ہیں جو روزہ کی حالت میں حیض ونفاس وغیرہ کی قسم سے پیش آتے ہیں تو ہم دیکھتے کہ حائضہ کیلئے روزہ رکھنا جائز نہیں اور اگر روزہ بحالت طہارت رکھا ہے اور روزہ رکھنے کے بعد عورت حائضہ ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جایگا پس حیض ونفاس کا حکم تو اس مسئلہ میں دونوں صورتوں میں یکسان ہے کہ نہ بحالت حیض ونفاس روزہ رکھنا جائز ہے اور نہ جبکہ روزہ تو طہارت میں رکھا تھا مگر بعد کو حیض آگیا برخلاف جنابت کے کہ دوسری صورت میں تو روزہ باتفاق جائز ہے اور پہلی صورت میں اختلاف ہے کہ پہلے سے ہی جنبی ہو اور روزہ رکھنے کا بھی ارادہ رکھتا ہو سو نظر وقیاس چاہتا ہے کہ جب دوسری صورت میں روزہ جائز ہے تو پہلی صورت میں جائز ہونا چاہیے پس نظر وقیاس سے بھی وہی ثابت ہوا جو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہما کی روایتوں سے ثابت ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الصِّيَامِ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

نفلی روزہ رکھکر افطار کرنے کے بیان مین

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالُوا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هٰرُونَ بْنِ اُمِّ هَانِئٍ اَوِ ابْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِي فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَاِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ سُؤْرَكَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مِنْ قَضَاءِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو الولید الطیالسی نے ح اور حدیث بیان کی ہمسے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے روح بن عبادہ نے ح اور حدیث بیان کی ہمسے یونس بن عبدالاعلےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحییٰ بن حسان نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین سماک بن حرب سے وہ ہارون بن ام ہانی یا ابن بنت ام ہانی سے وہ ام ہانی سے کہا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئی اور مین روزدار تھی آپنے مجھے اپنا بچا ہوا پانی (یا پینے کی قسم سے کوئی اور چیز دی) جیسے مین نے پی لیا اور پھر مین نے آپسے کہا یا رسول اللہ مین روزہ سے تھی مگر مین نے پسند نہین کیا کہ آپ کی آگے کی بچی ہوئی چیز واپس کردن آپنے فرمایا کہ اگر یہہ روزہ رمضان کے روزہ کی قضا تھا تب تو اس کی قضا ضرور ادا کرنا اور اگر نفلی روزہ تھا تو چاہے ادا کرنا چاہے نہین۔

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَزَعَمُوا اَنَّ مَنْ دَخَلَ فِي صَوْمٍ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ عُذْرٍ اَنَّهُ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا عَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُولٰى اَنَّ حَدِيثَ اُمِّ هَانِئٍ اِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرُوا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ مِمَّنْ لَيْسَ فِي الضَّبْطِ بِدُونِهِ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص نفلی روزہ رکھکر افطار کرے تو اس پر اس روزہ کی قضا واجب نہین اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اوس کی قضا واجب ہے اور قائلین قول اوّل کے استدلال کا جواب یہہ دیا ہے کہ حماد بن سلمہ نے حدیث ام ہانی اسیطرح بیان کی جس طرح کہ اون کے تلمیذون نے بیان کی مگر اور راویون نے جو ضبط و اتقان میں حماد بن سلمہ سی کم نہین حدیث ام ہانی اسطرح بیان کی ہے **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِئٍ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَنَاوَلَنِي فَشَرِبْتُهُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَكَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ فَضْلَ سُؤْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا تَقْضِينَ عَنْ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مسدد نے ح اور حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مقدمی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین سماک بن حرب سے وہ ابن ام ہانی سے وہ اپنی جدہ ام ہانی سے فرمایا فتح مکہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لایا گیا پھر بچا ہوا پانی آپنے مجھے دیدیا مین اگرچہ روزہ سے تھی

لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا بچا ہوا پانی پھیرنا میں نے پسند نہین کیا پھر پانی پیکر مین نے آپ سے کہا یا رسول اللہ مین تو روزہ سے تھی فرمایا یہہ روزہ قضائے رمضان تو نہین تھا میں نے کہا نہین فرمایا تو پھر کوئی حرج نہین **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلْتُ اَنَا وَفَاطِمَةُ رض عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَجَلَسْتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اُرَانِيْ اِلَّا قَدْ اَثِمْتُ اَوْ اَتَيْتُ حِنْثًا عَرَضْتَ عَلَيَّ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّهٗ عَلَيْكَ فَقَالَ هَلْ كُنْتِ تَقْضِيْنَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ لَا قَالَ فَلَا بَاْسَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن الربیع نے وہ روایت کرتے ہین سماک بن حرب سے وہ ایک شخص سے آل جعدہ بن ہبیرہ سے وہ اپنی جدہ ام ھانی سے کہا مین اور فاطمہ رض فتح مکہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر آپکی داہنی جانب بیٹھگئے اس کے بعد آپنے پانی مانگا پھر پانی پیکر آپنے بچا ہوا پانی مجھے دیا اور مین نے پی لیا اور مین روزہ سے تھی مین نے کہا رسول اللہ مین نے خطا کی یا کہا خطا کی مرتکب ہوئی آپنے جو پانی مجھ دیا تھا مین اگرچہ روزہ سے تھی مگر مین نے اوسے واپس کرنا پسند نہین کیا فرمایا یہہ روزہ تم نے قضائے رمضان کا تو نہین رکھا تھا مین نے کہا نہین فرمایا تو کوئی حرج نہین **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین سماک بن حرب سے وہ ابن ام ھانی سے وہ ام ھانی سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے ان کی روایت مین اخیر کا فقرہ اس طرح ہے کہ کوئی حرج کی بات نہین **فقد** خَالَفَهُمَا رَوٰى قَيْسٌ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَاَبُو الْاَحْوَصِ مَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لِاَنَّ حَمَّادًا قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُوْمِيْ يَوْمًا مَكَانَهٗ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِيْهِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيْهِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَجِبُ الْقَضَاءُ عَلَيْهَا اِذَا كَانَ تَطَوُّعًا **وقال** الْاٰخَرُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهِمْ اَتَقْضِيْنَ شَيْئًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اَيْ اِنَّكِ لَسْتِ بِاٰثِمَةٍ فِيْ اِفْطَارِكِ مِنْ هٰذَا التَّطَوُّعِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهَا قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهٗ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيْثُ سِمَاكٍ هٰذَا **ثم** نَظَرْنَا هَلْ يُرْوٰى عَنْ غَيْرِهٖ مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** پس قیس بن الربیع ابو عوانہ اور ابو الاحوص کی روایت حماد بن سلمہ کی روایت کے برخلاف ہے کیونکہ حماد بن سلمہ نے اپنی حدیث مین اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر یہہ روزہ قضائے رمضان کا تھا تو ایک روزہ اوس کے عوض رکھہ لینا اور اگر نفلی روزہ ہو تو چاہے قضا کرنا چاہے نہ کرنا پس اس کے معنے یہہ ہوئے کہ نفلی روزہ کی قضاء واجب نہین اور دوسرے راویون نے اسقدر بیان کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ کیا یہہ روزہ قضائے رمضان تو نہین تھا کہا نہین فرمایا تو پھر کوئی حرج کی بات نہین یعنے اس روزہ کے افطار مین تم پر کوئی گناہ نہین اور اس میں اس امر کی نفی نہین کہ ام ھانی رض پر اوس کی قضا بھی واجب تھی پس اس اختلاف متن کے سبب سے حدیث سماک مضطرب ہوگی لہذا ہم نے دیکھا کہ اس کے ماسوا کوئی حدیث بھی اس باب مین روایت کی گئی ہے جو نفلی روزہ کی قضا ادا کرنے یا نکرنے پر دلالت کرتی ہو

٥٦ فاذا ربیع الجیزی قد حدثنا قال ثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی قال ثنا عبد اللہ بن عمر العمری عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ قالت اصبحت انا وحفصۃ رض صائمتین متطوعتین فاھدی لنا طعام فافطرنا علیہ فدخل علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسألناہ فقال اقضیا یوما مکانہ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمر العمری نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ایک دن مین نے اور حفصہ رض نے نفلی روزہ رکہا بعد ازان ہمارے یہان کسی سے کہانے کا حصہ آیا تو ہم نے روزہ افطار کر لیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو ہم نے آپ سے مسئلہ پوچہا فرمایا اوس کی قضا ادا کرنا **ففی** ھذا دلیل علی ان حکم الافطار فی الصوم التطوع انہ موجب للقضاء **فکان** مما یحتج بہ اھل المقالۃ الاولی فی فساد ھذا الحدیث ان اصلہ لیس عن عروۃ عن عائشۃ رض وانما اصلہ موقوف علی من دون عروۃ **ترجمہ** پس اس حدیث مین اس حکم پر دلالت ہے کہ نفلی روزہ کی قضا واجبات سے ہے مگر قائلین قول اول اس حدیث کے اسناد پر اعتراض کر سکتے ہین کہ یہہ حدیث عروہ سے ثابت نہین بلکہ اوس کی اصلیت عروہ سے بعد کے راویون تک ہی موقوف ہے

٥٧ **وذلک** ان یونس حدثنا قال انا ابن وھب ان مالکا اخبرہ عن ابن شہاب ان عائشۃ رض وحفصۃ رض اصبحتا صائمتین ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ تعالے عنہما نے ایک دن نفلی روزہ رکہا پہر مثل حدیث سابق کے بیان کی **قالوا** فھذا ھو اصل الحدیث قالوا وقد سئل الزھری عن ذلک ھل سمعہ من عروۃ فقال لا **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ اصل حدیث ابن شہاب سے مروی ہے چنانچہ زہری (تلمیذ عروہ) سے پوچہا گیا کہ آپنے یہہ حدیث عروہ سے سنی ہے فرمایا نہین

٥٨ **وذکروا** ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا نعیم قال سمعت ابن عیینۃ یقول سئل الزھری عن حدیث عائشۃ رض اصبحت انا وحفصۃ رض صائمتین فقیل لہ احدثک عروۃ فقال لا **ترجمہ** جیسا کہ اس حدیث مین ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے کہا سنی مین نے ابن عیینہ سے بیان کرتے تہے کہ زہری رحمہ اللہ سے پوچہا گیا کہ کیا آپسے حدیث عائشہ رض اصبحت انا وحفصہ رض صائمتین الحدیث عروہ نے بیان کی ہے فرمایا نہین

٥٩ **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا ابن جریج قال قلت لابن شہاب احدثک عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من افطر من تطوعہ فلیقضہ فقال لم اسمع من عروۃ فی ذلک شیئا ولکن حدثت فی خلافۃ سلیمن بن عبد الملک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا مین نے ابن شہاب سے پوچہا کہ آپسے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نفلی روزہ کی قضا ادا کرنیکے متعلق حدیث بیان کی ہی فرمایا مین نے خود عروہ بن زبیر سے اس کے متعلق کچہہ نہین سنا مگر ہان خلافت سلیمان بن عبد الملک کے عہد مین مجہہ سے یہہ حدیث بیان کی گئی

٦٠ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا روح فذکر باسنادہ مثلہ وزاد ولکن حدثنی فی خلافۃ سلیمن بن عبد الملک اناس عن بعض من کان یسأل عائشۃ رض انھا قالت اصبحت انا وحفصۃ رض صائمتین ثم ذکر الحدیث یعنی نحو حدیث ربیع الجیزی **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ مگر ہان خلافت سلیمان بن عبد الملک کے عہد مین مجہہ سے یہہ حدیث　　کئی ایک لوگون نے اون شخصون سے روایت کرکے بیان کی ہے جو حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتی ہین کہ آپنے فرمایا کہ ایک دن مین نے اور حفصہ رضہ نے روزہ رکھا الی اٰخر الحدیث۔
فَقَدْ فَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَا قَدْ دَخَلَ فِیْ اِسْنَادِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا **ترجمہ** تو اب یہہ حدیث عروہ تک متصل نہ ہوی کیونکہ اوس کا اسناد ابن شہاب تک سے ثابت ہوتا ہے **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعِ الْجِيْزِیِّ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَبَدَرَتْنِیْ حَفْصَةُ بِالْكَلَامِ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا **ترجمہ** ماسوای اس کے ایک اور سند سے بہی یہہ حدیث روایت کی ہے مگر وہ بہی موقوف ہی اور وہ یہہ حدیث ہی حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے عم عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو جریر بن حازم نے وہ روایت کرتے ہین یحیٰی بن سعید سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پہر مثل حدیث ربیع الجیزی کے بیان کی بجز اس کے کہ حفصہ رضہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے مین سبقت کی اور وہ اپنے باپ کی بیٹی تہین (یعنے الولد سر لابیہ) **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عیسیٰ المصری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **فَكَانَ** مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِیْ اِفْسَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا اَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفًا لَيْسَ فِيْهِ عَمْرَةُ **ترجمہ** قائلین قول اول اس حدیث پر بہی وہی اعتراض کرتے ہین کہ حماد بن زید نے یحیٰی بن سعید سی یہہ حدیث موقوف روایت کی ہے کیونکہ اونہون نے اپنی حدیث مین عمرہ کا ذکر نہین کیا ہے **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ الرَّمَادِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِذٰلِكَ يَعْنِیْ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمْرَةَ **ترجمہ** چنانچہ بیان کی ہم سے یہی حدیث ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرۃ الرمادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المدینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین یحیٰی بن سعید سے اور عمرہ کا ذکر نہین کیا **فَهٰذَا** هُوَ اَصْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَيْضًا فِیْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ حَيْسًا فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ كُنْتُ اُرِيْدُ الصَّوْمَ وَلٰكِنْ قَرِّبِيْهِ سَاَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ اِدْرِيْسَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَامَّةَ مَجَالِسِهٖ اِيَّاهُ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ سَاَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنِّیْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِسَنَةٍ فَاَجَازَ فِيْهِ سَاَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ **ترجمہ** پس یہہ حدیث بہی موقوف ہے سو اس کا جواب یہہ ہی کہ ایک اور حدیث اس باب مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بسند متصل بہی روایت کی گئی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحیٰی المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس الشافعی (یعنے امام شافعیؒ) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین طلحہ بن یحیٰی بن طلحہ سے وہ اپنی پہوپہی عائشہ بنت طلحہ سی وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آئے مینے آپ سی کہا کہ مین نے آپکے لئے حیس (ایک قسم کا حلوی ہوتا ہے) رکھہ چہوڑا ہے فرمایا مین تو روزہ کا ارادہ کرتا ہون سو خیر مین اور کسی دن اس کے عوض روزہ رکھہ لونگا امام شافعی فرماتے ہین کہ یاد ہی مین نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سی یہہ حدیث سنی مگر وہ اس فقرہ ساصوم یوما مکان ذلک کا ذکر نہین کرتے تہی پہر اون کی وفات سی ایک سال پہلے مینے

٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤

یہہ حدیث اون پر پیش کی تو اونھون نے اس فقرہ کی مجھے اجازت دی **فَفِیْ** هٰذَا الْحَدِیْثِ ذِکْرُ وُجُوْبِ الْقَضَاءِ وَفِیْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اُمِّ هَانِئٍ مَا یُخَالِفُ مَا قَدْ ذَکَرْنَا فَاَقَلُّ اَحْوَالِ حَدِیْثِ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنْ یَکُوْنَ مَوْقُوْفًا عَلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهُمَا وَقَدْ وَافَقَهٗ حَدِیْثٌ مُتَّصِلٌ وَهُوَ حَدِیْثُ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ فَالْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْحَدِیْثِ اَوْلٰی مِنَ الْقَوْلِ بِخِلَافِهٖ **وَاَمَّا** النَّظَرُ فِیْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَیْنَا اَشْیَاءَ تَجِبُ عَلَی الْعِبَادِ بِاِیْجَابِهِمْ اِیَّاهَا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ مِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالصِّیَامُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَکَانَ مَنْ اَوْجَبَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ عَلٰی نَفْسِهٖ فَقَالَ لِلّٰهِ عَلَیَّ کَذَا وَکَذَا اَوْجَبَ عَلَیْهِ الْوَفَاءُ بِذٰلِكَ وَرَاَیْنَا اَشْیَاءَ یَدْخُلُ فِیْهَا الْعِبَادُ فَیُوْجِبُوْنَهَا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ بِدُخُوْلِهِمْ فِیْهَا مِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّیَامُ وَالْحَجُّ وَمَا ذَکَرْنَا فَکَانَ مَنْ دَخَلَ فِیْ حَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ ثُمَّ اَرَادَ اِبْطَالَهَا وَالْخُرُوْجَ مِنْهَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَکَانَ بِدُخُوْلِهٖ فِیْهَا فِیْ حُکْمِ مَنْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَیَّ حَجَّةٌ فَعَلَیْهِ الْوَفَاءُ بِهَا **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا مَنَعْنَاهُ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهُمَا لِاَنَّهٗ یُمْکِنُهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا اِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَیْسَتِ الصَّلٰوةُ وَالصِّیَامُ کَذٰلِكَ لِاَنَّهُمَا قَدْ یَبْطُلَانِ وَیَخْرُجُ مِنْهُمَا بِالْکَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ **قِیْلَ** لَهٗ اِنَّ الْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ وَاِنْ کَانَا کَمَا ذَکَرْتَ فَاِنَّا قَدْ رَاَیْنَاكَ تَزْعَمُ اَنَّ مَنْ جَامَعَ فِیْهِمَا فَعَلَیْهِ قَضَاؤُهُمَا وَالْقَضَاءُ یَدْخُلُ فِیْهِ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ مِنْهُمَا فَقَدْ جَعَلْتَ عَلَیْهِ الدُّخُوْلَ فِیْ قَضَائِهِمَا اِنْ شَاءَ اَوْ اَبٰی مِنْ اَجْلِ اِفْسَادِهٖ لَهُمَا فَهٰذَا الَّذِیْ یَقْضِیْهِ بَدَلٌ مِنْهُ مِمَّا کَانَ وَجَبَ عَلَیْهِ بِدُخُوْلِهٖ فِیْهِ لَا بِاِیْجَابٍ کَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَوْ کَانَتِ الْعِلَّةُ فِیْ لُزُوْمِ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ اِیَّاهُ حِیْنَ اَحْرَمَ بِهِمَا وَبُطْلَانِ الْخُرُوْجِ مِنْهُمَا هِیَ مَا ذَکَرْتَ مِنْ عَدَمِ رَفْضِهِمَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ کَانَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهُمَا کَمَا کَانَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ بِمَا ذَکَرْنَا مِنَ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ تُخْرِجُهٗ مِنْهُمَا اِذًا لَمَا وَجَبَ عَلَیْهِ قَضَاؤُهُمَا لِاَنَّهٗ غَیْرُ قَادِرٍ عَلٰی اَنْ لَا یَدْخُلَ فِیْهِ فَلَمَّا کَانَ ذٰلِكَ غَیْرَ مُبْطِلٍ عَنْهُ وُجُوْبَ الْقَضَاءِ وَکَانَ فِیْ ذٰلِكَ کَمَنْ عَلَیْهِ قَضَاءُ حَجَّةٍ قَدْ اَوْجَبَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی نَفْسِهٖ بِلِسَانِهٖ کَانَ کَذٰلِكَ اَیْضًا فِی النَّظَرِ مَنْ دَخَلَ فِیْ صَلٰوةٍ اَوْ صِیَامٍ فَاَوْجَبَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی نَفْسِهٖ بِدُخُوْلِهٖ فِیْهِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهُ فَعَلَیْهِ قَضَاؤُهٗ **وَیُقَالُ** لَهٗ اَیْضًا وَقَدْ رَاَیْنَا الْعُمْرَةَ مِمَّا قَدْ یَجُوْزُ رَفْضُهَا بَعْدَ الدُّخُوْلِ فِیْهَا فِیْ قَوْلِنَا وَقَوْلِكَ وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ لِعَائِشَةَ رض دَعِیْ عَنْكِ الْعُمْرَةَ وَاَهِلِّیْ بِالْحَجِّ وَسَنَذْکُرُ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِیْ مَوْضِعِهٖ مِنْ کِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَمْ یَکُنْ لِلدَّاخِلِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا کَانَ قَادِرًا عَلٰی رَفْضِهَا وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا اَنْ یَخْرُجَ مِنْهَا فَیُبْطِلَهَا ثُمَّ لَا یَجِبُ عَلَیْهِ قَضَاؤُهَا وَکَانَ مَنْ دَخَلَ فِیْهَا بِغَیْرِ اِیْجَابٍ مِنْهُ لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ لَیْسَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا قَبْلَ تَمَامِهَا اِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَاِنْ خَرَجَ مِنْهَا فَاَبْطَلَهَا بِعُذْرٍ اَوْ بِغَیْرِ عُذْرٍ فَعَلَیْهِ قَضَاؤُهَا فَالصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ اَیْضًا فِی النَّظَرِ کَذٰلِكَ لَیْسَ لِمَنْ دَخَلَ فِیْهِمَا الْخُرُوْجُ مِنْهُمَا وَاِبْطَالُهُمَا اِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَاِنْ خَرَجَ مِنْهُمَا قَبْلَ اِتْمَامِهٖ اِیَّاهُمَا بِعُذْرٍ اَوْ بِغَیْرِ عُذْرٍ فَعَلَیْهِ قَضَاؤُهُمَا **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح وَاَبِیْ یُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح **وَقَدْ** رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی اس حدیث مین وجوب قضا کا ذکر ہے اور یہہ حضرت عائشہ صدیقہ رض کی اگلی دونون حدیثون کے موافق ہے اور حدیث ام ھانی جیسا کہ ہم نے بیان کیا اس کے خلاف پر دلالت نہین رکھتی اور حدیث عروہ و حدیث عمرہ زیادہ سی زیادہ یہہ کہ موقوف ہین لیکن جب حدیث متصل اون کے موافق ہوگئی اور وہ حدیث عائشہ بنت طلحہ رض ہے تو جو کچھہ اون تینون حدیثون سے ثابت ہے اوسی کو اختیار کرنا اولی واقدم ہے نہ کہ برخلاف ان کے عمل کرنا اب رہا اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر وقیاس کے سو ہم جمیع عبادات مین دیکھتے ہین کہ یہہ عبادتین اپنے اوپر واجب کر لینے سی واجب ہو جاتی ہین انہین مین سے نماز روزہ زکوۃ اور حج وعمرہ بھی ہے ان

عبادتوں میں سے جونسی عبادت کوئی شخص اپنے اوپر واجب کرلے کہ مین لوجہ اللہ فلان عبادت ادا کرونگا تو وہ اوس پر واجب ہو گی اب ہم دیکھتے ہین کہ جس طرح یہہ عبادتین اقرار لسانی سے واجب ہو جاتی ہین اسیطرح شروع فی العبادت سی ہی یہہ عبادتین واجب ہو جاتی ہین مثلاً جو شخص ارکان[۱] حج یا عمرہ شروع کرکے بدون ان کے اتمام کے ان سے علیحدہ ہونا چاہے تو وہ ان سے علیحدہ نہین ہوسکتا کیونکہ شروع فی العمل سے وہ اوس کے اوپر واجب ہو چکین جسطرح اقرار زبانی سے کہ مین ابتغاء بوجہ اللہ اپنے اوپر حج کرنا واجب کرتا ہون حج واجب ہو جاتا ہے پس اسیطرح شروع فی العمل سے ہی عبادت واجب ہو جاتی ہے لہذا شروع فی العمل کے بعد اوس کا ادا کرنا واجب ہے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ حج وعمرہ شروع کرکے بدون اتمام کے دن سے علحدہ ہونے سی ہم اس لئے منع کرتے ہین کہ بدون تمام کے اون سے علحدہ ہونا ممکن نہین بخلاف نماز روزہ کے کہ بذریعہ کلام اور اکل وشرب وغیرہ کے اون سے علحدہ ہونا ممکن ہے تو اوس کا جواب دیا جائیگا کہ بیشک حج وعمرہ سے بدون اتمام کے علحدہ ہونا ممکن نہین ہے لیکن ہم دیکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص حج یا عمرہ کے درمیان مجامعت کرے تو معترض کے نزدیک اس شخص پر حج یا عمرہ کی قضاء واجب ہے اور قضا سے یہی مراد ہی کہ یہہ شخص خروج من الحج والعمرہ کے بعد از سر نو اونہین ادا کرے پس معترض ان دونون کی قضا اوس شخص پر واجب کرتا ہے خواہ یہہ شخص رضامند ہو یا نا رضامند کیونکہ اوس نے مجامعت کے ساتھہ اونہین باطل کر دیا ہے سو اب جو کچھہ یہہ شخص ادا کریگا اوس واجب کا بدل ہوگا جو شروع فی العمل سے اس پر واجب ہوا نہ اس واجب کا جو شروع فی العمل سے پہلے اس پر واجب تھا یعنے اقرار لسانی کے سبب سے اب ہم پوچھتے ہین کہ حج وعمرہ کا احرام باندہنے کے بعد اون کے لازم ہونے اور اون سے علحدہ نہ ہوسکنے کا سبب کیا ہے اگر اس کا سبب یہہ بیان کیا جائے کہ حج وعمرہ سے علحدہ ہونا جائز نہین جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا بخلاف نماز روزہ کے اور اگر اس کا سبب یہہ بیان نہ کیا جائے تو نماز روزہ کیطرح حج وعمرہ سی ہی علحدہ ہونا جائز ہوگا اور یہہ معترض کے نزدیک جائز نہین اس کے بعد ہم کہتے ہین کہ احرام باندھ لینے کے بعد حج وعمرہ کے لزوم اور اون سے علیحدہ نہ ہوسکنے کا سبب یہہ ہے کہ اون سے علحدہ ہونا جائز نہین تو اوس کی قضا ہی واجب نہین ہونی چاہیئے کیونکہ جب حج وعمرہ سے علحدہ ہونا جائز ہی نہین تو حج وعمرہ کرنے والا اون سے علحدہ ہونے پر قدرت ہی نہین رکھتا تو اب وجوب قضا کا فائدہ پہر جب عدم قدرت وجوب قضا کی بطل نہ ہوئی بلکہ وجوب قضا اوسیطرح باقی رہا جس طرح اقرار لسانی کے ساتھہ حج وعمرہ اپنے اوپر لازم کرنیکی صورت مین تو اب نظر وقیاس چاہتا ہے کہ یہی حکم صوم وصلوٰۃ کا بھی ہو یعنے جب اون کے درمیان شروع فی العمل کیا گیا تو ابتغاء لوجہ اللہ اونہین اپنے اوپر لازم کر لیا گیا لہذا بدون اتمام اون سے علحدہ ہونے کے بعد اون کی بھی قضا واجب ہے ماسوای اس کے ہم دیکھتے ہین کہ شروع فی العمل کے بعد عمرہ سے علحدہ ہونا ہمارے اور معترض دونون کے نزدیک جائز ہے جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ عمرہ ترک کرکے صرف حج کا احرام باندہلو چنانچہ ہم یہہ حدیث اسی کتاب مین اپنی جگہ پر ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے تو اب داخل فی العمرہ کیلئے جائز نہین کہ بوجہہ جواز کے بدون اتمام کے عمرہ سے علیحدہ ہو جائے اور اوس کی قضا ادا نکرے اور اوسے باطل محض کر دے ہان جو شخص بغیر اقرار لسانی کے عمرہ شروع کرے تو اُس کے لئے بدون اتمام کے ترک عمرہ جائز نہین مگر کسی عذر کے سبب سے پہر اگر وہ بہ عذر یا بلا عذر عمرہ ترک کرے تو اس پر قضا واجب ہے پس اسی قیاس پر نماز روزہ کا بھی حکم ہے کہ داخل فی الصلوٰۃ اور داخل فی الصوم کیلئے جائز نہین کہ قبل اتمام بدون عذر کے وہ اونہین باطل کرے پہر اگر وہ قبل اتمام بہ عذر یا بلا عذر نماز یا روزہ توڑ ڈالے تو دونون صورتون مین اوس پر اون کی قضا واجب ہے یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

اور ایساہی ایک جماعت صحابہ کرام سے روایت کیا گیاہے **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا شعبۃ عن ایوب عن سعید بن ابی الحسن عن ابن عباس انہ اخبر اصحابہ انہ صائم ثم خرج علیہم و راسہ یقطر فقالوا او لم تک صائما قال بلی ولکنی مرت بی جاریۃ لی فاعجبتنی فاصبتہا وکانت حسنۃ ہممت بہا وانا قاضیہ یوما اخر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ سعید بن ابی الحسن سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپ نے اپنے اصحاب کو خبر دی کہ آپ روزہ سے ہین . . . اس کے بعد آپ اندر سے غسل کر کے نکلے اور آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے لوگون نے کہا آپ تو روزہ سے تھے فرمایا ہان روزہ سے تہا تو سہی مگر میرے پاس سے ایک حسین لونڈی گذری جو مجھے اسوقت پسند آئی سو مین اس کے ساتھہ ہم بستر ہوا لہذا مین اس روزہ کی قضا دوسرے دن ادا کرونگا **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قال ثنا حماد بن زید قال حدثنی زیاد بن الجصاص عن انس بن سیرین قال صمت یوم عرفۃ فجہدنی الصوم فافطرت فسألت عن ذلک عبد اللہ بن عمر فقال اقض یوما اخر مکانہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے زیاد بن الجصاص نے وہ روایت کرتے ہین انس بن سیرین سے فرمایا مین نے عرفہ کا روزہ رکہا مگر مجھہ پر بہت بار گذرا تو مین نے روزہ افطار کر لیا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مسئلہ پوچھا فرمایا دوسرے دن اوس کی قضا رکھہ لینا ۔

باب صوم یوم الشک

مطلع صاف نہ ہونے کے دن روزہ رکہنے کے بیان مین

حدثنا فہد قال ثنا ابو سعید الاشج قال ثنا ابو خالد سلیمن بن حیان الازدی الاحمر عن عمرو بن قیس عن ابی اسحق عن صلۃ قال کنا عند عمار فاتی بشاۃ مصلیۃ فقال للقوم کلوا فتنحی رجل من القوم وقال انی صائم قال عمار من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سعید الاشج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خالد سلیمان بن حیان الازدی الاحمر نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن قیس سے وہ ابو اسحق سے وہ صلہ سے کہا ہم عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ تلی ہوئی بکری لائی گئی سب لوگون سے آپ نے کہا لو بسم اللہ کرو تو ایک شخص ان مین سے ایک طرف کو بیٹھ گیا اور کہا کہ مین تو روزہ سے ہون عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص شک[۱] رویت کے دن روزہ رکھے اوس نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ۔

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فکرہ قوم صوم الیوم الذی یشک فیہ واحتجوا فی ذلک بہذا الحدیث **وخالفہم** فی ذلک اخرون فلم یروا بصومہ تطوعا باسا قالوا وانما الصوم المکروہ فی ہذا الحدیث ہو الصوم علی انہ من رمضان فاما تطوعا فلا باس بہ **واحتجوا** فی ذلک بما قد رویناہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر ہذا الموضع من قولہ لا تتقدموا رمضان بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذلک صوما کان یصومہ احدکم فلیصمہ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ شک رویت کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی

[۱] شک دو وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے اول یہہ کہ انتیس رجب کو مطلع صاف نہ ہوا اور انتیس شعبان کو بھی چاند نظر نہ آئے تو تیس شعبان کو شک واقع ہوگا کہ وہ رمضان کا دن ہے یا شعبان کا کیونکہ اغلب یہہ تھا کہ رجب کا چاند انتیہ ہو لیکن مطلع صاف نہ ہونے کے سبب سے چاند دکھائی نہین دیا اور اس حساب سے شعبان کے تیس دن پوری ہو گئے دوم یہہ کہ شعبان کے چاند مین شک واقع نہین ہوا تہا مگر انتیس شعبان کو مطلع صاف نہ ہو جس سے احتمال پیدا ہو سکتا ہے کہ چاند ہوا یا نہین اور اغلب یہہ تہا کہ چاند ہو جائیگا کذا فی الفتح القدیر شرح الہدایہ ۔ مترجم سلمہ اللہ

اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ شک رویت کے دن نفلی روزہ رکھنے مین کوئی حرج نہین اور حدیث مذکور مین جو اوس دن روزہ رکھنے کی کراہت مذکور ہے وہ رمضان کا روزہ رکھنے کے متعلق ہے یعنے یوم الشک کو رمضان مین داخل سمجھکر اس دن روزہ فرض رکھے ماسوای اس کے باقی اہل علم نے اوس حدیث سے بہی استدلال کیا ہے جو ہم اوپر کسی باب مین ذکر کر چکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو دن کے ساتھہ رمضان کی پیش قدمی نکرو مگر جو شخص کہ پہلے سے ہی روزے رکھتا چلا آیا ہے تو وہ رکھہ لے

کتاب مناسك الحج

احکام حج کا بیان

بَابُ الْمَرْأَةِ لَا تَجِدُ مَحْرَمًا هَلْ يَجِبُ عَلَيْهَا فَرْضُ الْحَجِّ أَمْ لَا

باب اِس مسئلہ کے بیان مین کہ جو عورت ذو محرم نرکہتی ہو اوس پر حج فرض ہے یا نہین

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَحُجَّ بِامْرَأَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے اونہون نے سنی معبد مولی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ مین فرمایا کہ کوئی عورت سفر نکرے مگر ذو محرم کے ساتھہ اور کوئی شخص کسی عورت کے پاس نہ آے مگر یہہ کہ اوس کے ساتھہ ذو محرم موجود ہو۔ ایک شخص نے کہڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مین فلان غزوہ مین لکھا جاچکا ہون اور مین نے ارادہ کیا تہا کہ اپنی بیوی کے ساتھہ حج کرونگا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان تم اپنی بیوی کے ساتھہ حج کرو **حَدَّثَنَا** يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے وہ روایت کرتے ہین عمرو سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین ابو معبد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عجلان نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن المقبری سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نکرے مگر یہہ کہ اوس کے ساتھہ ذو محرم ہو۔

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُسَافِرُ سَفَرًا قَرِیْبًا اَوْ بَعِیْدًا اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَ خَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا کُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ الْبَرِیْدِ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَکُلُّ سَفَرٍ یَکُوْنُ بَرِیْدًا فَصَاعِدًا فَلَیْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا بِمَحْرَمٍ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ عورت کیلیے جائز نہیں کہ بغیر ذو محرم کے نزدیک و دور کہین کا بہی سفر کرے اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے و باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا اور فرمایا ہے کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ بارہ میل سے کم کا سفر بغیر ذی محرم کے کرے اور بارہ میل یا اس سے زیادہ کا سفر ہو تو بغیر ذی محرم کے جائز نہین

۵۵ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ هُوَ الضَّرِیْرُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بَرِیْدًا اِلَّا مَعَ زَوْجٍ اَوْ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ **ترجمہ** انہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر الضریر نے وہ روایت کرتے ہین حماد بن سلمہ سے کہا خبر دی ہمکو سہیل بن ابی صالح نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوی عورت بارہ میل کا سفر نکرے مگر اپنے خاوند یا ذی محرم کے ساتہہ

۵۶ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَیْلٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن المختار نے وہ رواٰت کرتے ہین سہیل سے پہر اون کی اسناد سے حدیث سابق کے بیان کی **قَالُوْا** فَفِیْ تَوْقِیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَرِیْدَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ مَا دُوْنَهٗ بِخِلَافِهٖ **وَ خَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا کَانَ سَفَرٌ هُوَ دُوْنَ الْیَوْمِ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَکُلُّ سَفَرٍ یَکُوْنُ یَوْمًا فَصَاعِدًا فَلَیْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا بِمَحْرَمٍ **ترجمہ** باقی اہل علم فرماتے ہین کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تعین فرمائی کہ بارہ میل کا سفر عورت کیلیے بغیر ذی محرم کے جائز نہین تو یہ دلالت رکہتا ہے کہ بارہ میل سے کم کا سفر عورت کیلیے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور باقی اہل علم نے اون سے بہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک دن کا سفر عورت کیلیے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور ایک دن یا ایک دن سے زائد کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین

۵۷ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رض یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُسَافِرُ یَوْمًا فَمَا فَوْقَهٗ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ **ترجمہ** اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن ابی کثیر سے وہ ابو سعید سے وہ اپنے والد سے اونہون نے سنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کیلیے جائز نہین کہ ایک دن یا ایک دن سے زیادہ کا سفر کرے مگر یہ کہ اوس کا ذی محرم اوس کے ساتہہ ہو

۵۸ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ فَمَا فَوْقَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین مقبری سے وہ ابو ہریرہ رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ انہون نے ایک دن سے زیادہ کا کلمہ نہین کہا

۵۰۹ - **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن سعید المقبری فذکر باسنادہ مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سعید المقبری سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۱۰ - **حدثنا** حسین بن نصر قال سمعت یزید بن هرون قال انا ابن ابی ذئب ح وحدثنا ربیع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنی مین نے یزید بن ھارون سے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی ذئب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین مقبری سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قالوا** ففی توقیت النبی صلی الله علیه وسلم یوما دلیل علی ان ما هو اقل منه بخلافه **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا کل سفر هو دون اللیلتین فلها ان تسافره بغیر محرم **ترجمہ** اس حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کی تیین بیان فرمائی تو اس سے معلوم ہوا کہ ایک دن سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور باقی اہل علم نے اون سے ہی اختلاف کیا ہے کہ دو راتون سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور دو راتون یا دو راتون سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین۔ **واحتجوا** فی ذلک بما

۵۱۱ - حدثنا ابو بکرة قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبة عن عبد الملک بن عمیر عن قزعة مولی زیاد عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تسافر المرأة مسیرة لیلتین الا مع زوج او ذی محرم **ترجمہ** انہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن عمیر سے وہ قزعہ مولی زیاد سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا سنی مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ عورت کیلئے جائز نہین کہ وہ دو راتون کا سفر بغیر ذی محرم کے کرے۔

۵۱۲ - **حدثنا** یونس قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید الله بن عمرو عن عبد الملک فذکر باسنادہ مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قالوا** ففی توقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک لیلتین دلیل علی ان حکم ما هو دونهما بخلاف حکمهما **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا کل سفر یکون ثلثة ایام فصاعدا فلیس لها ان تسافره الا مع محرم وکل سفر یکون دون ذلک فلها ان تسافر بغیر محرم **ترجمہ** پس وہ بیان کرتے ہین کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دو راتون کی تعین فرمائی تو یہ دلیل ہے اس امر کی کہ دو راتون سے کم کا سفر عورت کے لیئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور باقی اہل علم نے ان سے ہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تین دن یا تین سے زیادہ کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز نہین اور تین دن سے کم کا سفر جائز ہے **واحتجوا** فی ذلک

۵۱۳ - بما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لامرأة ان تسافر مسیرة ثلثة ایام الا مع محرم **ترجمہ** انہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت

کیلئے جائز نہیں کہ تین دن کا سفر کرے مگر یہہ کہ اوس کا ذی محرم اوس کے ساتھہ ہو **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ (۱۴)
ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو رضہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالکریم بن مالک نے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرو سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے ۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ (۱۵)
اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ رَجُلٍ يُحَرَّمُ عَلَيْهَا نِكَاحُهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن القاسم نے وہ روایت
کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ تین دن کا سفر کرے مگر یہہ کہ اوس کے ساتھہ وہ شخص ہو جس سے اوس کا
نکاح جائز نہیں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ (۱۶)
عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ سَفَرًا ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ اِبْنُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَوْقَ ثَلٰثٍ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عیسےٰ اور عبداللہ بن نمیر نے وہ روایت
کرتے ہیں اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوسعید الخدری رضہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن
یا تین دن سے زیادہ کا سفر نکرے مگر یہہ کہ اوس کا شوہر یا اوس کا بیٹا یا بھائی یا کوئی اور ذی رحم اوس کے ساتھہ ہو اور عبداللہ بن
نمیر نے اپنی حدیث میں ثلثہ ایام کے بجائے فوق ثلث کا ذکر کیا ہے **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ (۱۷)
فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ سَفَرُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ہمارے والد نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان اور فوق ثلث
کے بجائے ثلثہ ایام کا لفظ کہا ہے ۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا سُهَيْلٌ (۱۸)
عَنْ اَبِيْهِ وَعَنِ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ رَفَعَهٗ قَالَ لَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا مَعَ بَعْلٍ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ
قَالُوْا فَفِيْ تَوْقِيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّلٰثَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ مَا دُوْنَ الثَّلٰثِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ
ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسلمہ موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وہب بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہیل نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد اور سعید المقبری سے وہ دونوں ابوہریرہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کوئی عورت تین دن سے زیادہ سفر نکرے مگر یہہ کہ اوس کے ساتھہ
اوس کا ذو محرم ہو **وَمِمَّنْ** قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **فَقِيْلَ** اتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ
كُلُّهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَحْرِيْمِ السَّفَرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ عَلَى الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَتْ فِيْمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ فَنَظَرْنَا
فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا النَّهْيَ عَنِ السَّفَرِ بِلَا مَحْرَمٍ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا ثَابِتًا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا وَكَانَ تَوْقِيْتُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِيْ ذٰ

اباحة السفر دون الثلث لها بغیر محرم ولولا ذلک لما کان لذکرہ الثلث معنی ولنهی نهیا مطلقا ولم یتکلم بکلام یکون
فضلا ولکنه ذکر الثلث لیعلم ان مادونها بخلافها وهکذا الحکیم یتکلم بما یدل غیرہ لیغنیه عن ذکر ما یدل
کلامه ذلک علیه ولا یتکلم بالکلام الذی لا یدل علی غیرہ وهو یقدر ان یتکلم بکلام یدل علی غیرہ وهذا تفضل
من الله عز وجل لنبیه صلی الله علیه وسلم بذلک اذ اتاہ جوامع الکلم الذی لیس فی طبع غیرہ القوة علیه **ثم**
رجعنا الی ما کنا فیه فلما ذکر الثلث وثبت بذکرہ ایاها اباحة ما هو دونها **ثم** ما روی عنه فی منعها من السفر دون
الثلث من الیوم والیومین والبرید فکل واحد من تلک الآثار ومن الاثر المروی فی الثلث متی کان بعد الذی خالفه
نسخه ان کان النهی عن سفر الیوم بلا محرم بعد النهی عن سفر الثلث بلا محرم فهو ناسخ له وان کان خبر الثلث هو المتاخر
عنه فهو ناسخ له فقد ثبت ان احد المعانی التی دون الثلث ناسخة للثلث او الثلث ناسخة لها فلم یخل خبر الثلث من
احد وجهین اما ان یکون هو المتقدم او یکون هو المتاخر فان کان هو المتقدم فقد اباح السفر اقل من ثلث بلا محرم
ثم جاء بعدہ النهی عن سفر ما هو دون الثلث بغیر محرم فحرم ما حرم الحدیث الاول وزاد علیه حرمة اخری و
هو ما بینه وبین الثلث فوجب استعمال الثلث علی ما اوجبه الاثر المذکور فیه وان کان هو المتاخر وغیرہ المتقدم
فهو ناسخ لما تقدمه والذی تقدمه غیر واجب العمل به فحدیث الثلث واجب استعماله علی الاحوال کلها وما خالفه فقد
یجب استعماله ان کان هو المتاخر ولا یجب ان کان هو المتقدم فالذی قد وجب علینا استعماله والاخذ به فی کلا الوجهین
اولی مما قد یجب استعماله فی حال وترکه فی حال وفی ثبوت ما ذکرنا دلیل علی ان المرأة لیس لها ان تحج اذا کان بینها
وبین الحج مسیرة ثلثة ایام الا مع محرم فاذا عدمت المحرم وکان بینها وبین مکة المسافة التی ذکرنا فهی غیر واجدة
السبیل الذی یجب علیها الحج بوجودہ **وقد** قال قوم لا باس بان تسافر المرأة بغیر محرم **ترجمه** چنانچه امام ابوحنیفه
امام ابویوسف اور امام محمد رحمهم الله تعالیٰ اس قول کیطرف گئے ہین کیونکہ یہہ تمام آثار اس امر مین متفق ہین کہ عورت کیلئے تین
دن یا تین دن سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین ہے اور تین دن سے کم مین اختلاف کیا گیا ہے کہ تین دن سے کم
کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے یا نہین پس ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ یہہ اختلاف کہانتک صحیح ہے تو
ہم دیکہتے ہین کہ تین دن یا تین دن سے زیادہ کے سفر کی ممانعت تو ان آثار سے باتفاق ثابت ہی اور ظاہر ہے کہ تین دن کی
تعیین خود دلالت رکہتی ہے کہ تین دن سے کم کا سفر عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے ورنہ تین دن کے ذکر کی کوئی وجہ
نہین بلکہ بلا تعیین کے آپ عورتون کو بغیر ذی محرم کے سفر کرنے سے منع فرماتے پس جب آپنے تین دن کا ذکر کیا تو معلوم ہوا
کہ تین دن سے کم کا حکم اس کے برخلاف ہے اور یہہ آپ کی کلام کی خوبی ہے کہ وہ اپنے خاص معنے پر بہی دلالت رکہتا ہے اور
اوس معنے پر بہی جو ضمنا اوس سے سمجہے جاتے ہین اور ضمنا سمجہے جانیکے سببسے تصریح کی ضرورت باقی نہین رہی یہی اہل فہم کا
وطیرہ ہی کہ جب ایک بات دلالۃ سمجہی گئی تو وہ اوس کی تصریح نہین کیا کرتے اور بالخصوص یہہ امر نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی
خصوصیت سے ہی کیونکہ الله تعالیٰ نے آپ کو جوامع الکلم عطا کئے ہین جنکے حصول پر دوسرون کی طبیعتین قدرت نہین پا سکتین خیر
یہہ چند کلمات تو جملہ معترضہ تہی اب ہم پہر اپنے مقصد کی طرف عود کرتے ہین کہ جب رسول مقبول صلی الله علیه وسلم نے تین
دن کا ذکر کیا تو تین دن سے کم کی سفر کی اباحت ثابت ہو گئی اب ہین وہ روایتیں جنمین تین دن دو دن اور دو فرسخ (بارہ میل)
سے کم کا سفر کرنے سی منع فرمایا ہے تو ہم کہتے ہین کہ ان تینون قسم کے آثار مین سے جو متقدم ہوگا وہ منسوخ ہے اور جو متاخر

ہوگا وہ ناسخ اگر ایک دن سے کم کے سفر کی ممانعت والی حدیث تین دن سے کم کے سفر کی ممانعت والی حدیث سے متاخر ہے تو وہ اوس کی ناسخ ہوگی اور اگر یہ اوس سے متاخر ہے تو یہہ ناسخ ہوگی اور وہ منسوخ پس تین دن سے کم کے سفر والی حدیث دو حال سے خالی نہین یا اگلی دونون حدیثون سے متقدم ہے یا متاخر　　اگر متقدم ہے تو اوس سے تین دن سے کم کا سفر بغیر ذی محرم کے مباح ہوا بعد ازان دو دن اور ایک دن سے کم کی سفر کی ممانعت والی حدیث وارد ہوی سو ان حدیثون نے بہی اسی امر کو ناجائز کیا جس کو اوّل نے بجز اس کے کہ ان دونون حدیثون سے ایک دن اور دو دن سے زیادہ کے سفر کی ممانعت بہی ثابت ہوتی ہے اور اگر تین دن یا تین دن سے زیادہ کے سفر کی ممانعت والی حدیث اون دونون حدیثون سے متاخر ہے اور وہ دونون حدیثین متقدم تو تین دن کے سفر والی حدیث ان دونون کی ناسخ ہوگی اور اس صورت مین ان دونون حدیثون پر عمل جائز نہ ہوگا بخلاف تین کے سفر والی حدیث کے کیونکہ وہ ہر حال مین واجب العمل ہے خواہ متقدم ہو یا متاخر اس لئے کہ ان دونون حدیثون سے جو کچہہ ثابت ہوتا ہے وہ اس کے مفہوم مین داخل ہے اون دونون حدیثون پر عمل کرنا اوس وقت واجب ہو سکتا ہے کہ ان کا متاخر ہونا ثابت ہو جائے پس جس حدیث پر ہر حال مین عمل کرنا واجب ہے وہ اوس حدیث سے اولیٰ و اقدم ہے جو ہر حال مین واجب العمل نہین پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ جب حج کا راستہ تین دن یا تین دن سے زیادہ ہو تو عورت کے لئے بغیر ذی محرم کے حج کرنا جائز نہین پس جس عورت کا ذی محرم نہ ہوا ور حج کا راستہ تین دن یا تین دن سے زیادہ مسافت پر ہو تو وہ ادای حج پر قدرت نہین رکہتی لہذا حج اوس پر واجب نہین اور ایک گروہ کا قول ہے کہ بغیر ذی محرم کے سفر کرنے مین عورت کیلئے کوئی حرج نہین **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُوْلُ فِی الْمَرْاَةِ تَحُجُّ وَلَیْسَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ فَقَالَتْ مَا لِکُلِّهِنَّ ذُوْ مَحْرَمٍ　١٩

ترجمہ انہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ آپ اوس عورت کی بابت جو ذی محرم نہ رکہتی ہو اور اوس کا ارادہ حج کا ہو فرمایا کرتی تہین کہ اون سب کے (یعنے ازواج مطہرات) کے لئے بہی کوئی محرم موجود نہ تہا **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّیْثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اُخْبِرَتْ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یُفْتِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْلُحُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَتْ مَا لِکُلِّهِنَّ ذُوْ مَحْرَمٍ　٢٠

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین لیث سے اون سے حدیث بیان کی ابن شہاب نے وہ روایت ہین عمرہ سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا　کو خبر دی گئی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ فتویٰ دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کیلئے جائز نہین کہ بغیر ذی محرم کے سفر کرے تو آپ نے فرمایا کہ اون سب کے لئے بہی کوئی ذی محرم نہ تہا **فَاِنَّ** الْحُجَّةَ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِکَ مَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ الَّتِیْ قَدْ ذَکَرْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهِیَ حُجَّةٌ عَلٰی کُلِّ مَنْ خَالَفَهَا **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اِنَّ الْحَجَّ لَمْ یَدْخُلْ فِی السَّفَرِ الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ فِیْ تِلْکَ الْاٰثَارِ فَالْحُجَّةُ عَلٰی ذٰلِکَ لِلْقَائِلِ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِیْ بَدَاْنَا بِذِکْرِهٖ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِذْ یَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَحُجَّ بِامْرَاَتِیْ وَقَدِ اکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ اَحْجُجْ بِامْرَاَتِکَ **فَدَلَّ** ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّهَا لَا یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تَحُجَّ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ لَا ذٰلِکَ لَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا حَاجَتُهَا اِلَیْکَ لِاَنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْتَ فَامْضِ لِوَجْهِکَ فِیْمَا اکْتُتِبْتَ **فَفِیْ** تَرْکِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

أَنْ يَأْمُرَهُ بِذٰلِكَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَحُجَّ مَعَهَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهَا لَا يَصْلُحُ لَهَا الْحَجُّ إِلَّا بِهٖ **وقل** قَالَ قَائِلٌ قَدْ رَوَيْتُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ **ترجمہ** تو اسکا جواب دیا جایگا کہ وہ آثار جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے تبواتر روایت کئے گئے ہین اس حدیث کی نسبت زیادہ قابل حجت ہین لہذا اون سے اختلاف کرنا جائز نہین اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ جائز ہے کہ حج کا سفر اس نہی مین داخل نہ ہو تو اس کا جواب دیا جایگا کہ حدیث ابن عباس جو شروع باب مین مذکور ہو چکی ہے اوس مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ مین بیان فرمایا کہ کوئی عورت بغیر ذی محرم کے سفر نکرے تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ مین بمعہ اپنی بیوی کے حج بیت اللہ کرونگا لیکن میرا نام فلان فلان لڑائی مین لکہا جا چکا فرمایا بیشک تم اپنی بیوی کو ساتہہ لیجاکر حج کرو پس اگر عورت کو بغیر ذی محرم کے حج کرنا جائز نہین والا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص سے فرماتے کہ تمہارے جانیکی ضرورت نہین تمہاری بیوی مسلمانون کے ساتہہ جاکر حج کر آئیگی تم اپنے کام مین مصروف ہو جسمین لگے گئے ہو اب بعض معترضین ایک اعتراض یہہ کرتے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی عورت تین دن کا سفر بغیر کسی ذی محرم کے نکرے باوجود اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے اس کے خلاف روایت کیا گیا ہے **فذکر** مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رض مَوَالِيَاتٌ لَهُ لَيْسَ مَعَهُنَّ ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے جو بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن مضر نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن الحارث سے وہ بکیر سے اون سے حدیث بیان کی نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتہہ آپکی کئی ایک کنیزیں سفر کرتی تہین اور اون کے ساتہہ کوئی ذی محرم نہین ہوتا تہا **قيل** لَهُ مَا هٰذَا بِخِلَافٍ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّا لَمْ نَرْوِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيًا أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ سَفَرًا أَيَّ سَفَرٍ كَانَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَلٰكِنَّا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ فَكَانَ ذٰلِكَ نَاهِيًا لَهَا عَنِ السَّفَرِ الَّذِيْ مِقْدَارُهُ مَسَافَةُ الثَّلٰثِ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَمُبِيْحًا لِمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ مَسَافَةً بِغَيْرِ مَحْرَمٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ السَّفَرُ الَّذِيْ كَانَ يُسَافِرُهُ مَعَهُ هٰؤُلَاءِ الْمَوَالِيَاتُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ هُوَ السَّفَرُ الَّذِيْ لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **واحتج** آخَرُوْنَ فِيْ إِبَاحَةِ السَّفَرِ لِلْمَرْأَةِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ بِمَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا كَانَتْ تُسَافِرُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ **ترجمہ** تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ یہہ اوس حدیث کے خلاف نہین ہے جو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کوئی عورت تین دن کا سفر بغیر کسی ذی محرم کے نکرے کیونکہ اس حدیث مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے عورت کے سفر کے متعلق مطلق نہی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی نہین ہے کہ کوئی سفر بہی عورت کے لئے بغیر ذی محرم کے جائز نہین بلکہ تین دن مصاف کی تعین کی ساتہہ بغیر ذی محرم کے عورت کے سفر کی ممانعت روایت کی ہے پس اس تعین سے خود ظاہر ہے کہ تین دن سے کم کا سفر عورت کے لئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور وہ جو ابہی ہم نے ایک قول اون کیا تہا کہ ایک گروہ کا قول ہے کہ عورت کیلئے بغیر ذی محرم کے سفر کرنے مین کوئی حرج نہین سو اونہون نے اوس روایت سے ہے استدلال کیا ہے جسمین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ بغیر ذی محرم کے سفر کیا کرتی تہین **فحدثني** بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيِّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ حَكَّامٍ الرَّازِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ رض هَلْ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

١٢١

فقال لا نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسافر امراة مسيرة ثلثة ايام فصاعدا الا ومعها زوجها او ابوها او ذو رحم منها قال حكام فسألت العرزمي فقال لا بأس بذلك **حدثني** عطاء ان عائشة رض كانت تسافر بلا محرم قال فاتيت ابا حنيفة رح فاخبرته بذلك فقال ابو حنيفة رح لم يدر العرزمي ما روى كان الناس لعائشة محرما فمع ايهم سافرت فقد سافرت مع محرم وليس الناس لغيرها من النساء كذلك **ترجمہ** سو حدیث بیان کی ہم سے ہمارے بعض اصحاب نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن مقاتل الرازی سے کہا مجھے اس روایت کا علم نہین مگر بروایت حکام الرازی کہا مین نے ابو حنیفہ رح سے دریافت کیا کہ عورت بغیر ذی محرم کے سفر کر سکتی ہے فرمایا نہین کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت تین دن یا تین دن سے زیادہ کا سفر کرے مگر یہہ کہ اوسکا شوہر یا اوس کا باپ یا کوئی اور ذی محرم اوس کے ساتھہ ہو ابو عبد الرحمن حکام الرازی بیان کرتے ہین کہ پہر مین نے محمد بن عبید اللہ العرزمی سے دریافت کیا تو اونہون نے کہا کہ کوئی حرج نہین کیونکہ حدیث بیان کی مجھہ سے عطا نے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا بغیر ذی محرم کے سفر کیا کرتی تہین حکام الرازی بیان کرتے ہین کہ مین ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت مین آیا اور آپ کو اس کی خبر کی فرمایا عرزمی اس روایت کے ساتھہ یہ نہ سمجھہ سکے کہ تمام مسلمان ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے بمنزلہ ذی محرم کے تہی سو وہ جس کے ساتھہ چاہین سفر کر سکتی تہین بخلاف اور عورتون کے کہ سب مسلمان اون کے بمنزلہ ذی رحم کے نہین ہو سکتے **وكل** الذي اثبتنا في هذا الباب من منع المراة من السفر مسيرة ثلثة ايام الا مع محرم ومن اباحة ما دون ذلك لها من السفر بغير محرم ومن ان المراة لا يجب عليها فرض الحج الا بوجودها المحرم مع وجود سائر السبيل الذي يجب بوجودها فرض الحج قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **ترجمہ** اور یہہ جو کچھہ ہمنے بیان کیا کہ عورت کے لئے تین دن یا تین دن سے زیادہ کا سفر بغیر ذی محرم کے جائز نہین اور اس سے کم کا سفر عورتون کے لئے بغیر ذی محرم کے جائز ہے اور کہ جبکہ حج کے درمیان تین دن یا تین دن سے زیادہ کا راستہ ہو اور عورت ذی محرم نہ رکہتی ہو تو اوس پر حج فرض نہین کیونکہ بغیر ذی محرم کے وہ حج پر قدرت نہین رکہتی یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب المواقيت التي لا ينبغي لمن اراد الاحرام ان يتجاوزها الا محرما

اون مقامات کے بیان جہان سے احرام باندہا جاتا ہے اور جہان سے حاجیون کیلئے بدون احرام باندہے آگے بڑہنا جائز نہین۔

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رض قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم لم اسمعه منه **قيل** له فالعراق قال لم يكن يومئذ عراق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل نجد کیلئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر کیا عبد اللہ بن عمر رض فرماتے ہین کہ خود مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنی اسکے بعد عبد اللہ بن عمر رض سے پوچہا گیا کہ اور اہل عراق تو فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین عراق فتح ہی نہوا تہا۔

۵۳ ذی الحلیفہ ایک مقام کا نام ہے امام نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین کہ مدینہ سے چہ میل کے فاصلہ ...

٥٢ **حدثنا** فهد قال ثنا علی بن معبد قال ثنا جریر بن عبد الحمید عن صدقة بن یسار قال سمعت ابن عمر فذکر مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبدالحمید نے وہ روایت کرتے ہین صدقہ بن یسار سے کہا سُنی ہین ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **قال** ابوجعفر فذهب قوم الی ان اهل العراق لا وقت لهم فی الاحرام کوقت سائر البلدان **واحتجوا** فی ذلک بهذا الحدیث وقالوا لکن لک سائر الاحادیث الاخر المرویة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی ذکر مواقیت الاحرام لیس فی شیء منها للعراق ذکر **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ اہل عراق کیلئے کوئی خاص میقات مقرر نہین جیساکہ اور شہرون کے باشندون کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہی اور ماسوای اس کے اون احادیث سے جو مواقیت کے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہین اور جن مین اہل عراق کا ذکر نہین ہے **ثم** ذکروا فی ذلک ما حدثنا یونس وربیع المؤذن قالا ثنا یحیی بن حسان قال ثنا وهیب

٥٣ بن خالد قال ثنا حماد بن زید عن عبد اللہ بن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وقت لاهل المدینة ذا الحلیفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرن ولاهل الیمن یلملم ثم قال فهی لهن ولکل من اتی علیهن من غیرهن فمن کان اهله دون المیقات فمن حیث ینشأ حتی یاتی ذلک علی اهل مکة **ترجمہ** اور وہ یہہ حدیثین ہین حدیث بیان کی ہم سے یونس و ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذالحلیفہ اہل شام کیلئے جحفہ اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر کیا پہر فرمایا کہ یہہ ان لوگون کیلئے مواقیت ہین اور اون لوگون کیلئے بہی جو اون سے گذرین خواہ دوسری شہرون کے رہنے والے ہون سو جن لوگون کی میقات نہ ہو وہ جس میقات سے چاہین احرام باندہکر مکہ مین داخل ہون **حدثنا** علی بن معبد قال

٥٤ ثنا کثیر بن هشام قال ثنا جعفر بن برقان قال سألت عمرو بن دینار عن امرأة حاجة مرت بالمدینة فاتت ذا الحلیفة وهی حائض فقال لها یجزیها لو تقدمت الی الجحفة فاحرمت منها فقال عمرو ونعم حدثنا طاؤس ولا تحسبن فینا احدا اصدق لهجة من طاؤس قال قال ابن عباس رہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم ذکر مثله الا انه لم یذکر من قوله فمن کان اهله الی آخر الحدیث **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن ہشام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن برقان نے کہا مین نے عمرو بن دینار سے اوس عورت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو حج کا ارادہ رکہتی ہو اور مدینہ پر سے گذرتی ہوی ذالحلیفہ پہنچے اور حائضہ ہو تو کیا وہ جحفہ پہنچکر احرام باندہ سکتی ہے تو اونہون نے فرمایا ہان اور کہا حدیث بیان کی ہم سے طاؤس نے اور تم جان لو کہ وہ ہم سب مین اصدق الحدیث تہے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اس کے کہ اخیر کا فقرہ فمن کان اہلہ الی آخر الحدیث بیان نہین کیا **قالوا** فکذلک اهل العراق ما اتوا علیه من هذه المواقیت فهو وقت لهم مما سواها فلیس بوقت لهم **ترجمہ** پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ یہی حکم اہل عراق کا ہے کہ وہ جس میقات پر سے گذرین وہین سے احرام باندہ سکتے ہین کیونکہ ان کا میقات یہی ہے **وذکروا** فی ذلک ایضا ٥٥

مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** ماسوای انکے قائلین قول اول ان حدیثوں سے ہی احتجاج کرتے ہین حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھا کرین عبداللہ بن عمر رض فرماتے ہین کہ اور مجھے حدیث پہنچی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندین

۵۶ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ح اور حد[…] بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن دینار سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان (اپنی حدیث مین) عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہین کہ مین نے عبداللہ ابن عمر رض کو اس طرح بیان کرتے سنا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذی الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل نجد کیلئے قرن اور اہل یمن کیلئے یلملم میقات مقرر کیا

۵۷ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہیں خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رض سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ مِيقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتُ عِرْقٍ وَقَّتَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَّتَ سَائِرَ الْمَوَاقِيتِ لِأَهْلِهَا **ترجمہ** اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے جیسا کہ باقی

۵۸ **وَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْقُطْرَبُلِّيُّ وَهِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ قَالَا ثَنَا الْمُعَافِي بْنُ عِمْرَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن یزید القطربلی اور ہشام بن بہرام المدائنی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معافی بن عمران نے وہ روایت کرتے ہین افلح بن حمید سے وہ قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذی الحلیفہ اہل شام و مصر کیلئے جحفہ اہل عراق کیلئے ذات عرق اور اہل یمن کیلئے یلملم میقات مقرر کیا

۵۹ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّهُ سَمِعَهُ يُسْأَلُ

عن المهل فقال سمعت ثم انتهى اراه يريد النبي صلى الله عليه وسلم يهل اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر من الجحفة ويهل اهل العراق من ذات عرق ويهل اهل نجد من قرن ويهل اهل اليمن من يلملم

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج اور ابوالزبیر نے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ آپ سے احرام باندہنے کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا ہاں ہاں مین نے سُنا ہے یعنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل مدینہ ذی الحلیفہ سے احرام باندہین اور دوسرے راستہ والے جحفہ سے اور اہل عراق ذات عرق سے اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے

حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا حفص هو ابن غياث عن الحجاج عن عطاء عن جابر رض قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل اليمن يلملم ولاهل العراق ذات عرق ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص غیاث نے وہ روایت کرتے ہین حجاج سے وہ عطا سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذی الحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل عراق کیلئے ذات عرق میقات مقرر کیا

حدثنا يحيى بن عثمان وعلي بن عبد الرحمن قالا ثنا سعيد بن ابي مريم قال اخبرني ابراهيم بن سويد قال حدثني هلال بن زيد قال اخبرني انس ابن مالك انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل البصرة ذات عرق ولاهل المدائن العقيق ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عثمان اور علی بن عبدالرحمن نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابراہیم بن سوید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ہلال بن زید نے کہا خبر دی مجھکو انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذی الحلیفہ اہل شام کیلئے جحفہ اہل بصرہ کے لئے ذات عرق اور اہل مدائن کے لئے عقیق میقات مقرر کیا۔ (عقیق ذات عرق کے قریب ایک مقام کا نام ہے) **فقد** ثبتت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذه الآثار من وقت اهل العراق كما ثبت من وقت من سواهم بالآثار التي قبلها۔ ترجمہ بس ان آثار سے ثابت ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے ذات عرق میقات مقرر کیا جسطرح اور شہر والون کیلئے دیگر مواقیت مقرر فرمائی بجز اسکے کہ پہلی فصل کے آثار مین اس کا ذکر نہین **وهذا** عبد الله بن عمر رض فقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم من توقيته ما قد ذكرناه عنه في الفصل الذي قبل هذا **ثم** قد قال عبد الله بن عمر رض من بعد النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا وكيع قال ثنا جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن ابن عمر رض ان النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل اليمن يلملم ولاهل الطائف قرن قال ابن عمر رض وقال الناس لاهل المشرق ذات عرق ترجمہ ماسوی اس کے اس باب کی پہلی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی گئی ہے جس مین اہل عراق کی میقات کا ذکر نہین باوجود اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اہل عراق کی میقات کے متعلق آپ سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے جعفر بن برقان نے وہ روایت کرتے ہین میمون بن مہران سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل طائف کیلئے قرن میقات مقرر کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین کہ اور لوگ کہتے ہین اہل مشرق کے لئے ذات عرق میقات ہے **فهذا** ابن عمر يخبر ان الناس قد قالوا ذلك ولا يريد ابن عمر من الناس الا اهل الحجة والعلم بالسنة ومحال ان يكونوا قالوا ذلك بآرائهم لان هذا ليس مما يقال من جهة الرأي ولكنهم قالوا بما اوقفهم عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم **فقال** قائل وكيف يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل العراق يومئذ ما وقت والعراق انما كانت بعده **قيل** له كما وقت لاهل الشام ما وقت والشام انما فتحت بعده فان كان يريد بما وقت لاهل الشام من كان في الناحية التي افتتحت حينئذ من قبل الشام فكذلك يريد بما وقت لاهل العراق من كان في الناحية التي افتتحت حينئذ من قبل العراق مثل جبل طي ونواحيها وان كان ما وقت لاهل الشام انما هو لما علم بالوحي ان الشام ستكون دار الاسلام فكذلك ما وقت لاهل العراق انما هو لما علم بالوحي ان العراق ستكون دار اسلام فانه قد كان صلى الله عليه وسلم ذكر ما سيفعله اهل العراق في زكواتهم مع ذكره ما سيفعله اهل الشام في زكواتهم **ترجمہ** پس ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے کہ اہل مشرق کے لئے ذات عرق میقات ہے اور ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے اس قول مین لوگون سے اہل علم اور عالمان بالسنۃ مراد ہین اور ناممکن ہے کہ یہہ لوگ اپنی رائے سے یہہ کہتے ہون کیونکہ یہہ حدود واحکام شرعیہ ہین جو رائے سی نہین بلکہ حکم شرع سے دریافت کئے جاتے ہین پس ضرور ہے کہ یہہ ان لوگون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے معلوم کیا ہوگا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ کیونکر ممکن ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کا میقات مقرر کیا حالانکہ آپکے عہد مبارک مین عراق فتح نہین ہوا تہا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ آخر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل شام کا میقات بہی مقرر فرمایا ہے اور شام بہی آپکے بعد ہی فتح ہوا ہے اب اگر آپ نے اہل شام کا میقات اسلئے مقرر فرمایا کہ آپکی غرض اس توقیت سے اوس ناحیہ کے مسلمان ہون گے جو آپکے عہد مبارک مین قبول اسلام کر چکے تہے تو یہی اہل عراق کی توقیت کے متعلق بہی کہا جا سکتا ہے کہ اس توقیت سے بہی آپ کی غرض اس ناحیہ کے مسلمان ہونگے اور اگر اہل شام کا میقات مقرر کرنیکی وجہہ یہہ تہی کہ اللہ تعالے نے آپکو بذریعہ وحی معلوم کرادیا تہا کہ ملک شام آپکے بعد فتح ہوگا تو یہی وجہ اہل عراق کا میقات مقرر کرنیکی بہی ہو سکتی ہے کہ عراق کے متعلق بہی اللہ تعالے نے آپ کو بذریعہ وحی معلوم کرادیا تہا کہ عراق بہی آپکے بعد فتح ہوگا ماسوای اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل شام اور اہل عراق کے متعلق یہہ بہی خبر دی تہی کہ وہ زکوۃ وغیرہ کے ادا کرنے مین رکاوٹ کرین گے جیساکہ اس حدیث مین مذکور ہے **حدثنا** علي بن عبد العزيز البغدادي قال ثنا احمد بن يونس ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا الوحاظي ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قالوا ثنا زهير بن معاوية عن سهيل ابن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم منعت العراق قفيزها ودرهمها ومنعت الشام مديها ودينارها ومنعت مصر اردبها ودينارها وعدتم كما بدأتم وعدتم كما بدأتم وعدتم كما بدأتم ثم يشهد على ذلك لحم ابي هريرة ودمه يزيد بعضهم على بعض في قصة الحديث **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد العزیز البغدادی نے

۳۵

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عراق قفیز درہم ادا کرنے سے روکے گا شام مد دینار ادا کرنے سے اور مصر اردب دینار روکیگا اور تم لوٹوگے جس طرح تم نے شروع کیا تین دفعہ فرمایا سو اس پر ابو ہریرہ کا گوشت و پوست اور اوس کا خون شاہد ہے دوسرے راوی اس حدیث کو کچھ کمی بیشی کے ساتھہ بیان کرتے ہین **فهذا** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ اَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ عِرَاقٌ وَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اَهْلِ الشَّامِ وَاَهْلِ مِصْرَ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ الشَّامُ وَمِصْرُ لِمَا اَعْلَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَوْنِهِمَا مِنْ بَعْدِهٖ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ مِنَ التَّوْقِيْتِ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ مَعَ ذِكْرِهِ التَّوْقِيْتَ لِغَيْرِهِمُ الْمَذْكُوْرِيْنَ هُوَ لِمَا اَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَثْبِيْتِ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا لِاَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

ترجمہ پس اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے شام وعراق فتح ہونے سے پہلی ہی سے خبر دی تہی کہ یہہ لوگ ادائے زکوٰۃ یا ادائے جزیہ وغیرہ سے انکار کرینگے اور یہہ اللہ تعالےٰ نے آپکو بذریعہ وحی معلوم کرا دیا تہا پس اسیطرح اللہ تعالےٰ نے آپ کو توقیت اہل عراق کے متعلق معلوم کرا دیا تہا لہذا جب آپنے دوسرے شہر والون کے مواقیت مقرر فرمائے تو اہل عراق کا میقات بہی مقرر فرمایا یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

بَابُ الْاِهْلَالِ مِنْ اَيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ

(ذی الحلیفہ پہنچکر احرام کہان سے باندہنا چاہئے ۔)

٥١ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ اَتٰى بِرَاحِلَتِهٖ فَرَكِبَهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ابو حسان سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذالحلیفہ مین نماز پڑہی پہر آپ کی سواری لائی گئی اور آپ اوس پر سوار ہوئے پہر جب آپکی سواری بیدا رمین پہنچی تو آپنے احرام باندھا

٥٢ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ رَكِبَ نَاقَتَهُ الْقَصْوَاءَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تہا سوار ہوئے جب آپکی سواری بیدا رمین پہنچی تو آپنے احرام باندھا

٥٣ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِيْ سَمِعَهٗ يُخْبِرُ عَنْ اِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ

حِلِّيَن اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمرالاوزاعی نے وہ روایت کرتے ہین عطا بن ابی رباح سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اونہون نے خبردی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ پہنچکر احرام اوس وقت باندہا جب آپکی سواری بیدا مین پہنچی **قَالَ** اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا الْاِحْرَامَ مِنَ الْبَيْدَاءِ لِاِحْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ مِنْهَا لَا لِاَنَّهُ قَصَدَ اَنْ يَكُوْنَ اِحْرَامُهُ مِنْهَا خَاصَّةً لِفَضْلٍ فِي الْاِحْرَامِ مِنْهَا عَلَى الْاِحْرَامِ مِمَّا سِوَاهَا **وَقَدْ** رَاَيْنَاهُ فَعَلَ اَشْيَاءَ فِيْ حَجَّتِهِ فِيْ مَوَاضِعَ لَا لِفَضْلٍ قَصَدَهُ فِيْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ مِمَّا يُفَضَّلُ بِهِ غَيْرُهَا مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ مِنْ ذٰلِكَ نُزُوْلُهُ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنًى فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ سُنَّةٌ وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى آخَرَ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْهِ فَمَا هُوَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیاہے کہ ذی الحلیفہ پہنچکر بیدآء سے احرام باہنا مستحب ہے کیونکہ یہین سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیدا سے احرام باندہا سو یہ ضروری نہین کہ آپ کو خاص اس مقام سے احرام باندہنا مقصود تہا یا طمع کہ اس مقام سے احرام باندہنا اولی وافضل تہا اور یہ اس لئے کہ ہم دیکہتے ہین کہ آپ حج کے موقع پر بعض اور امور بہی عمل مین لائے ہین مگر نہ اسلئے کہ اوس سے آپکا مقصود اظہار افضلیت تہا مثلاً منٰے پہنچکر آپ کا محصب مین اوترنا اس لئے نہ تہا کہ محصب مین اوترنا سنن حج سے ہے چنانچہ اس کی وجہ مختلف طور سے روایت کی گئی ہے **فَرُوِيَ** عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ لَهُ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِلْخُرُوْجِ وَلَمْ يَكُنْ عُرْوَةُ يُحَصِّبُ وَلَا اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رض ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا گیاہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبردی ہمکو انس بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم محصب مین اس لئے اوترے تہے کہ وہان سے روانگی بسہولت ممکن تہی اور عروہ اور اسماء بنت ابی بکر تحصیب نہین کرتے تہے تحصیب محصب مین تہوڑی دیر ٹہرنے سے عبارت ہے **وَرُوِيَ** عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضْرِبَ لَهُ الْخَيْمَةَ وَلَمْ يَاْمُرْنِيْ بِمَكَانٍ بِعَيْنِهِ فَضَرَبْتُهَا بِالْمُحَصَّبِ ترجمہ اور ابورافع سے روایت کیا گیاہے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے خیمہ گاڑنے کا حکم کیا بلا اس کے کہ کوئی جگہ تعین فرمائی اس لئے مین نے آپکا خیمہ محصب مین گاڑا **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ ترجمہ چنانچہ بیان کی ہم سے یہہ حدیث ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابی اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین صالح بن کیسان سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ ابورافع سے **وَرُوِيَ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ يَعْنِيْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُحَصَّبُ لِاَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَرْتَادُوْنَ فَيَخْرُجُوْنَ جَمِيْعًا فَجَرَى النَّاسُ عَلَيْهَا ترجمہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیاہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ مولی ابن عباس رض سے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ تحصیب زمانہ سابق مین تہی اس لئے

اللغات بیدا، وسیع میدان کو کہتے ہین جہا درخت وغیرہ کچہہ نہ ہون اور اس جگہ خاص ذی الحلیفہ کا میدان مراد ہے اور محصب بضم اوّل فتحہ ثانی وتشدید صاد مہملہ اوس مقام کا نام ہے جو منی کی دونون پہاڑیون کے درمیان واقع ہے اس مقام کو خیف بنی کنانہ ... البطح وبطحا بہی کہتے ہین علامہ علی القاری فرماتے ہین کہ اس مقام پر کفار جمع ہوئے تہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ضرر پہنچانے پر حلف اوٹہایا تہا اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم یہان اوترے تہے کہ کفار کو معلوم ہو ... آپ کی کیونکر ... کذا افادہ المولوی وصی احمد محشی هذا الکتاب، رحمۃ اللہ تعالے ...

کہ قبائل عرب ایک دوسرے سے خائف رہتے تہے اور اس لئے بوجہ خوف کے اکٹھے ہوکر روانہ ہوتے تہے یہی طریقہ لوگون کے درمیان جاری ہوگیا **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی ذئب عن صالح مولی التوأمة عن ابن عباس رض مثله غیر انه قال كانت تميم وربيعة يخاف بعضها بعضا **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین صالح مولی التوأمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ ان کی روایت مین ہے کہ بنی تمیم اور ربیعہ ایک دوسرے سے خائف رہتے تہے **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا سفیان عن عمرو وعن عطاء عن ابن عباس رض قال ليس المحصب بشيء انما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو (بن دینار) سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ تحصیب سنن حج سے نہین ہے بلکہ وہ ایک منزل ہے جہان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اوترے تہے **فلما** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حصب ولم يكن ذلك التحصيب لانه سنة فكذلك يجوز ان يكون احرم حين صار على البيداء لا لان ذلك سنة **وقد** انكر قوم ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم احرم من البيداء وقالوا ما احرم الا من عند المسجد ورووا ذلك عن ابن عمر رض **ترجمہ** پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تحصیب کی مگر نہ اس لئے کہ وہ سنن حج سے تہی پس اسیطرح جائز ہے کہ آپ نے بیداء سے احرام باندھا مگر نہ اس لئے کہ وہ سنن احرام سے تہا بلکہ امر اتفاقی تہا اور ایک گروہ نے تو اوس سے انکار کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیدا سے احرام نہین باندھا بلکہ مسجد ذی الحلیفہ سے باندھا تہا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے (اس انکار کی وجہ آخر باب مین آگے مذکور ہے) **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا عبد الله بن مسلمة قال قرأت على مالك عن موسى بن عقبة عن سالم عن ابيه انه قال بيداءكم هذه التي تكذبون على رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد يعني مسجد ذي الحليفة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ مسلمہ نے کہا پڑہی مین نے مالک سے وہ روایت کرتے ہین موسی بن عقبہ سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ اونہون نے فرمایا کہ تم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہتے ہو کہ آپنے احرام بیدا سے باندھا تہا حالانکہ آپنے احرام مسجد سے باندھا تہا یعنے مسجد ذی الحلیفہ سے ۔

حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا اخبره عن موسى فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین موسی بن عقبہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب قال ثنا وهيب بن خالد عن موسى فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہین موسیٰ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی ۔

قالوا وانما كان ذلك بعد ما ركب راحلته **وذكروا** في ذلك ما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا مكي بن ابراهيم قال ثنا ابن جريج قال اخبرني صالح بن كيسان عن نافع عن ابن عمر رض ان النبي صلى الله عليه وسلم

۵۷
۵۸
۵۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲

اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً ترجمہ اس کے بعد ان لوگون کا بیان ہے کہ اور آپ نے مسجد ذی الحلیفہ سے سواری پر سوار ہوکر احرام باندھا تھا جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی ہمکو صالح بن کیسان نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام اوس وقت باندھا جب آپ سواری پر بیٹھ گئے

۱۳ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَفْعَلُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ احرام سواری پر بیٹھکر باندھا کرتے تھے اور ابن عمر رض بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے

۱۴ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ اَهَلَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن المنکدر نے وہ روایت کرتے ہین انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا شب کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ذی الحلیفہ مین صبح تک رہے پھر جب روانہ ہوتے ہوتے سواری پر بیٹھے اور سواری کھڑی ہوگئی تب آپنے احرام باندھا

۱۵ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَزْرَقُ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم الازرق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے وہ روایت کرتے ہین انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے قَالُوْا فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا تَنْبَعِثُ بِهِ نَاقَتُهُ ترجمہ نیز اون لوگون کا بیان ہے کہ اور یہ اوس وقت کا ذکر ہے جبکہ آپکی سواری کھڑی ہوگئی وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۶ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ترجمہ جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سعید المقبری سے وہ عبید بن جریج سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے نہیں دیکھا مگر جبکہ آپکی سواری کھڑی ہوگئی

۱۷ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ مین احرام اوس وقت باندھا جبکہ آپنے رکاب مین پیر ڈال لئے اور سواری کھڑی ہوگئی فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ مِنْ اَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ ترجمہ پس جب رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام باندہنے مین اختلاف کیا گیا کہ دراصل آپنے احرام کہان سے باندہا تو ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ یہہ اختلاف کیونکر پیدا ہوگیا اس کا کوئی سبب ہے یا نہین **فَاِذَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ سَهْلِ الْكُوْفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا اِمْلَاءً قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خَصِيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض كَيْفَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ اِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ اَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِيْنَ عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ فَقَالَ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ فَشَهِدَهٗ قَوْمٌ فَاَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَهَلَّ فَشَهِدَهٗ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَقَالُوْا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَاَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ فَشَهِدَهٗ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالُوْا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَاَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ وَاِنَّمَا كَانَ اِهْلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُصَلَّاهُ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن اسحٰق بن سہل الکوفی نے بذریعہ املاء کے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالسلام بن حرب نے وہ روایت کرتے ہین خصیف سے وہ سعید بن جبیر سے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا گیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام مین لوگون نے کیون اختلاف کر رکہا ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ آپ نے مصلے پر احرام باندہا ایک کہتا ہے کہ جب آپ کی سواری کہڑی ہوئی ایک کہتا ہے جب آپکی سواری بیداء مین پہنچی فرمایا مین تمہین اس اختلاف کی وجہہ بتلاتا ہون وہ یہہ کہ اول آپنے مصلے پر احرام باندہا جن لوگون نے آپ کو اس جگہ احرام باندہتے دیکہا اونہون نے آپکا مصلے سے احرام باندہنا روایت کیا پہر جب آپکی سواری کہڑی ہوئی تب ہی آپنے احرام باندہا جن لوگون نے آپکو اونٹنی پر احرام باندہتے دیکہا اونہون نے اونٹنی کے اوپر احرام باندہنا روایت کیا کیونکہ مصلے پر ان لوگون نے آپ کو احرام باندہتے نہین دیکہا تہا پہر جب آپکی سواری بیداء مین آئی تو آپ نے پہر احرام باندہا جن لوگون نے آپ کو اس جگہ احرام باندہتے دیکہا اونہون نے آپ کا اس جگہ احرام باندہنا روایت کیا اور اصل مین آپ نے احرام مصلے پر ہی باندہا تہا۔ (بیداء ذی الحلیفہ کے میدان کا نام ہے) **فَبَيَّنَ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض الْوَجْهَ الَّذِيْ مِنْهُ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فَاِنَّ اِهْلَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ابْتَدَاَ الْحَجَّ وَدَخَلَ بِهٖ فِيْهِ كَانَ فِيْ مُصَلَّاهُ **فَبِهٰذَا** نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ الْاِحْرَامَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُحْرِمُ فِيْ دُبُرِهِمَا كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تع **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض **ترجمہ** پس عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے وجہہ اختلاف بیان کردی اور بیان کیا کہ اصل مین احرام حج آپ نے مصلے پر ہی باندہا تہا اسی حدیث سے ہم اخذ کرتے ہین اور کہتے ہین جو شخص احرام باندہنے کا ارادہ کرے چاہیے کہ اوّل دو رکعت نماز پڑہے اور پہر احرام باندہے ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ماسوای اس کے حسن بن محمد سے بہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے جو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَقُوْلُ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَقَدْ اَهَلَّ حِيْنَ جَاءَ الْبَيْدَاءَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی

مجھکو حبیب بن ابی ثابت نے اونھون نے سُنی حسن بن محمد بن علی سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تینون جگہ احرام باندھا یعنے تلبیہ کہا ذی الحلیفہ مین پھر جب آپکی سواری کھڑی ہوئی اور جب بیدا مین آپ پونچے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ هِيَ

تلبیہ[له] کہنے کے بیان مین

حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا حماد بن زيد عن ابان بن تغلب عن ابی اسحٰق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كانت تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین ابان بن تغلب سے وہ ابو اسحٰق سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ باین الفاظ تھا (ترجمہ) حاضر ہون مین تیرے لئے اے پروردگار حاضر ہون حاضر ہون نہیں ہے تیرا کوئی شریک حاضر ہون مین تیری عبادت کے لئے تمام تعریفین تیرے لئے ہین اور تمام نعمتین تیری ہی عطا کی ہوئی ہین حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن عمارة عن ابی عطية قال قالت عائشة رض انی لاحفظ كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبی فذكرت ذلك ايضا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ عمارہ سے وہ ابو عطیہ سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے الفاظ یاد ہین پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر رض ان تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت كذلك وزاد والملك لا شريك لك ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ باین الفاظ تھا اور والملک لا شریک لک زیادہ بیان کیا۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن منهال قال ثنا حماد بن سلمة قال انا ايوب وعبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو ایوب اور عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حاتم بن اسمعيل المدينی قال ثنا جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبى فی حجته كذلك ايضا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل المدائنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج مین باین الفاظ تلبیہ کہا حدثنا ابو امية قال ثنا محمد بن زياد بن زياد قال ثنا شرقی بن قطامی قال انا ابو طلق العائذی قال سمعت عمرو بن معدیكرب يقول لقد رايتنا منذ قريب ونحن اذا حججنا نقول ؎ لبيك تعظيما اليك عذرا ؎ هذا زبيد قد اتتك قسرا

تغدو بهم مضمرات شزرا ۔ يقطعن حينا وحيا لا وعرا ۔ قد خلفوا الانداد خلوا صفرا ۔ ونحن اليوم نقول كما علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت وكيف علمكم فذكر التلبية على مثل ما في الحديث الذي قبل هذا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن زیاد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شرقی بن قطامی نے کہا خبر دی ہمکو ابو طلق العائذی نے کہا سنی مین نے شراحیل بن القعقاع سے کہتے تھے سنی مینے عمرو بن معدیکرب سے کہ لوگ حج مین اس طرح کہا کرتے تھے ۔ لبیک تعظیما الیک عذرا ۔ ہذہ زبید قد اتتک قسرا ۔ تغدو بهم مضمرات شزرا ۔ يقطعن حينا وحيا لا وعرا ۔ قد خلفوا الانداد خلوا صفرا ۔ اورہم تلبیہ کہتے تھے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین تعلیم فرمایا تھا شراحیل بیان کرتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ وہ کس طرح تمہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا ہے اسکے بعد وہی تلبیہ ذکر کیا جو اس باب کی پہلی حدیث مین مذکور ہے **فاجمع المسلمون** جميعا على انه هكذا يلبي بالحج غير ان قوما قالوا لا بأس للرجل ان يزيد فيها من الذكر لله ما احب وهو قول محمد والثوري والاوزاعي **ترجمہ** پس مسلمانون کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تلبیہ وہین الفاظ کے ساتھ کہنا چاہئے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی بجز اس کے ایک گروہ نے تلبیہ کے ساتھ وسکے قریب قریب کچھ اور الفاظ کہنا بھی جائز کہا ہے یہی امام محمد سفیان ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا قول ہے **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا

٥٧

يونس قال ثنا ابن وهب ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قالا ثنا عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة قال ابن وهب ان عبد الله بن الفضل حدثه وقال ابو عامر عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة رض انه كان يقول كان من تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اله الحق لبيك

ترجمہ چنانچہ اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے ابن وہب کہتے ہین کہ اون سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن الفضل نے ابو عامر کہتے ہین کہ مجھے روایت حاصل ہے عبد اللہ بن الفضل سے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن الاعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ مین یہہ الفاظ بھی تھے لبیک الہ الحق لبیک **وذكروا** في ذلك ايضا عن ابن عمر ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب

٥٨

ان مالكا اخبره ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا ايوب وعبيد الله قالوا جميعا عن نافع قال كان ابن عمر رض يزيد في التلبية على التلبية التي قد ذكرناها عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك لبيك لبيك وسعديك والخير بيديك لبيك والرغباء اليك والعمل **ترجمہ** اور اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو ایوب اور عبید اللہ نے تینون روایت کرتے ہین نافع سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما تلبیہ مین کچھہ الفاظ زائد کہا کرتے تھے اور وہ یہہ الفاظ ہین لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل ۔ **قالوا** فلا بأس ان يزاد في التلبية مثل هذا او شبهه **وخالفهم** في ذلك

آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلَى مَا قَدْ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلَى مَا ذُكِرَ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ ثُمَّ فَعَلَهُ هُوَ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُخَرِ وَلَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ مَنْ عَلَّمَهُ وَهُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّلْبِيَةِ وَلَا قَالَ لَهُ لَبِّ بِمَا شِئْتَ مِمَّا هُوَ مِنْ جِنْسِ هٰذَا بَلْ عَلَّمَهُ كَمَا عَلَّمَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلٰوةِ فَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ فِيهِمَا مِمَّا سِوَى التَّكْبِيرِ فَكَمَا لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَعَدَّى فِي ذٰلِكَ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَعَدَّى فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ **وَقَدْ** رُوِيَ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا عَنْ سَعْدٍ **ترجمہ** بہ وہ بیان کرتے ہین کہ تلبیہ مین تقریبا اسی قسم کے الفاظ زیادہ کرنے مین کوئی حرج نہین اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اون الفاظ پر جو حدیث عمرو بن معدیکرب مین مذکور ہین کچہہ اور الفاظ نہین بڑھانا چاہئے کیونکہ یہی الفاظ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو سکھلائی اور دوسری حدیثون مین مذکور ہے کہ خود آپ نے بعض اور الفاظ بھی کہے ہین مگر لوگون کو تعلیم نہین فرمائی اور نہ یہی فرمایا کہ جن الفاظ کے ساتھہ چاہو تلبیہ کہہ لیا کرو بلکہ آپ نے صرف اونہین الفاظ کی تعلیم پر اکتفا کی تو یہہ ایسا ہی ہے جس طرح اذان وتکبیر اقامت مین آپ نے خاص الفاظ کی تعلیم پر اکتفا کی پس جس طرح اذان واقامت وغیرہ مین کچہہ الفاظ زیادہ کرنا جائز نہین اسیطرح تلبیہ مین بہی ایسا ہی سعد بن وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي يَقُولُ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ قَالَ سَعْدٌ مَا هٰكَذَا كُنَّا نُلَبِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد دراوردی نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عجلان سے وہ عبد اللہ بن ابی سلمہ سے وہ عامر بن سعد سے وہ اپنے والد سے کہ انہون نے ایک شخص کو تلبیہ مین لبیک ذا المعارج لبیک کہتے ہوئے سنا تو فرمایا ہم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین تلبیہ اس طرح نہین کہتے تہے **فَهٰذَا** سَعْدٌ قَدْ كَرِهَ الزِّيَادَةَ عَلَى مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُمْ مِنَ التَّلْبِيَةِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ **ترجمہ** پس سعد بن وقاص رضی اللہ تعالے عنہ نے بہی تلبیہ مین کچہہ اور الفاظ پڑہنا مکروہ جانا اسی کو ہم اخذ کرتے ہین ۔

بَابُ التَّطْيِيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندہتے وقت خوشبو لگانے کے بیان مین

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَحْرَمْتُ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی مین نے قیس بن سعد سے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ صفوان بن یعلے بن امیہ سے وہ اپنے والد سے

کہ ایک شخص بمقام جعرانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اس کے جسم پر صوف کا جبہ تہا اور دا ڑہی زرد تہی فرمایا یہہ جبہ جو پہنے ہوا وتار دو اور داڑہی دہو ڈالو باقی جو کچہہ حج مین کرنیوالے ہو عمرہ مین کرو **فذهب** قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا بِهٖ التَّطَيُّبَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَقَالُوْا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ **ترجمہ** بس ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ احرام باندہتے وقت خوشبو لگانا جائز نہین ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور اوس حدیث سے جو عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی گئی ہے

۵۲ **حدثنا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ مِمَّنْ هٰذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مِنِّيْ فَقَالَ عُمَرُ مِنْكَ لَعَمْرِيْ مِنْكَ لَعَمْرِيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ رض طَيَّبَتْنِيْ وَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رض وَاَنَا اُقْسِمُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ اِلَيْهَا فَتَغْسِلُهٗ عِنْدَهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَغَسَلَهٗ فَلَحِقَ النَّاسَ بِالطَّرِيْقِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو ذی الحلیفہ مین خوشبو معلوم ہوی پوچہا کس کے پاس سے خوشبو آرہی ہے معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میرے پاس سے آپنے کہا تمہارے پاس سے واللہ تمہارے پاس سے عرض کیا امیر المؤمنین جلدی نکیجئے میرے جسم پر ام حبیبہ نے خوشبو لگا دی ہے اور قسم دلاوی ہے کہ مین اوسی دہونہ ڈالون فرمایا مین بہی تمہین قسم دلاتا ہون کہ اون کے پاس جاکر اونہین سے دہوکر آو چنانچہ اون کے پاس گئے اور اونہین سے خوشبو دہلاکر واپس آئے

۵۳ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

۵۴ **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ رض مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے، وہ اسلم سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے

۵۵ **حدثنا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثنا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ رض مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ اسلم سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے

۵۶ **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ رض بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَرَاٰى رَجُلًا يُرِيْدُ اَنْ يُحْرِمَ وَقَدْ دَهَنَ رَاْسَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَغَسَلَ رَاْسَهٗ بِالطِّيْنِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سعد بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے کہا مین ذی الحلیفہ مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتہہ تہا کہ ایک شخص کو آپ نے دیکہا کہ احرام باندہتے ہوے سر مین تیل ڈال رہا ہے تو آپ نے اوسے حکم کیا کہ مٹی سے سر دہو ڈالے **وخالفهم** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالتَّطَيُّبِ

عِنْدَ الْاِحْرَامِ بَأْسًا **فَقَالُوْا** اَمَّا حَدِيْثُ يَعْلٰى فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِمَنْ خَالَفَنَا وَذٰلِكَ اَنَّ الطِّيْبَ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى ذٰلِكَ
الرَّجُلِ اِنَّمَا كَانَ صُفْرَةً وَهُوَ خَلُوْقٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِلرَّجُلِ لَا لِلْاِحْرَامِ وَلٰكِنَّهُ لِاَنَّهُ مَكْرُوْهٌ فِيْ نَفْسِهِ فِيْ حَالِ
الْاِحْلَالِ وَفِيْ حَالِ الْاِحْرَامِ وَاِنَّمَا اُبِيْحَ مِنَ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ مَا هُوَ حَلَالٌ فِيْ حَالِ الْاِحْلَالِ **وَقَدْ**
رُوِيَ عَنْ يَعْلٰى مَا بَيَّنَ اَنَّ ذٰلِكَ الَّذِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ بِغَسْلِهِ كَانَ خَلُوْقًا **ترجمہ** اور باقی
اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ حدیث یعلے تو حجت نہین ہے اس لئے کہ اس شخص نے جو خوشبو ملی تہی وہ زرد
رنگ کی تہی سو وہ صرف احرام مین ہی نہین بلکہ غیر احرام مین ہی مرد کیلئے رنگین خوشبو ناجائز ہے اسلئے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اس شخص کو داڑہی دہوڈالنے کا حکم کیا اب رہی بیرنگ کی خوشبو اور وہ جس طرح غیر احرام مین جائز کی گئی ہے اسیطح
احرام مین بہی ماسوای اس کے یعلے بن امیہ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہہ خوشبو جسکے دہونیکا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے اس کو حکم فرمایا تہا خلوق تہی (خلوق ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو زعفران وغیرہ سے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے –

۵۷ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا لَبّٰى بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَشَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ
فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَ الْجُبَّةَ وَيَمْسَحَ خَلُوْقَهُ وَيَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِهِ مَا يَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن
ابی عروبہ نے وہ روایت کرتے ہین مطر الوراق سے وہ عطا سے وہ یعلے بن منیہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو عمرہ کا احرام باندہتے دیکہا اور اس کے جسم پر جبہ تہا اور خلوق کی قسم سے خوشبو ملی ہوئی تہی آپ نے حکم کیا کہ جبہ اوتار
ڈالے اور خوشبو دہوڈالے باقی جو کچہہ حج مین کیا جاتا ہو عمرہ مین کرتا رہے

۵۸ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے اون سے حدیث بیان
کی عطا بن ابی رباح نے وہ روایت کرتے ہین یعلے بن منیہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث
سابق کے

۵۹ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ
عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الْخَلُوْقِ اَوِ الصُّفْرَةِ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عطا نے وہ روایت کرتے ہین صفوان بن یعلے بن امیہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث سابق کے بجز اس کے کہ انہون نے بیان کیا ہے کہ خلوق یا فرمایا زردی کا اثر دہوڈالو

۶۰ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَمَنْصُوْرٌ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى
بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ جُبَّتِيْ هٰذِهِ
وَعَلٰى جُبَّتِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ وَالنَّاسُ يَسْخَرُوْنَ مِنِّيْ فَاَطْرَقَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِخْلَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةَ وَ
اغْسِلْ عَنْكَ هٰذَا الزَّعْفَرَانَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجَّتِكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح
بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی

ہمکو عبد الملک اور منصور اور ابن ابی لیلےٰ نے وہ روایت کرتے ہین عطار سے وہ یعلےٰ بن اُمیہ سے کہ ایک شخص رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے احرام باندھا ہے اور میرے جسم پر جبہ اور یہہ خلوق
کی قسم کی خوشبو ملی ہوئی ہے لوگ دیکھہ دیکھکر مجھہ پر ہنستے ہین آپ تھوڑی دیر سرنگون رہے پھر فرمایا یہہ جبہ اوتار ڈالو
اور زعفران دھوڈالو باقی جو کچھہ حج مین کرسکتے ہو کرو **فَبَيَّنَتْ** لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ اَنَّ ذٰلِكَ الطِّيْبَ الَّذِيْ اَمَرَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهِ كَانَ خَلُوْقًا وَذٰلِكَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ فِيْ حَالِ الْاِحْلَالِ وَحَالِ الْاِحْرَامِ فَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِاَمْرِهٖ اِيَّاهُ بِغَسْلِهٖ لِمَا كَانَ مِنْ نَّهْيِهٖ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ لَا لِاَنَّهٗ طِيْبٌ تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ الْاِحْرَامِ
ثُمَّ حَرُمَ عَلَيْهِ الْاِحْرَامَ **فَاَمَّا** مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَهْيِهِ الرِّجَالَ عَنِ التَّزَعْفُرِ **ترجمہ**
پس ان آثار سے واضح ہے کہ یہہ خوشبو زعفران کی تھی جسکے دھوڈالنے کا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو
حکم کیا تھا سو زعفران ملنا مرد کیلئے غیر احرام مین بھی ناجائز ہے پس جائز ہے کہ اسی سبب سے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اس شخص کو خوشبو دھوڈالنے کا حکم کیا کہ زعفران ملنا مرد کیلئے غیر احرام مین بھی جائز نہین ہے جیساکہ ان
حدیثون مین وارد ہوا ہے **فَاِنَّ** ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ　١١ھ
صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان
کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے وہ روایت
کرتے ہین عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا کہ کوئی شخص زعفران ملے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ　١٢ھ
عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو
بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین عبد العزیز
بن صہیب سے وہ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مردونکو زعفران ملنے سے منع فرمایا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے　١٣ھ
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث
سابق کے بیان کی **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ　١٤ھ
عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین اسمٰعیل بن عُلیہ سے کہا مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ روایت کرتے
ہین عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد
زعفران ملے **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ　١٥ھ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن
عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے
ہین عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران ملنے
سے منع فرمایا **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ　١٦ھ

بن ابراهیم عن عبد العزیز بن صهیب عن انس رض قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التزعفر قال علیؒ فیما ذکر ابن ابی عمران خاصة ثم لقیت اسمعیل فسألته عن ذلک واخبرته ان شعبة حدثنا به عنه فقال لی لیس هکذا احدثته انما حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یتزعفر الرجل قال ابن ابی عمران اراد بذلک ان النهی الذی کان من النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلک وقع علی الرجال خاصة دون النساء **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الجعد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہین عبد العزیز بن صہیب سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے زعفران ملنے سے منع فرمایا ابن ابی عمران بیان کرتے ہین کہ علی بن الجعد نے بیان کیا کہ جب میری اسمعیل بن ابراہیم سے ملاقات ہوئی تو مین نے اون سے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے الی آخر الحدیث تو اونہون نے فرمایا اس طرح نہین بلکہ مین نے اون سے اس طرح حدیث بیان کی ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مردون کو زعفران ملنے سے منع فرمایا ابن ابی عمران بیان کرتے ہین کہ اس تعبیر سے اون کی غرض یہہ تہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بالخصوص مردون کو زعفران ملنے سے منع فرمایا ہے نہ عورتوں کو

۴۸ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا خالد بن الحارث عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمر یحدث عن یعلی انه مر علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو متخلق فقال الک امرأة قال لا قال اذهب فاغسله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن الحارث نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ سے وہ عطار بن السائب سے کہا سنی مین نے ابو حفص بن عمر سے وہ روایت کرتے ہین یعلے سے کہ ان کے پاس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا اور یہہ زعفران ملے ہوئے تہے فرمایا کہ کیا تم عورت رکہتے ہو عرض کیا نہین فرمایا تو پہر اسے دہوڈالو

۴۹ **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا علی بن شیبة قال ثنا روح قالا ثنا شعبة عن عطاء بن السائب عن رجل من ثقیف عن یعلی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله هکذا قال ابو بکرة فی حدیثه وقال علیؒ فی حدیثه عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمر او ابا عمر وبن حفص الثقفی **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عطار بن السائب سے وہ ایک شخص سے بنی ثقیف مین سے وہ یعلے بن امیہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوبکرہ نے اپنی حدیث مین اسیطرح کہا ہے اور علی بن شیبہ نے اپنی حدیث مین بیان کیا ہے کہ سنی مین نے ابو حفص بن عمر یا کہا ابو عمرو بن حفص الثقفی سے

۵۰ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبد الاعلی قال ثنا سعید عن قتادة او مطر عن الحسن عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا وطیب الرجال ریح لا لون له الا وطیب النساء لون لا ریح **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے یا مطر سے وہ حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ مردون کی خوشبو وہ ہے جو کہ بیرنگ ہو اور عورتون کی

خوشبو دہ تگہی جو بے نمک ہو۔ **حدثنا** محمد بن الحجاج الحضرمی قال ثنا صاعد بن عبید قال ثنا زهیر بن (۵۲۰)
معاویة قال ثنا حمید عن انس بن مالک رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن الحجاج الحضرمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صاعد بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے وہ روایت کرتے ہین انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد عن سالم (۵۲۱)
العلوی عن انس رض بن مالک قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ صفرۃ فلما قام قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لو امرتم ھذا ان یدع ھذہ الصفرۃ قال وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یواجہ الرجل بشیٔ
فی وجھہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمن بن حرب نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین سالم العلوی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص آیا اور اس کے کپڑون پر پیلے پیلے داغ تہے جب یہ اوٹہکر جانے لگا تو آپ نے
لوگون سے فرمایا کہ ان سے کہدینا کہ یہ پیلے داغ دہو ڈالین کہا اور کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بالمواجہ کسی کو بہت کم منع
کیا کرتے تہے **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو احمد قال ثنا ابو جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن جدیہ قالا (۵۲۲)
سمعنا ابا موسی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ رجل فی جسدہ شیٔ من خلوق
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جعفر الرازی
نے وہ روایت کرتے ہین ربیع بن انس سے وہ اون کے دونون جد سے دونون نے کہا سنی ہم نے ابو موسی اشعری رضی اللہ
تعالے عنہ سے کہتے ہتے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس شخص کی نماز قبول نہین ہوتی جس کے جسم پر زعفران
ملی ہوئی ہو **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبة عن اسحق بن سوید عن ام حبیبة رض (۵۲۳)
عن الرجل الذی کان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجة وانا متخلق
فقال اذھب فاغسل فذھبت فاغتسلت ثم جئت فقال اذھب فاغسل فذھبت فاخذت شیئا فجعلت اتبع
بہ وضرہ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین اسحق بن سوید سے وہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ اوس شخص سے جو
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا کہا مین ایک مقام سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا
اور میرے جسم پر زعفران ملی ہوئی تہی فرمایا اسے جاکر دہو ڈالو چنانچہ مین دہو کر آیا فرمایا اور دہو تو پہر مین نے ایک چیز لیکر اور
کے اثر تک دہو ڈالا **فنھی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجال فی ھذہ الآثار کلھا عن التزعفر فانما
امر الرجل الذی امرہ بغسل طیبہ الذی کان علیہ فی حدیث یعلی لانہ لم یکن من طیب الرجال ولیس
فی ذلک دلیل علی حکم من اراد الاحرام ھل لہ ان یتطیب بطیب یبقی علیہ بعد الاحرام ام لا **و
اما** ما رووہ عن عمر رض وعثمان رض فی ذلک فانہ قد خالفھما فی ذلک عبد اللہ بن عباس **ترجمہ** پس ان آثار
مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مردون کو زعفران ملنے سے منع فرمایا اور اسی زعفرانی خوشبو کے دہو ڈالنے
کے لئے حدیث یعلی بن امیہ مین اوس شخص کو حکم کیا تہا (اس) لئے کہ وہ مردون کی خوشبو نہین تہی نہ اس لئے کہ احرام

مین مطلقا خوشبو لگانا منع ہے پس حدیث یعلےٰ مین اس امر پر کوئی دلیل نہین کہ کوئی شخص احرام سے پہلے جسم پر خوشبو ملے اور اوس کی مہک احرام کے بعد تک رہی تو یہ اوس کے لئے جائز ہے یا نہیں اور وہ جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے احرام مین خوشبو لگانے کی ممانعت کے متعلق روایت کیا گیا ہے سو اس مسئلہ مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان سے اختلاف کیا ہے

۵۲۴ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا عيينة بن عبد الرحمن عن ابيه انه قال انطلقت حاجا فرافقنى عثمان بن ابى العاص فلما كان عند الاحرام قال اغسلوا رؤسكم بهذا الخطمى الابيض ولا يمس احد منكم غيره فوقع فى نفسى من ذلك شئ فقدمت مكة فسألت ابن عمر وابن عباس رض فاما ابن عمر فقال ما احبه واما ابن عباس فقال اما انا فاضمخ به رأسى ثم احب بقاءه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیینہ بن عبد الرحمن نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہ وہ حج کیلئے نکلے اور عثمان بن ابی العاص بھی ان کے ساتھ تھے جب احرام باندہنے کے قریب ہوئے تو عبد الرحمن کہتے ہین کہ اونہون نے مجھ سے کہا کہ اس سفید خطمی سے سر دہو ڈالو اور اس کے سوا اور کچھ سر سے نہ ملنا مجھے اس بات کا خیال گذرا جب مین مکہ پہنچا تو مین نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مسئلہ پوچھا ابن عمر رضی نے فرمایا کہ مین احرام مین خوشبو لگانا پسند نہین کرتا اور عبد اللہ بن عباس رض نے فرمایا کہ مین احرام باندہنے سے پہلے سر مین خوشبو لگا لیتا ہون تاکہ بعد احرام تک خوشبو کا اثر باقی رہے **فهذا** ابن عباس فقد خالف عمر وعثمان وابن عمر وعثمان بن ابى العاص فى ذلك **وقد** روى فى ذلك عن النبى صلى الله عليه وسلم ما يدل على اباحته **ترجمہ** پس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما احرام سے پہلے خوشبو لگانے سے منع کرنے کے متعلق حضرت عمر حضرت عثمان ابن عمر اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اختلاف کرتے ہین ماسوا اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی احرام سے پہلے خوشبو لگانے کے متعلق روایت کیا گیا ہے

۵۲۵ **حدثنا** ابن مرزوق يعنى ابراهيم قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رض قالت كانى انظر الى وبيص الطيب فى مفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو چمک مین اسوقت دیکھتی تھی جبکہ آپ احرام باندہے ہوتے تھے

۵۲۶ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا شعبة فذكر مثله باسناده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۷ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد وابو عامر العقدى قالا ثنا هشام بن ابى عبد الله عن حماد عن ابراهيم فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور ابو عامر العقدی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین حماد سے وہ ابراہیم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۸ **حدثنا** ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حماد وعطاء بن السائب عن ابراهيم فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث

بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد اور عطا بن السائب نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی [۹] **حدثنا** حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثنا الفِرْیَابِیُّ قَالَ ثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْوَدَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن مغول نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے [۳۰] **حدثنا** ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ انا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا کَانَتْ تُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْیَبِ مَا تَجِدُ مِنَ الطِّیْبِ قَالَتْ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرٰی وَبِیْصَ الطِّیْبِ فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجار نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحق سے وہ عبد الرحمن بن الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تہین جو خوشبو بہت عمدہ پاتی تہین کہا اور مین آپکی خوشبو کی چمک آپکے سر اور آپکی داڑہی مین اسوقت دیکہتی تہی [۳۱] **حدثنا** ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثنا اَبُوْ زَیْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْغَمْرِ قَالَ انا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِیَةِ الْجَیِّدَةِ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید عبد الرحمن بن ابی الغمر نے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن عبد الرحمن الزہری نے وہ روایت کرتے ہین موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے غالیہ ملا کرتی تہی (ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو مشک وعنبر اور عود سے ترکیب دیکر بنائی جاتی ہے) [۳۲] **حدثنا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثنا وُهَیْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَخِیْهِ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِاَطْیَبِ مَا اَجِدُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے بہائی عثمان بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا خود مین احرام باندہتے وقت جو بہت عمدہ خوشبو پاتی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لگایا کرتی تہی [۳۳] **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ ثنا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے قاسم نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا مین نے اپنے ہاتھ سے احرام باندہنے سے پہلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے [۳۴] **حدثنا** یُوْنُسُ قَالَ انا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحُرْمِهٖ

جِ بِن اَحْرَمَ قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَحَدَّثَنِي اَبُوْبَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے اون سے حدیث بیان کی قاسم نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا مین نے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی ہے احرام باندہنے سے پہلے اسامہ بن زید بیان کرتے ہین کہ اور حدیث بیان کی مجہسے ابوبکر بن حزم نے وہ روایت کرتے ہین عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

٥٣٥ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

٥٣٦ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن القاسم سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

٥٣٧ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہین قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

٥٣٨ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

٥٣٩ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی ہے بوقت احرام اور غیر احرام کے

٥٤٠ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ اِحْلَالِهٖ وَقَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عثمان بن عروہ سے وہ اپنے والد سے کہا مین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کس قسم کی خوشبو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لگاتی تہین فرمایا جو عمدہ خوشبو ملتی آپکے ملتی احرام اور غیر احرام کے

۵۴۱ حدثنا نصر قال ثنا الخصیب قال ثنا وهیب عن ابن جریج عن عطاء عن عائشة رض قالت طیبت رسول الله صلی الله علیه وسلم لحرمه وحله ترجمه حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے احرام اور غیر احرام کے وقت

۵۴۲ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن عطاء قال قالت عائشة رض طیبت رسول الله صلی الله علیه وسلم للحل والاحرام ترجمه حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ عطا سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے احرام اور غیر احرام کے وقت قال ابو جعفر فقد تواترت هذه الآثار عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باباحته الطیب عند الاحرام وانه قد کان یبقی فی مفارقه بعد الاحرام وقد روی ذلک ایضا عن ابن عباس فیما تقدم مما ذکرنا فی هذا الباب وقد روی فی ذلک ایضا عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ پس ان آثار میں تواتر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانیکی اباحت روایت کی گئی ہے حتی کہ آپ کے سر مبارک پر اوس کی چمک باقی رہی تھی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت تو اوپر ذکر کی جا چکی ہے ماسوای آپکی اور اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا روایت کیا گیا ہے

۵۴۳ حدثنا محمد بن عمرو بن تمام ابو الکروس قال ثنا یحیی بن عبد الله بن بکیر قال حدثنی میمون بن یحیی بن مسلم بن الاشج عن مخرمة بن بکیر عن ابیه قال سمعت اسامة ابن زید یقول سمعت عائشة بنت سعد تقول کنت اشبع راس سعد بن ابی وقاص لحرمه بالطیب ترجمه حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن تمام ابو الکروس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میمون بن یحیےٰ بن مسلم بن الاشج نے وہ روایت کرتے ہیں مخرمہ بن بکیر سے وہ اپنے والد سے کہا سنی میں نے اسامہ بن زید سے کہتے تھے سنی میں نے عائشہ بنت سعد سے کہتی تھیں کہ میں سعد بن ابی وقاص رض کے سر میں احرام باندھنے سے پہلے خوشبو ملا کرتی تھی

۵۴۴ حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا حماد بن زید قال ثنا زید بن اسلم قال حدثتنی درة قالت کنت اشبعه بالغالیة اغلف راس عائشة رض بالمسک والعنبر عند احرامها ترجمه حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن اسلم نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے درہ نے کہا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے سر میں احرام باندھنے سے پہلے مشک وعنبر وغیرہ بھر دیا کرتی تھی

۵۴۵ حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا حجاج بن محمد ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرتنی حکیمة قال ابو عاصم ابنة ابی حکیم عن امها ابنة النجار ان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم کن یتخذن عصائب فیهن الورس والزعفران فیعصبن بها اسافل شعورهن علی جباههن قبل ان یحرمن ثم یحرمن کذلک یزید احدهما علی صاحبه فی قصة الحدیث ترجمه حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا

حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو حکیمہ نے اور ابو عاصم نے بجای اس کے بنت ابی حکیم کہا ہے وہ روایت کرتی ہین اپنی والدہ بنت النجار سے کہ ازواج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پٹوون مین احرام باندہنے سے پہلے ورس[له] اور زعفران ملا کرتی تہین اور پہر ادکو بالونکی نیچے سے لاکر ماتہون پر باندہتی تہین پہر احرام باندہتی تہین دوسری راوی اس حدیث کے بیان مین کچہہ کمی بیشی کرتے ہین

٥٤٦ **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا وهيب عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير انه كان يتطيب بالغالية الجيدة عند الاحرام **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن الزبیر سے کہ وہ احرام باندہتے وقت غالیہ ملا کرتے تہے (غالیہ ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر اور عود سے ترکیب دیکر بنا کی جاتی ہے

فهذا قد جاء في ذلك عمن ذكرناه في هذه الآثار من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما قد روته عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم من تطيبه عند الاحرام وبهذا كان يقول ابو حنيفة وابو يوسف رح **واما** محمد بن الحسن رح فانه كان يذهب في ذلك الى ما روي عن عمر وعثمان بن عفان وعثمان بن ابي العاص وابن عمر من كراهته **وكان** من الحجة له في ذلك ان ما ذكر في حديث عائشة رض من تطيبه رسول الله صلى الله عليه وسلم عند الاحرام انما فيه انها كانت تطيبه اذا اراد ان يحرم فقد يجوز ان يكون كانت تفعل به هذا ثم يغتسل اذا اراد الاحرام فيذهب بغسله عنه ما كان على بدنه من طيب ويبقى فيه ريحه **فان** قال قائل فقد قالت عائشة رض في حديث كنت ارى وبيص الطيب في مفارقه بعد ما احرم **قيل** له قد يجوز ان يكون ذلك وقد غسله كما ذكرنا وهكذا الطيب ربما غسله الرجل عن وجهه او عن يده فيذهب ويبقى وبيصه **فلما** احتمل ما روي عن عائشة رض من ذلك ما ذكرنا نظرنا هل فيما روي عنها شيء يدل على ذلك **ترجمہ** پس یہہ آثار ہین جو اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے گئے ہین اور اون آثار سے موافقت کہتے ہین جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے احرام کے وقت خوشبو ملنے کے متعلق روایت کیے ہین یہی امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا قول ہے اور امام محمد رحمہ اللہ اس مسلہ مین حضرت عمر حضرت عثمان۔ عثمان بن ابی العاص اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہم کے قول کیطرف گئے ہین اور اون کی دلیل یہہ ہے کہ وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بوقت احرام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کے متعلق روایت کیا ہے سو یہہ خوشبو آپ اوس وقت لگاتی تہین جب آپ احرام باندہنے کا ارادہ کرتے تہے سو جائز ہے کہ آپ اس وقت آپکے سر مین خوشبو ملدیتی ہون اور پہر غسل کرنے سے یہہ خوشبو نکل جاتی ہو اور صرف اوس کی مہک باقی رہتی ہو اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بعض احادیث مین بیان کیا ہے کہ مین آپ کے سر پر خوشبو کی چمک احرام باندہنے کے بعد دیکہتی تہی تو اس کا جواب دیا جائیگا کہ غسل کے بعد بہی خوشبو کی چمک باقی رہتی ہے پس جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیثون مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانیکے بعد غسل کرنے کا احتمال پیدا ہوا تو ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ کیا کوئی روایت اس

احتمال پر دلالت رکھتی ہے یا نہیں **فاذا** فھد قد حدثنا قال ثنا ابو غسان قال ثنا ابو عوانة عن ابراهیم بن محمد بن المنتشر عن ابیه قال سألت ابن عمر رض عن الطیب عند الاحرام فقال ما احب ان اصبح محرما ینضح منی ریح الطیب فارسل ابن عمر رض بعض بنیه الی عائشة رض لیسمع اباه ما قالت قال فقالت عائشة رض انا طیبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم طاف فی نسائه فاصبح محرما فسکت ابن عمر رض **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن المنتشر سے وہ اپنے والد سے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے احرام باندھتے خوشبو لگانے کے متعلق دریافت کیا فرمایا میں تو احرام باندھتے وقت خوشبو ملنا پسند نہیں کرتا اور نہ اس کو کہ احرام کے بعد خوشبو کی مہک باقی رہے اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے اپنے ایک لڑکے کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس بھیجا تو اونہوں نے فرمایا کہ میں نے خود احرام باندھنے سے پہلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے پھر شب کو آپ اپنی ازواج سے ہم بستر ہوئے اور صبح کو احرام باندھا تو یہہ سنکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خاموش رہے **قال** ابو جعفر فدل هذا الحدیث علی انه قد کان بین احرامه وبین تطیبه ایاه غسل لانه لا یطوف علیهن الا اغتسل فکانها انما ارادت بهذه الاحادیث الاحتجاج علی من کره ان یوجد من المحرم بعد احرامه رائحة الطیب کما کره ذلک ابن عمر رض **فاما** بقاء نفس الطیب علی بدن المحرم بعد ما احرم وان کان انما تطیب به قبل الاحرام فلا نفهم هذا الحدیث فان معناه معنی لطیف فقد بینا وجوه هذه الآثار فاحتجنا بعد ذلک ان نعلم کیف وجه ما نحن فیه من الاختلاف من طریق النظر فاعتبرنا ذلک فرأینا الاحرام یمنع من لبس القمیص والسراویلات والخفاف والعمائم ویمنع من الطیب وقتل الصید وامساکه ثم رأینا الرجل اذا لبس قمیصا او سراویلا قبل ان یحرم ثم احرم وهو علیه انه یؤمر بنزعه وان لم ینزعه وترکه علیه کان کمن لبسه بعد الاحرام لبسا مستقبلا فیجب علیه فی ذلک ما یجب علیه فیه لو استانف لبسه بعد احرامه وکذلک لو صاد صیدا فی الحل وهو حلال فامسکه فی یده ثم احرم وهو فی یده امر بتخلیته وان لم یخله کان امساکه ایاه بعد احرامه بصید کان منه بعد احرامه المتقدم کامساکه ایاه بعد احرامه بصید کان منه بعد احرامه فلما کان ما ذکرنا کذلک وکان الطیب محرما علی المحرم بعد احرامه کحرمة هذه الاشیاء کان ثبوت الطیب علیه بعد احرامه وان کان قد تطیب به قبل احرامه کتطییبه به بعد احرامه قیاسا ونظرا علی ما بینا فهذا هو النظر فی هذا الباب وبه نأخذ وهو قول محمد بن الحسن رح

ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ یہہ حدیث دلالت رکھتی ہے کہ خوشبو لگا کر آپ غسل کیا کرتے تھے کیونکہ اس حدیث میں ازواج مطہرات کے ساتھہ آپ کے ہم بستر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ہم بستر ہونیکے بعد آپ غسل کیا کرتے تھے پس ان احادیث سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ احرام کے بعد خوشبو کی مہک باقی رہے تو یہہ مکروہ نہیں جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما احرام کے بعد خوشبو کی مہک باقی رہنے کو بھی مکروہ جانتے تھے اب رہا نفس خوشبو اور اوس کے جرم کا احرام کے بعد باقی رہنا سو یہہ اس حدیث سے نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی خود اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے استدلال کیا ہے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور وہ مختلف فیہ ہیں لیکن ہم نے چاہا کہ اس کا حکم بطریق نظر و قیاس کے معلوم کریں تو دیکھتے ہیں کہ احرام میں قمیص پا یجامہ اور موزے پہننا اور عمامہ باندھنا منع

اسیطرح شکار کہیلنا یا شکار پکڑنا اب اگر کوئی شخص ان کپڑون کے ساتھہ احرام باندہے تو اوسے یہہ کپڑے اوتارنا پڑیگا اور اگر نہ اوتارے تو وہ اوس شخص کے حکم مین ہوگا جسنے احرام کے بعد یہہ کپڑے پہنے ہون پس جو اس پر واجب ہوگا وہی اوس پر بہی یعنے کفارہ وغیرہ پس اسی قیاس پر خوشبو لگانیکا بہی حکم ہے اگرچہ احرام باندہنے سے پہلے لگائی ہو یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے اور اسی کو ہم اخذ کرتے ہین یہی امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

احرام مین کیا کیا پہننا جائز ہے اور کیا نہین

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید اور سلیمان بن حرب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے کہا سنی مین نے جابر بن زید سے وہ کہتے تہے سنی مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرماتے تہے سنی مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عرفات مین فرمایا کہ جو شخص تہ بند نہ پائے وہ پایجامہ پہنے اور جو شخص نعلین نہ پائے موزے پہن لے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَرَفَةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے اور عرفات کا ذکر نہین کیا **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا سنا مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کے درمیان پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَهُوَ يَخْطُبُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے پہر مثل حدیث

سابق کے ذکر کی بجائے اسکے خطبہ کا ذکر نہیں کیا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن عمرو بن دینار عن ابی الشعثاء قال انا ابن عباس رضی اللہ عنہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فذکر نحوہ قلت ولم یقل یقطعھما قال لا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ عمرو بن دینار سے وہ ابو الشعثاء سے کہا خبر دی ہمکو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے اونہوں نے سنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کردیا ان پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی ہیں نے ابن مرزوق سے پوچھا کہ اور موزوں کے شق کرنے کا ذکر نہیں کیا فرمایا نہیں **حدثنا** الحسین بن الحکم الجیزی الکوفی قال ثنا ابو غسان مالک بن اسمعیل قال ثنا زھیر بن معاویۃ قال ثنا ابو الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویلا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن الحکم الجیزی الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان مالک بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نعلین نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جو شخص نہ بند نہ پائے وہ پایجامہ پہن لے۔ **قال** ابو جعفر فذھب الی ھذہ الآثار قوم فقالوا من لم یجد ازارا وھو محرم لبس سراویلا ولا شیء علیہ ومن لم یجد نعلین لبس خفین ولا شیء علیہ **وخالفھم** فی ذلک آخرون فقالوا اما ما ذکرتموہ من لبس المحرم الخف والسراویل علی حال الضرورۃ فنحن نقول بذلک ونبیح لہ لبسہ للضرورۃ التی ھی بہ ولکنا نوجب علیہ مع ذلک الکفارۃ ولیس فیما رویتموہ نفی لوجوب الکفارۃ ولا فیہ ما فی قولنا خلاف لشیء من ذلک لانا لم نقل لا یلبس الخفین اذا لم یجد نعلین ولا السراویل اذا لم یجد ازارا ولو قلنا ذلک کنا مخالفین لھذا الحدیث ولکنا ابحنا لہ اللباس کما اباح لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم اوجبنا علیہ مع ذلک الکفارۃ بالدلائل القائمۃ الموجبۃ لذلک **وقد** یحتمل ایضا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجد نعلین فلیلبس خفین علی ان یقطعھما من تحت الکعبین فیلبسھما کما یلبس النعلین وقولہ من لم یجد ازارا فلیلبس سراویلا علی ان یشق السراویل فیلبسہ کما یلبس الازار فان کان ھذا الحدیث ارید بہ ھذا المعنی فلسنا نخالف شیئا من ذلک ونحن نقول بذلک ونثبتہ وانما وقع الخلاف بیننا وبینکم فی التاویل لا فی نفس الحدیث لانا قد صححنا الحدیث الی وجہ یحتملہ فاعرفوا موضع خلاف التاویل من موضع خلاف الحدیث فانھما مختلفان ولا توجبوا علی من خالف تاویلکم خلافا لذلک الحدیث **وقد** بین عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض ذلک **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ انہیں آثار کیطرف گیا ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص نعلین نہ پائے وہ خف پہن لے اور اوس پر کفارہ وغیرہ کچھ نہیں اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص نعلین نہ پائے تو اوس کیلئے خف پہننا تو ہم بھی جائز کہتے ہیں اختلاف ہمیں قائلین قول اول سے صرف اس امر میں ہے کہ اس شخص پر کفارہ بھی واجب ہو اور حدیث مذکور میں وجوب کفارہ کی نفی پر کوئی دلالت نہیں لہذا ہمارا قول اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ جو شخص نعلین نہ پائے تب بھی خف نہ پہنے اور اسیطرح تہ بند نہ پائے تو پایجامہ نہ پہنے بلکہ ہم صرف ان دونوں صورتوں میں البتہ وجوب کفارہ کے قائل ہیں اور اسکی دلائل صحیحہ رکھتے ہیں۔ اول یہ کہ حدیث مذکور اس معنے کی بھی محتمل ہے کہ یہ جو رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نعلین نہ پائے وہ خف پہن لے تو یہہ محتمل ہے کہ خفین کو قطع کرے اور ٹخنوں سے نیچے کر کے پہنے جس طرح
نعلین پہنے جاتے ہین اور جو شخص تہ بند نہ پاکے تو شلوار پہن لے یعنے اوسے قطع کر کے جس طرح تہ بند پہنا جاتا ہے اب اگر یہہ حدیث
اسی معنے پر محمول ہے تو ہم جو کچھ کہتے ہین وہ اس حدیث کے موافق ہے اور اختلاف قائلین قول اول کے ساتھ ہوا حدیث کے
معنے کے متعلق نہ نفس حدیث کے متعلق کیونکہ ہم نے حدیث اوس معنے کیطرف پہیری ہے جس کا اوس مین احتمال ہے پس بنائے
اختلاف تاویل حدیث ہے اور اس سے اختلاف حدیث لازم نہین آتا چنانچہ عبداللہ بن عمر کی حدیث اس احتمال کو واضح کرتی

۵۰۸ ہے اور وہ یہہ حدیث ہے **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا یزید بن ھرون قال انا یحیی بن سعید عن عمر ابن نافع عن ابیہ
عن ابن عمر رض ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما نلبس من الثیاب اذا احرمنا فقال لا تلبسوا السراویلات
ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست لہ نعلان فلیلبس خفین اسفل من الکعبین **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے وہ
روایت کرتے ہین عمر بن نافع سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام مین کون کون سے کپڑے پہنین اور کون کون سے نہین فرمایا شلوار (پاپیجامہ) نہ پہنو نہ عمامہ
۵۰۹ نہ باندھو نہ باران کوٹ پہنو اور نہ خف ہاں جس شخص کے پاس نعلین نہ ہون وہ خف پہن لے ٹخنون سے نیچے کر کے **حدثنا**
محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا اسباط بن محمد عن سعید بن ابی عروبۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رض عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے
۵۱۰ وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی عروبہ سے وہ ایوب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا**
محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ایوب فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو ایوب سے
۵۱۱ پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن نافع عن
ابن عمر رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے
اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ
۵۱۲ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** عیسی بن ابراھیم الغافقی قال ثنا سفیان ھو ابن عیینۃ عن الزھری
عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم الغافقی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلے اللہ
۵۱۳ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی ذئب
عن الزھری فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن
عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث
۵۱۴ سابق کے بیان کی **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزیز بن مسلم ح وحدثنا یونس قال
انا ابن وھب ان مالکا حدثہ قالا جمیعا عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رض مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے —

ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے دونون روایت کرتے ہین عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرني عبد الله ابن دينار انه سمع عبد الله بن عمر رضـ يقول عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من لم يجد نعلين فليلبس خفين وليشقهما من عند الكعبين **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھہ کو عبد اللہ بن دینار نے اونہون نے سنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص نعلین نہ پاوے تو موزے پہن لے مگر قطع کرے اونہین ٹخنون تک **فهذا** ابن عمر رضـ يخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم بلبس الخفين الذي اباحه للمحرم كيف هو وانه بخلاف ما يلبس الحلال ولم يبين ابن عباس رضـ في حديثه من ذلك شيئا فحديث ابن عمر رضـ اولاهما **واذا** كان ما اباح للمحرم من لبس الخفين هو بخلاف ما يلبس الحلال فكذلك ما اباح له من لبس السراويل هو بخلاف ما يلبس الحلال **فهذا** حكم هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار **واما** النظر على ذلك فانا رأيناهم لم يختلفوا فيمن وجد ازارا ان لبس السراويل له غير مباح لان الاحرام قد منعه من ذلك وكذلك من وجد نعلين فحرام عليه لبس الخفين من غير ضرورة فاردنا ان ننظر في لبس ذلك من طريق الضرورة كيف هو وهل يوجب كفارة اولا يوجبها فاعتبرنا ذلك فرأينا الاحرام ينهى عن اشياء قد كانت مباحة قبله منها لبس القميص والعمائم والخفاف والسراويلات والبرانس وكان من اضطر فوجد الحر فغطى رأسه او وجد البرد فلبس ثيابه انه قد فعل ما هو مباح له فعله وعليه الكفارة مع ذلك وحرم عليه الاحرام ايضا حلق الرأس الا من ضرورة وكان من حلق رأسه من ضرورة فقد فعل ما هو له مباح والكفارة عليه واجبة فكان تحريم الرأس للمحرم في غير حال الضرورة اذا ابيح في حال الضرورة لم تكن اباحته تسقط الكفارة بل الكفارة في ذلك كله واجبة في حال الضرورة كهي في غير حال الضرورة وكذلك لبس القميص الذي حرم عليه في غير حال الضرورة فاذا كانت الضرورة فابيح ذلك له لم يسقط بذلك الضمان فكانت الكفارة عليه واجبة في ذلك كله فلم تكن الضرورة في شيء مما ذكرنا تسقط كفارة كانت تجب في شيء في غير حال الضرورة وانما تسقط الآثام خاصة فكذلك الضرورات في لبس الخفاف والسراويلات لا توجب سقوط الكفارات التي كانت تجب لو لم تكن تلك الضرورات ولكنها ترفع الآثام خاصة فهذا هو النظر في هذا الباب ايضا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **ترجمہ** پس ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث مین خبر دیتے ہین کہ جب احرام باندہتے وقت نعلین نہ ہون تو موزے کیطرح پہننا چاہئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے اپنی حدیث مین اس کا کچھہ بیان نہین کیا لہذا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث پر عمل کرنا اولی ہے اور جب خفین کا یہہ حکم ہوا کہ اونہین قطع کرکے ٹخنون سے نیچے کرکے پہنے تو یہی حکم شلوار کا بہی ہونا چاہئے کہ اوسے قطع کرکے پہنے (والا کفارہ لازم آئیگا) یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اوس کا حکم بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکہتے ہین کہ اس مسئلہ مین کسی کو اختلاف نہین ہے کہ خاص احرام کی حالت مین محرم کیلئے شلوار پہننا جائز نہین ہے اسیطرح بوقت احرام جس شخص کے پاس نعلین ہون اوس کے لئے موزے پہننا منع ہے اب ہم اس امر پر نظر ڈالنا چاہتے ہین کہ اگر ان چیزون کو عند الضرورت استعمال کرے تو اوس کا کیا حکم ہے آیا کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں

توہم دیکھتے ہین کہ جو لباس احرام کی حالت مین منع ہے مثلاً قمیص عمامہ خف شلوار اور باران کوٹ وغیرہ تو اب جو شخص شدت گرما کے سبب سے سر ڈہکنا چاہے یا سردی کے سبب اوسے کپڑے پہننے کی ضرورت واقع ہو تو عند الضرورۃ محرم کے لئے اون چیزون کا استعمال کرنا مباح ہے لیکن اوس پر کفارہ واجب ہی اسیطرح محرم کے لئے سر منڈانا بہی منع ہے لیکن کسی سبب سے سر منڈانیکی ضرورت واقع ہو تو عند الضرورت سر بہی منڈوا سکتا ہے لیکن کفارہ واجب ہی پس جب عند الضرورت ان چیزون کا استعمال محرم کے لئے جائز ہے مگر ضرورت کے سبب سے کفارہ ساقط نہین ہوتا البتہ گناہ ساقط ہو جاتا ہے پس نظر و قیاس چاہتا ہے کہ خف اور شلوار کا بہی یہی حکم ہو کہ عند الضرورت ان کا پہننا مباح ہو اور ضرورت کفارہ کو ساقط نکرے بلکہ گناہ کو ساقط کرے یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ لُبْسِ الثَّوْبِ الَّذِیْ قَدْ مَسَّہٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فِی الْاِحْرَامِ

احرام کے درمیان اوس کپڑے کے استعمال کرنے کے بیان مین جو ورس یا زعفران مین رنگا گیا ہو

حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ صَالِحٍ کَاتِبُ اللَّیْثِ قَالَا ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوْا ثَوْبًا مَسَّہٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ یَعْنِیْ فِی الْاِحْرَامِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور ابو صالح کاتب اللیث نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کے درمیان وہ کپڑا نہ پہنو جو زعفران اور ورس مین رنگا گیا ہو

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ** فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِہِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا کُلُّ ثَوْبٍ مَسَّہٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فَلَا یَحِلُّ لُبْسُہٗ فِی الْاِحْرَامِ وَاِنْ غُسِلَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُبَیِّنْ فِیْ هٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ مِمَّا لَمْ یُغْسَلْ فَنَهْیُہٗ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی صَارَ لَا یَنْفُضُ فَلَا بَاْسَ بِلُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِاَنَّ الثَّوْبَ الَّذِیْ عُصْفِرَ اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ لُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِمَا کَانَ قَدْ دَخَلَہٗ مِمَّا هُوَ حَرَامٌ عَلَی الْمُحْرِمِ فَاِذَا غُسِلَ فَخَرَجَ ذٰلِکَ مِنْہُ ذَهَبَ الْمَعْنَی الَّذِیْ لَہٗ کَانَ النَّهْیُ وَعَادَ الثَّوْبُ

إِلَى أَصْلِهِ الْأَوَّلِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ ذَٰلِكَ غُسِلَ مِنْهُ وَقَالُوا هٰذَا كَالثَّوْبِ الطَّاهِرِ يُصِيبُهُ النَّجَاسَةُ فَيَنْجُسُ الثَّوْبُ بِذٰلِكَ فَلَا تَجُوزُ الصَّلٰوةُ فِيهِ فَإِذَا غُسِلَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ النَّجَاسَةُ طَهُرَ وَحَلَّتِ الصَّلٰوةُ فِيهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ اسْتَثْنٰى مِمَّا حَرَّمَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ غَسِيْلًا

بیان المسئلۃ

امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ انہین کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو کپڑا ورس اور زعفران سے رنگا جاتے تو خواہ اوسے دہو ڈالو تب بہی وہ محرم کے لئے جائز نہین کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان آثار مین اوسکے دہونے یا نہ ہونے کا تو کچہ ذکر کیا نہین سو وہ ہر حال مین ناجائز ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان ورس اور زعفران سے رنگی ہوئے کپڑی سے منع فرمایا ہے تو وجہ ممانعت کپڑے کا ورس اور زعفران سے رنگا ہوا ہونا ہوئے پہر جب وہ دہو دیا گیا اور رنگ کا اثر بہی کپڑے سے زائل کر دیا گیا تو وہ اپنے حکم سابق کیطرف عود کر آیا کیونکہ وجہ حرمت زائل ہوگئی اور اوس کی مثال اوس پاک کپڑے کی ہے جو نجس ہو جائے تو اوس سے نماز جائز نہین اور جب نجاست دہو دیگئی تو وہ پہر پاک ہوگیا اور نماز بہی اوس سے جائز ہوگئی ماسوای اس کے خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپنے دہوئے ہوئے کپڑے کو اس سے مستثنے فرمایا **حدثنا** بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ غَسِيْلًا قَالَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَرَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ وَهُوَ يَتَعَجَّبُ مِنَ الْحِمَّانِيِّ أَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عِنْدِيْ ثُمَّ وَثَبَ مِنْ فَوْرِهِ فَجَاءَ بِأَصْلِهِ فَأَخْرَجَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كَمَا ذَكَرَهُ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ فَكَتَبَهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ٥٥ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن عبدالحمید الازدی الحمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن صالح الازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس حدیث کے جو شروع باب مین مذکور ہوئی اور یہہ زیادہ بیان کیا مگر یہہ کہ یہہ کپڑا دہولا ہوا ہو ابن ابی عمران بیان کرتے ہین کہ مینے دیکہا کہ یحیٰی بن معین الحمانی کی اس حدیث پر تعجب کرتے تہی تو عبدالرحمن بن صالح الازدی نے ان سے کہا کہ حدیث میری پاس لکہی ہوئی موجود ہے چنانچہ وہ اوسی وقت اوٹہکر اپنی اصل لے آئی اور یہہ حدیث نکالکر اونہین بتلائی جو اوسی طرح لکہی ہوئی تہی جسطرح یحیٰے بن عبد الحمانی نے بیان کی تو پہر یحیٰے بن معین نے بہی یہہ حدیث اسیطرح لکہلی۔ **فقد** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اسْتِثْنَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَسِيْلَ مِمَّا قَدْ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ **وَهٰذَا** قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ **ترجمہ** پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خود دہولے ہوئے کپڑے کو اس سے مستثنے فرمایا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ ٥٦ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُحْرِمَ

وَلَيْسَ لِي إِلَّا هٰذَا الثَّوْبُ مَصْبُوغٌ بِزَعْفَرَانٍ قَالَ اللّٰهِ مَا تَجِدُ غَيْرَهُ فَحَلَفَ فَقَالَ اغْسِلْهُ وَاحْرِمْ فِيهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو بشر سے وہ سعید بن المسیب سے کہ اون کے پاس ایک شخص آیا اور کہا مین احرام باندھنا چاہتا ہون اور میری پاس بجز اس زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کی اور کچھ نہین فرمایا تم قسم کہا کر کہتے ہو کہ تمہاری پاس بجز اس کپڑے کے اور کچھ نہین چنانچہ اوسنے قسم کہائے فرمایا اچھا اسے دہو کر احرام باندھو **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ فَغُسِلَ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُحْرِمَ فِيهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ لیث سے وہ طاوس سے فرمایا جب کپڑا ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو تو اوسے دہو کر احرام باندے **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فَغُسِلَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُحْرِمَ فِيهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ مغیرہ سی وہ ابراہیم سے اوس کپڑے کے متعلق جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو فرمایا دہو کر اوس سے احرام باندھ لیا جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَخْلَعَهُ

جو شخص احرام باندہے اور اوس کے جسم پر قمیص ہو تو کیونکر اوتارے

حدثنا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدَّ قَمِيصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُ بِبُدْنِيَ الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ يُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَيُشْعَرَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن عطا بن لبیبہ سے وہ عبد الملک بن جابر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم لوگ مسجد مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تہی کہ آپنے قیص کا گریبان چاک کیا اور قدمون کیطرف سے نکالڈالا لوگون نے آپکی طرف دیکہنا شروع کیا فرمایا مین نے قربانی کے جانور بہیجے ہین اور حکم کیا ہے کہ آج ہی اون کے گلے مین پٹا ڈالا جائے اور اشعار کیا جائے بعد ازان بہولے سی مین نے قمیص پہن لیا سو اب مین اسے سر کی جانب سے نہین اوتارونگا اسوقت آپ قربانی کے جانور بہیجکر مدینہ ہی مین مقیم تہے۔ **قال** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَخْلَعَهُ كَمَا يَخْلَعُ الْحَلَالُ قَمِيصَهُ لِأَنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ غَطّٰى رَأْسَهُ وَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَأُمِرَ بِشَقِّهِ لِذٰلِكَ **وخالفهم** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَنْزِعُهُ نَزْعًا **واحتجوا** فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ الَّذِي أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيثُ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَا وَإِسْنَادُهُ أَحْسَنُ مِنْ إِسْنَادِهِ فَإِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ تُثْبَتُ بِصِحَّةِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ حَدِيثَ يَعْلٰى مَعَهُ مِنْ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ

ما لیس مع حدیث جابر و اما وجه ذلک من طریق النظر فانا رأینا الذین کرهوا نزع القمیص انما کرهوا ذلک لانه
یغطی رأسه اذا نزع قمیصه فاردنا ان ننظر هل یکون تغطیة الرأس فی الاحرام علی کل الجهات منهیا عنها ام
لا فرأینا المحرم نهی عن لبس القلانس و العمائم و البرانس فنهی ان یلبس رأسه شیئا کما نهی ان یلبس بدنه القمیص ورأینا المحرم
لو حمل علی رأسه شیئا ثیابا او غیرها لم یکن بذلک بأس ولم یدخل ذلک فیما قد نهی عن تغطیة الرأس
بالقلانس وما اشبهها لانه غیر لابس فکان النهی انما وقع من ذلک علی تغطیة ما یلبسه الرأس لا علی غیر ذلک
مما یغطی به وکذلک الابدان نهی عن الباسها القمیص ولم ینه عن تجلیلها بالازر فلما کان ما وقع علیه النهی من
هذا فی الرأس انما هو الالباس لا التغطیة التی لیست بالباس وکان اذا نزع قمیصه فلا فی ذلک رأسه فلیس
ذلک بالباس منه لرأسه شیئا انما ذلک تغطیة منه لرأسه **وقد** ثبت بما ذکرنا ان النهی عن لبس القلانس
لم یقع علی تغطیة الرأس انما وقع علی الباس الرأس فی حال الاحرام ما یلبس فی حال الاحلال فلما خرج بذلک
ما اصاب الرأس من القمیص المنزوع من حال تغطیة الرأس المنهی عنها ثبت انه لا بأس بذلک قیاسا
ونظرا علی ما ذکرنا وهذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالیٰ **وقد** اختلف المتقدمون فی
ذلک **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ محرم کے لئے جائز نہین کہ وہ قمیص اوس طرح اوتارے
جس طرح غیر احرام مین اوتارا جاتا ہے کیونکہ اگر محرم سر کی جانب سے قمیص اوتاریگا تو اوتارتے وقت اوس کا سر ڈہکے گا اور یہہ
محرم کے لئے جائز نہین لہذا اوسے چاک کر کے اوتارنا چاہیئے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس
صورت مین قمیص کو ادہر کہیچکر اوتار لینا چاہیئے اونہون نے یعلےٰ بن امیہ کی حدیث سے احتجاج کیا جو باب التطیب عند الاحرام
مین گذر چکی ہے اور جس مین مذکور ہے کہ ایک شخص بحالت احرام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا
اور اوس کے جسم پر جبہ تہا آپ نے اسے جبہ اوتار ڈالنے کا حکم کیا بلا اس کے کہ کیونکر اوتارے سو یہہ حدیث جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس حدیث سے جو شروع باب مین مذکور ہوئی نہ صرف اختلاف رکہتی ہے بلکہ بلحاظ اسناد کے اس سے
احسن ہے اب اگر یہہ احکام صحت اسناد سے ثابت ہوتے ہین تو حدیث یعلےٰ بن امیہ صحیح الاسناد ہے بخلاف حدیث جابر رضہ
کے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکہتے ہین کہ جو لوگ احرام کی حالت
مین سر کی جانب سے قمیص اوتارنے کو منع کرتے ہین صرف اس لئے کہ قمیص اوتارتے وقت سر ڈہکے گا تو ہم اس امر پر نظر ڈالنا
چاہتے ہین کہ احرام کے درمیان خاصکر کس طریق سے سر ڈہکنا منع ہے اور کس طریق سے نہین اور کیا من کل الوجوہ ہر ایک
طریق سے سر ڈہکنا منع ہے پس ہم دیکہتے کہ محرم کو ٹوپی پہننے عمامہ باندہنے اور ہر ایک اوس چیز کے سر پر رکہنے سے منع کیا
گیا ہے بحیثیت لباس پہننے کے سر پر رکہی جائے جسطرح قمیص سے جسم ڈہکنے سے منع کیا گیا ہے اب ہم کہتے ہین کہ اگر بوجہ اوٹہانے
کی حیثیت سے محرم کوئی چیز سر پر رکہی تب بہی اوس کا سر ڈہکے گا اور اوس مین کوئی حرج نہین اس سے معلوم ہوا کہ احرام
کے درمیان بحیثیت لباس پہننے کے سر ڈہکنا منع ہے نہ ہر ایک اوس حیثیت سے کہ قائلین قول اول کہتے ہین اسیطرح جسم کو قمیص
وغیرہ سلے ہوئے لباس سے چہپانا منع ہے نہ چادر اور تہ بند وغیرہ سے چہپانا بہر کیف جب ثابت ہوا کہ احرام کے درمیان
بحیثیت لباس پہننے کے سر کو چہپانا منع ہے اور اس کی برخلاف حیثیت سے احرام کے درمیان سر کسی شی سے چہپ جائے
تو اوس مین کوئی حرج نہین اور ظاہر ہے کہ قمیص اوتارنیکی صورت مین بحیثیت لباس پہننے کے سر نہین ڈہکتا بلکہ لباس

اوتارنیکی حثیت سی تو وہ جائز ہوا یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم
اللہ کا قول ہے علمائے متقدمین نے بہی اس مسئلہ کے درمیان اختلاف کیا ہے **حدثنا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ
بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ اَنَّهُمْ
قَالُوْا اِذَا اَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ فَلْيَخْرِقْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے صالح
بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو
یونس نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بن محمد بن علی سے اور خبر دی ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم رح اور شعبی
سے کہ ان تینون نے فرمایا کہ جو شخص احرام باندہے اور اوس کے جسم پر قمیص ہو تو اوسے چاک کرکے اوتارے **حدثنا**
رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رض مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت
کرتے ہین سالم سے وہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَحَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ قَالَ
اَحَدُهُمَا يَشُقُّهٗ وَقَالَ الْاٰخَرُ يَخْلَعُهٗ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ اور حماد سے وہ ابراہیم سے کہ ان
مین سے ایک کا قول ہے کہ قمیص چاک کرکے اوتارے اور ایک کا قول ہے کہ چاک کرکے قدمون کیطرف نکالے **حدثنا** سُلَيْمٰنُ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ
جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْزِعَهَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اِنَّمَا كُنَّا نَرٰى اَنْ يَشُقَّهَا فَقَالَ عَطَاءٌ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عطا بن ابی رباح سے کہ ایک شخص جس کا نام یعلے بن امیہ تہا
احرام کے درمیان جبہ پہنے ہوئے تہا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے جبہ اوتار ڈالنے کا حکم کیا قتادہ بیان کرتے
ہین کہ مین نے عطا رح سے کہا کہ ہم لوگ تو خیال کرتے تہے کہ اس قسم کے کپڑے کو احرام کے درمیان چاک کرکے اوتارنا چاہیے
تو اونہون نے فرمایا ان اللہ لا یحب الفساد **حدثنا** سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ
الْاَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ قَالَ يَخْلَعُهٗ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں
ابو سلمۃ الازدی سے کہا سنی مین نے عکرمہ سی جبکہ اون سے اوس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جو احرام کے درمیان قبا پہنے
ہو فرمایا اوسے اوتار ڈالے **فهٰذا** عَطَاءٌ وَعِكْرِمَةُ قَدْ خَالَفَا اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَذَهَبَا اِلٰى مَا ذَهَبَا
اِلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلٰى **ترجمہ** پس عطا رح اور عکرمہ نے ابراہیم نخعی رح امام شعبی رح اور سعید بن جبیر رض سے اختلاف کیا اور
اوسی قول کیطرف گئے جو ہم نے اختیار کیا اور جو حدیث یعلے بن امیہ سے ثابت ہے۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ مُحْرِمًا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندہا تہا یا عمرہ کا